ماہنامہ

طلسماتی دُنیا

مئی ۲۰۱۶

دیوبند

آہ! مسلم پرسنل لا بورڈ کی بے بسی

مجرب روحانی فارمولے

سورۂ قریش کے جن حسطیش کی تسخیر کا عمل

Rs.25/=

عاطف ہاشمی

FREE AMLIYAAT BOOKS ...pdf
https://www.facebook.com/groups/freeamliyatbooks/

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ماہنامہ طلسماتی دنیا دیوبند

جلد نمبر ۲۲

شمارہ نمبر ۵

مئی ۲۰۱۶ء

سالانہ زرتعاون ۳۰۰ روپے سادہ ڈاک سے

۵۰۰ روپے رجسٹرڈ ڈاک سے

فی شمارہ ۲۵ روپے

پاکستان سے

زرتعاون سالانہ

1500 سوروپے انڈین

غیر ممالک سے

سالانہ زرتعاون

1800 سوروپے انڈین

لائف ممبری ہندوستان میں

7 ہزار روپے

دل میں تو ضعف عقیدت کو کبھی راہ نہ دے

کوئی کچھ دے نہیں سکتا اگر اللہ نہ دے

یہ رسالہ دین حق کا ترجمان ہے۔ یہ کسی ایک مسلک کی وکالت نہیں کرتا۔

ایڈیٹر

حسن الہاشمی فاضل دارالعلوم دیوبند

موبائل 09358002992

پوسٹنگ منیجر:

ابوسفیان عثمانی

موبائل 09756726786

آفس ہاشمی روحانی مرکز

موبائل نمبر: 09359882674

فون نمبر: 01336-224455

E-mail : hrmarkaz19@gmail.com

انتباہ

طلسماتی دنیا سے متعلق متنازعہ امور میں مقدمہ کی سماعت کا حق صرف دیوبند ہی کی عدالت کو ہوگا۔

(منیجر)

کمپوزنگ:

(عمرالٰہی، راشد قیصر)

ہاشمی کمپیوٹر

محلہ ابوالمعالی، دیوبند

فون 09359882674

بینک ڈرافٹ صرف

"TILISMATI DUNYA"

کے نام سے بنوائیں

اطلاع عام

اس رسالہ میں جو کچھ بھی شائع ہوتا ہے وہ ہاشمی روحانی مرکز کی دریافت ہے اس کے کسی کلی یا جزوی مضمون کو شائع کرنے سے پہلے ہاشمی روحانی مرکز سے اجازت لینا ضروری ہے، اس رسالے میں جو تحریریں ایڈیٹر سے منسوب ہیں وہ 'ماہنامہ طلسماتی دنیا' کی ملک ہیں اس کے کل یا جز کو چھاپنے سے پہلے ایڈیٹر سے اجازت حاصل کرنا ضروری ہے خلاف ورزی کرنیوالے کے خلاف قانونی کارروائی کی جاسکتی ہے۔ (منیجر)

ہم اور ہمارا ادارہ

مجرمین قانون، ملک اور اسلام کے غداروں سے اعلان بیزاری کرتے ہیں

پتہ: ہاشمی روحانی مرکز

محلہ ابوالمعالی دیوبند 247554

TILISMATI DUNYA (Monthly)

HASHMI ROOHANI MARKAZ

MOHALLA, ABUL MALI-DEOBAND 247554

پرنٹر پبلشر زینب ناہید عثمانی نے شعیب آفسیٹ پریس، دہلی سے چھپوا کر ہاشمی روحانی مرکز، محلہ ابوالمعالی، دیوبند سے شائع کیا۔

Printer Publisher Zenab Naheed Usmani Shoaib Offset Press Delhi

Hashmi Roohani Markaz, Abul Mali, Deoband (U. P.)

https://www.facebook.com/groups/freeamliyatbooks/

کیا اور کہاں

اداریہ 5
مختلف پھولوں کی خوشبو ۶
ذکر کا ثبوت قرآن حکیم سے ۱۱
روحانی فارمولے ۱۳
دنیا کے عجائب وغرائب ۱۷
روحانی ڈاک ۱۹
مجرب فارمولے ۲۹
قرآن پاک کا دل سورۂ یٰسین ۳۱
سورۂ قدر کا مجرب عمل ۳۴
جنات کی دنیا ۳۵
اسلام الف سے ی تک ۳۹
اسم اعظم ۴۳
سورۂ قریش کے جن جسطیش کی تسخیر ۴۴
اس ماہ کی شخصیت ۴۵
آسان روحانی مجربات ۴۹
بڑے لوگوں نے فرمایا ۵۱
اعمالِ لاثانی ۵۴
یہ بچہ کس کا ہے؟ ۵۵
دعاءِ برہتی ۵۷
ایک عجیب وغریب داستان ۶۱
پھلوں کی غذائی افادیت ۶۲
اذانِ بت کدہ ۶۷
اللہ کے نیک بندے ۷۳
انسان اور شیطان کی کشمکش ۷۷
خبرنامہ ۸۲

محمد شبیر قادری
FREE AMLIYAAT BOOKS......pdf
https://www.facebook.com/groups/freeamliyatbooks/

اداریہ

آہ! مسلم پرسنل بورڈ کی بے چارگی

بقلم خاص

۱۹۷۲ء میں جب آل انڈیا مسلم پرسنل لاء بورڈ وجود میں آیا تو حکومتِ اتر پردیش لرز کر رہ گئی تھی اور شاہ بانو کیس کے تانے بانے بکھر کر رہ گئے تھے۔ اس وقت مسلم جماعتوں کا عظیم الشان اتحاد سامنے آیا کہ جس نے باطل طاقتوں کے ہمّوں اور ولولوں کو ذبح کر دیا تھا اور دنیا پر یہ بات دو اور دو چار کی طرح واضح ہو گئی تھی کہ مسلمان کتنا ہی گیا گذرا ہو وہ اپنے مذہب اور اس کے قوانین کے بارے میں آج بھی حساس ہے، وہ دین اسلام پر اپنی جان و مال سب کچھ نچھاور کر سکتا ہے۔

اسلام کے خلاف سازشیں اس وقت بھی چل رہی تھیں اور باطل طاقتیں ایک دوسرے سے بغل گیر ہو کر اُس وقت بھی اسلام اور اس کے قوانین کو کمزور کرنے کے لئے سازشوں کے جال بُننے میں مصروف تھیں۔ آں جہانی اندرا گاندھی ہندوستان کی راجدھانی پر پوری قابض تھیں اور اپنے مزاج کے اعتبار سے وہ ضدّی اور ہٹ دھرم قسم کی فرماں روا تھیں اور حکومت کرنے کے گُر انہیں اپنے خاندان سے وراثت میں ملے تھے لیکن جب آل انڈیا مسلم پرسنل لاء بورڈ وجود میں آیا اور بلا کسی تامل اور اختلاف کے حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحبؒ سابق مہتمم دارالعلوم دیوبند کو بورڈ کا صدر منتخب کیا گیا تو اندرا گاندھی جیسی قوی، مضبوط اور بیکل عورت کو گھٹنے ٹیکنے پڑے اور ہندوستان کی عدالتوں کو اپنے فیصلے پر نظر ثانی کرنی پڑی۔

باطل طاقتوں نے بخوبی یہ اندازہ کر لیا تھا کہ مسلمان کتنا بھی بے عمل ہو یہ اپنے مذہب کے خلاف کسی سازش اور کسی ریشہ دوانی کو برداشت نہیں کر سکتا۔ شروع شروع میں مسلم پرسنل لاء بورڈ نے چاق و چوبند ہو کر اپنے اجلاس کئے اور ہر اُس سازش کا ڈٹ کر مقابلہ کیا جو اسلامی قوانین سے متعلق باطل مزاجوں میں باقاعدہ پرورش پا رہی تھیں ارباب باطل مسلم پرسنل لاء بورڈ سے پوری طرح خوف زدہ تھے۔ انہیں اس بات کا اندازہ تھا کہ جب بھی ہم کوئی بھی قدم اٹھائیں گے ہمیں مسلم پرسنل لاء بورڈ کی مزاحمتوں کا سامنا کرنا پڑے گا۔ وقتی طور پر وہ سازشیں دب گئیں، جو ارباب باطل کے گھر ندوں میں وجود پذیر ہوئی تھیں اور ایک خاص طبقہ باقاعدہ اُن سازشوں کی پرورش کر رہا تھا۔ وقتی طور پر فتنوں کا سر کچلا گیا، مسلم اتحاد کے سامنے باطل طاقتوں نے سر جھکا دیا اور ملک کی فضا کو ہموار کر لیا گیا۔ پھر رفتہ رفتہ وہ جذبے اور وہ ولولے سرد پڑ گئے جو مسلم پرسنل لاء بورڈ قائم کرتے ہوئے عامۃ المسلمین اور علماء کرام کے دلوں میں موجزن تھے۔ پھر جمود و تعطل کے گھنیرے بادل مسلم پرسنل لاء بورڈ کے افق پر چھانے لگے اور بورڈ محض شاندار اجلاس کرنے والا ایک ادارہ بن کر رہ گیا۔ جو رفتہ رفتہ اُن لوگوں کی گرفت میں آچکا تھا جو بورڈ کے ذریعہ اپنے سیاسی اور ذاتی مفادات کے حصول میں مصروف تھے۔ علاقہ پرستی، اقربا پروری، منافقت اور جلب منفعت وغیرہ ان تمام راہوں سے بورڈ کے ذمہ دار گذر گئے اور جب اخلاص ختم ہو گیا تو بورڈ کا وجود ایک دکھاوا اور اس کی ہلچل ایک رسم بن کر رہ گئی۔

مسلم پرسنل لاء بورڈ قائم کرنے کے بعد مسلمانوں کے لئے کیسے کیسے صدمات برداشت کئے کہ ہم پوری طرح اس کا اندازہ بھی نہ کر سکے۔ دارالعلوم دیوبند دو حصوں میں بٹ گیا، قاسمیوں کے اتحاد کے تانے بانے بکھر گئے، ایسی دراڑ قاسمی برادری کے درمیان پیدا ہوئی کہ دونوں گروپوں کی باہمی مصالحت کے باوجود ان کے دلوں کے درمیان کھڑی ہوئی دیواریں سرنگوں نہ ہو سکیں اور دن بدن فاصلے بڑھتے ہی گئے اور اس کے بعد مظاہر علوم سہارنپور بھی دو حصوں میں بٹ گیا۔ اس طرح نہ جانے کتنے مدرسوں میں ٹوٹ پھوٹ ہوئی اور ہر ٹوٹ پھوٹ مسلمانوں کے اتحاد کو منہ چڑاتی نظر آئی۔ پھر وہ جمعیۃ العلماء جو مسلم قوم کی واحد نمائندہ جماعت ہونے پر فخر محسوس کیا کرتی تھی اس کا وجود بھی دو حصوں میں بٹ گیا، اوپر کا دھڑ کسی کے پاس چلا گیا اور نیچے کے دھڑ پر کوئی اور قابض ہو گیا۔ اس اختلاف کی آہا کار ایسی مچی کہ لفظ اتحاد سے گھن سی آنے لگی۔ باطل کے کیمپوں میں لڈو بٹتے رہے اور علماء ایک دوسرے کی سرزنش کرنے میں مصروف ہوتے جا رہے تھے۔ اس کے بعد بریلوی حضرات بھی دو خاندان میں بٹ گئے۔ وہاں بھی ایک ہری پگڑی والا طبقہ پیدا ہو گیا جو اپنی برادری کے دوسرے بھائیوں پر انگلیاں اٹھانے لگا اور ایک پھر ایک دن وہ تبلیغی جماعت جو فرشتوں کی جماعت سمجھی جاتی تھی، جہاں زر، زمین اور اقتدار کو شجرِ ممنوعہ سمجھا جاتا تھا وہاں بھی اختلاف نے سر ابھارا اور وہاں بھی "حضرت جی" بننے کی خاطر وہ سب کچھ ہوا جو سیاسی اور نیم سیاسی جماعتوں کے گروہ میں ہوتا ہے اور اب نوبت یہاں تک پہنچ چکی ہے کہ کھلم کھلا اسلامی قوانین میں تبدیلیاں کرنے کی باتیں ہو رہی ہیں۔ نکاح و طلاق کے مسائل کے مذاق اڑائے جا رہے ہیں لیکن اُف مسلمانوں کی بے بسی اور علماء وقت کی مطلب پرستی! کتنا عجیب ماحول ہے کہ بس الامان والحفیظ۔ مسلم پرسنل لائے بورڈ کی خاموشی نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ وہ بوڑھا ہو گیا ہے وہ باطل کے سامنے اتنا بے بس ہے کہ اس سے کسی اقدام کی امید باندھنا ہی فضول ہے۔ کاش! مسلمانوں کو یہ احساس ہو جائے کہ ان کے باہمی اختلاف کے پیچھے ان لوگوں کی سازشیں بدستور چل رہی ہیں، جو صرف مسلمانوں سے اتحاد و اتفاق ہی سے خوف زدہ ہوتے ہیں۔

FREE AMLIYAAT BOOKS .pdf
https://www.facebook.com/groups/freeamliyatbooks/

مختلف پھولوں

ارشاد باری تعالیٰ

اللہ ہی تو ہے جو ہواؤں کو چلاتا ہے تو وہ بادلوں کو اُبھارتی ہیں پھر اللہ اس کو جس طرح چاہتا ہے آسمان میں پھیلا دیتا ہے اور تہہ بہ تہہ کردیتا ہے، پھر تم دیکھتے ہو کہ اس کے بیچ میں سے مینہ نکلنے لگتا ہے، پھر جب وہ اپنے بندوں میں سے جن پر چاہتا ہے اسے برسا دیتا ہے تو وہ خوش ہوجاتے ہیں اور پیشتر تو وہ مینہ کے اترنے سے پہلے ناامید ہورہے تھے تو (اے دیکھنے والے) اللہ کی رحمت کی نشانیوں کی طرف دیکھ کہ وہ کس طرح زمین کو اس کے مرنے کے بعد زندہ کرتا ہے۔ بے شک وہ مردوں کو زندہ کرنے والا ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے اور اگر ہم ایسی ہوا بھیجیں کہ وہ (اس کے سبب) کھیتی کو دیکھیں (کہ) زرد (ہوگئی ہے) تو اس کے وہ ناشکری کرنے لگ جائیں تو تم مردوں کو (بات) نہیں سنا سکتے اور نہ بہروں کو جب کہ وہ پیٹھ پھیر کر پھر جائیں آواز سنا سکتے ہو اور نہ اندھوں کو ان کی گمراہی سے (نکال کر) راہ راست پر لا سکتے ہو تم تو انہی لوگوں کو سنا سکتے ہو جو ہماری آیتوں پر ایمان لاتے ہیں سو وہی فرمانبردار ہیں۔ اللہ ہی تو ہے جس نے تمہیں (ابتدا میں) کمزور حالت میں پیدا کیا پھر کمزوری کے بعد طاقت عنایت کی، پھر طاقت کے بعد کمزوری اور بڑھاپا دیا، وہ جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے اور وہ علم والا، قدرت والا ہے اور جس روز قیامت برپا ہوگی گنہ گار قسمیں کھائیں گے کہ وہ (دنیا میں) ایک گھڑی سے زیادہ نہیں رہے تھے اسی طرح وہ (وہ رستے سے) الٹے جاتے تھے اور جن لوگوں کو علم اور ایمان دیا گیا تھا وہ کہیں گے کہ اللہ کی کتاب کے مطابق تم قیامت تک رہے، ہو اور یہ قیامت ہی کا دن ہے لیکن تمہیں اس کا یقین ہی نہیں تھا تو اس روز ظالم لوگوں کو ان کا عذر کچھ فائدہ نہ دے گا اور نہ ان سے توبہ قبول کی جائے گی اور ہم نے لوگوں کے (سمجھانے کے) لئے اس قرآن میں ہر طرح کی مثال بیان کردی ہے اور اگر تم ان کے سامنے کوئی نشانی پیش کرو تو کافر کہہ دیں گے کہ تم تو جھوٹے ہو۔ اسی طرح اللہ ان لوگوں کے دلوں پر جو سمجھ نہیں رکھتے مہر لگا دیتا ہے، پس تم صبر کرو بیشک اللہ کا وعدہ سچا ہے اور (دیکھو) جو لوگ یقین نہیں رکھتے وہ تمہیں بے صبرا نہ بنا دیں۔

نصیب والے

جھڑکیاں دینے والا رعب، جمانے والا، دھمکیاں دینے والا بھول چکا ہوتا ہے کہ وہ بھی انسان ہے، انسانوں پر رعب جمانے اور انہیں جھڑکی دینے کا کوئی حق نہیں۔ ہر فعلی استحقاق صرف غرور نفس کا دھوکا ہے اور غرور کسی انسان میں اس وقت تک نہیں آسکتا جب تک وہ بدقسمت نہ ہو، کیوں کہ نصیب والے قسمت والے ہمیشہ عاجز و مسکین رہتے ہیں۔

اچھی عادتیں

☆ خیرات مال میں اضافہ کرتی ہے۔

☆ انسان کا سب سے بڑا دشمن نفس ہے۔

☆ احسان دشمن کو بھی زیر کرلیتا ہے۔

☆ خاموشی فضول گوئی سے بہتر ہے۔

☆ سچ بولنے والا دشمن جھوٹے دوست سے اچھا ہے۔

☆ توبہ گناہ کو کھا جاتی ہے۔

☆ علم سے بڑھ کر کوئی دولت نہیں۔

☆ سب سے بڑی بہادری بدلہ نہ لینا ہے۔

FREE AMLIYAAT BOOKS.....PDF
https://www.facebook.com/groups/freeamliyatbooks/

کی خوشبو

گل چیں

نازیہ مریم ہاشمی

☆ محبت کے بغیر خوبصورتی زہر ہے۔

☆ دل کی صفائی سب سے زیادہ ضروری ہے۔

☆ سب سے اچھا نشہ خدمت خلق کا ہے۔

☆ جھوٹ رزق کو کھا جاتا ہے۔

☆ خوش کلامی ایک ایسا پھول ہے، جو کبھی مرجھا نہیں سکتا۔

☆ ماں کی آغوش بچے کی سب سے اچھی درسگاہ ہے۔

☆ غصہ عقل کو کھا جاتا ہے۔

☆ اپنا زخم اس کو مت دکھاؤ جس کے پاس مرہم نہ ہو۔

☆ کسی کو اپنے سے کمتر مت سمجھو، نہ جانے خدا نے اس کو کونسی کونسی صلاحیتوں سے نوازا ہو۔

☆ اگر لوگوں کے قصور معاف کرو گے تو اللہ تمہارے قصور معاف کرے گا۔

☆ کوئی شخص بھی اتنا طاقت ور نہیں کہ وہ اپنا برا کئے بغیر دوسروں کا برا کر سکے۔

☆ برے سلوک کا بہترین جواب اچھا سلوک ہے۔

ارسطو نے کہا

☆ ہر ایک نئی چیز اچھی معلوم ہوتی ہے مگر دوستی جتنی پرانی ہوتی ہی عمدہ اور مضبوط ہوتی ہے۔

☆ شر کو شر سے رفع کرنا اچھی بات ہے مگر شر کو خیر سے رفع کرنا نسبتاً زیادہ بہتر ہے۔

☆ جو بات معلوم نہ ہو اس کے اظہار میں شرم نہیں کرنی چاہئے۔

☆ دنیا ایک خش پوش کنواں ہے، عقل مندوں کو ہوشیاری کے ساتھ قدم رکھنا چاہئے۔

☆ نہ تو پیاسے رہو اور نہ زیادہ نشے میں چور رہو۔

☆ زیادہ باتیں کرنا دیوانگی کی دلیل ہے، چاہے وہ باتیں کتنی ہی اچھی کیوں نہ ہوں۔

☆ زندگی میں سب سے بہتر اس طرح اٹھنا چاہئے کہ جس طرح ایک دعوت سے اٹھتے ہیں۔

☆ انسان کے اسباب ظاہری میں عزت کا مرتبہ سب سے بلند ہے۔

☆ خاموشی سب سے آسان کام اور زیادہ نفع بخش عادت ہے۔

☆ کسی کے عیب تلاش نہ کرتا کہ دوسرا تیرے عیبوں کی جستجو نہ کرے۔

محمد شبیر قادری

نمک پارے

☆ جانوروں کو کبھی یہ فکر نہیں ہوتی کہ گھڑی میں کیا بجا ہے۔

☆ جانور موت کے احساس کے بغیر مرجاتے ہیں۔

☆ ان کے آخری لمحات غیر ضروری رسموں اور بوجھل تکلفات سے آلودہ نہیں ہوتے۔

☆ ان کی تجہیز و تکفین پر کچھ خرچ نہیں ہوتا۔

☆ ان کی موت کے بعد کوئی ان کی وصیت کے سلسلہ میں مقدمہ بازی نہیں کرتا۔

اقوال زریں

☆ عالم کا امتحان اس کے علم کی کثرت سے نہیں ہوتا بلکہ دیکھنا چاہئے کہ وہ فتنہ انگیز باتوں سے کیسے بچتا ہے۔

FREE AMLIYAAT BOOKS......pdf
https://www.facebook.com/groups/freeamliyatbooks/

☆جس لمحے آپ نے سوچا کہ ہار کی صورت میں کیا کریں گے تو آپ شکست کھا گئے۔

☆اپنی سوچوں کو پانی کے قطروں سے زیادہ شفاف رکھو کیوں کہ پانی کے قطروں سے دریا بنتا ہے اور سوچوں سے شخصیت بنتی ہے۔

☆اللہ پر بھروسہ رکھو اللہ ہی بہتر کارساز ہے۔

☆ماں کے قدموں تلے جنت ہے۔

☆محبت کی ترجمانی کرنے والی کوئی چیز ہے تو وہ پیاری ماں ہے۔

☆ماں کا ایسا پیار ہے جو کسی کے سیکھنے اور بتانے کا نہیں۔

☆ہمیشہ ڈرو کہ ماں نفرت فریاد سے آسمان کی طرف ہاتھ اٹھائے۔

☆ماں کی محبت حقیقت کی آئینہ دار ہے۔

☆مجھے پھول اور ماں میں کوئی فرق نظر نہیں آتا۔

☆سخت سے سخت دل کو ماں کی پرنم آنکھوں سے موم کیا جاسکتا ہے۔

☆بچے کے لئے سب سے اچھی جگہ ماں کا دل ہے، خواہ بچے کی عمر کتنی ہو۔

☆نیا کی بہترین موسیقی ماں کی لوری کی آواز ہے۔

☆اس وقت کو یاد کرو جب تم مجبور تھے جسم کی مانند تھے اور تمہاری ماں کی نگاہیں تمہیں پیار سے دیکھتی تھیں۔

☆رب کعبہ کے بعد صرف ماں کی آغوش میں ہی سکون ملتا ہے۔

☆گود میں جو تیری سر رکھ دیا میں نے محسوس کیا، اس سے بہتر بھی کوئی جنت ہوگی۔

☆زیادہ تر عالموں کی محفلوں میں بیٹھا کرو اور داناؤں کی باتوں سے غور سے سنا کرو۔

☆ہمیشہ سچ کو اپنا پیشہ بنالو جو شخص جھوٹ بولتا ہے اس کا چہرہ بے رونق ہو جاتا ہے۔

☆جنازے کی نماز میں شرکت کیا کرو اور دعوتوں اور عیش عشرت کی محفلوں سے ہمیشہ اپنے آپ کو بچا کر رکھو۔

☆کوئی چیز پیٹ بھر کر مت کھاؤ کیوں کہ اس سے عبادت میں سستی پیدا ہوتی ہے۔

☆کسی جاہل کو اپنا دوست مت بناؤ اور کسی دانا کو اپنا دشمن مت بناؤ۔

☆اپنے کاموں میں ہمیشہ علمائے کرام سے ضرور مشورہ کرلیا کرو۔

☆باپ کی ڈانٹ ڈپٹ اولاد کے لئے اس طرح ہے جس طرح کھیتوں کے لئے پانی۔

☆قرض لینے سے اپنے آپ کو بچاؤ کیوں کہ قرض دن کی رسوائی ہے اور رات کا غم۔

☆اگر کوئی شخص تمہارے سامنے کسی کی شکایت کرے کہ فلاں نے میری آنکھ اندھی کردی ہے تو جب تک تم دوسرے کی بات نہ سن لو اس وقت تک یقین نہ کرنا، کیوں کہ ممکن ہے کہ اس شخص نے اس کی دونوں آنکھیں پہلے ہی نکال دی ہوں۔

مشعل راہ

☆سب سے اچھی زندگی وہ بسر کرتے ہیں جو اپنی ضرورت پوری کرنے کے لئے اللہ کے سوا کسی اور پر بھروسہ نہیں کرتے۔

☆ہم تکلیف کے جس مقام پر بھی ہوں، ہم سے آگے ضرور کچھ لوگ ہوتے ہیں، انہیں دیکھ کر ہمیں شکر کی لاٹھی تھام لینی چاہئے تاکہ ہراستہ سہولت سے کٹ سکے۔

☆اگر ہم اللہ کی خوشنودی کے لئے انسانوں کو محبت سے دیکھنا شروع کردیں تو آپ محسوس کریں گے کہ اللہ آپ کو مسکرا کر دیکھ رہا ہے۔

☆کسی کو ذلیل کرنے سے پہلے خود ذلیل ہونے کے لئے تیار رہیں کیوں کہ اللہ کا ترازو ہمیشہ انصاف تولتا ہے۔

☆رات کی تنہائی میں خاموشی سے جب دعا مانگو تو لگتا ہے اللہ صرف میرا ہے۔

☆تم کسی بھی انسان کو برا مت سمجھو، شاید وہ ویسا نہ ہو جس طرح تم سمجھتے ہو۔ حقیقی علم تو اللہ کے پاس ہے اور تم تو لاعلم ہو۔

☆آخرت کے لئے محنت کرو، تمہارے دنیاوی کاموں کے لئے اللہ ہی کافی ہے۔

☆زندگی کی سب سے بڑی 'ہار' یہ ہے کہ کسی کی آنکھ میں آنسو آپ کی وجہ سے آئے اور زندگی کی سب سے بڑی 'جیت' یہ ہے کہ کسی کی آنکھ میں آنسو آپ کے لئے آئے۔

☆زبان کی حفاظت کرو، کیوں کہ عزت وذلت کی یہی ذمہ دار ہے۔

☆اپنا محاسبہ کرتے رہو اس سے پہلے کہ تمہارا محاسبہ کیا جائے۔

محمد شہید قادری
FREE AMLIYAAT BOOKS.....pdf
https://www.facebook.com/groups/freeamliyatbooks/

☆اپنے اعمال کو تولتے رہو اس سے پہلے کہ تمہارے اعمال تولے جائیں۔

☆اپنے آپ کو (اللہ کے سامنے) بڑی پیشی کے لئے تیار کرو جس دن تمہاری کوئی برائی پوشیدہ نہ رہے گی۔

☆لوگوں کے لئے آپ تب تک اچھے ہو جب تک آپ ان کی امیدوں کو پورا کرو اور تمہارے لئے سبھی لوگ اچھے ہیں جب تک آپ ان سے کوئی امید نہ رکھو۔

☆سچ بولنے کا شوق ہو تو اپنے بارے میں بولو، لوگوں کی زندگی عذاب مت بناؤ۔

☆ان چیزوں کے بارے میں نہ سوچیں جو اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے مانگنے کے بعد بھی آپ کو نہیں دیں، بلکہ ان لاتعداد نعمتوں کو دیکھیں جو اللہ نے بغیر مانگے آپ کو دے رکھی ہیں۔

☆کسی سے اتنی توقعات مت کیجئے کہ ٹوٹیں تو آپ خود بھی ساتھ ٹوٹ جائیں۔

ماڈرن ڈکشنری

☆محبت: سرطان سے زیادہ مہلک مرض۔

☆جدوجہد: بے کار جوتیاں چٹخانا

☆آئیڈیل: پڑھے لکھے بے وقوفوں کی جنت۔

☆انٹرویو اپنے سے زیادہ احمق کے سوالوں کا جواب دینا۔

☆لومیرج: خودکشی۔

☆طالب علم: ملک کا زبردست دادا۔

☆یاد: ان کی جن کی ضرورت پڑے۔

☆وفاداری: ایک کا ساتھ دینا دوسرے کو دھوکا دینا۔

☆پڑوسن: جسے آپ کے ذاتی حالات آپ سے زیادہ معلوم ہوں۔

☆کمپیوٹر: بے حافظہ دماغ۔

☆ناک: ڈبل بیرل کی بندوق۔

☆لپ اسٹک: رنگین مسکراہٹ۔

منتخب اشعار

کسی سے دکھڑا کہوں مجبوری کی حد یہ ہے
میں جو روتا ہوں تو بچوں کو ہنسی آتی ہے

☆

جو اک لفظ کی خوشبو نہ رکھ سکا محفوظ
میں اس کے ہاتھ میں پوری کتاب کیا دیتا

☆

میں نے یہ سوچ کے بوئے نہیں خوابوں کے درخت
کون جنگل میں لگے پیڑ کو پانی دے گا

☆

اب اس کو کھو رہا ہوں بڑے اشتیاق سے
وہ جس کو ڈھونڈ لانے میں زمانہ لگا مجھے

☆

ایک عمر تک احساس کے شعلوں میں تپا ہوں
جب جا کے غمِ زیست کو پہچان سکا ہوں

☆

ایک ناتمام خواب مکمل نہ ہوسکا
آنے کو زندگی میں بہت انقلاب آئے

زرّیں اقوال

☆بہترین انسان وہ ہے جس سے دوسروں کو فائدہ پہنچے۔
(نبی کریم محمد صلی اللہ علیہ وسلم)

☆تین چیزیں محبت بڑھاتی ہیں، سلام کرنا، دوسروں کے لئے مجلس میں جگہ خالی کرنا، مخاطب کو بہترین نام سے پکارنا۔
(حضرت عمر فاروقؓ)

☆سب سے بہتر لقمہ وہ ہے جو اپنی محنت سے حاصل کیا جائے۔
(حضرت علیؓ)

☆جس نے اپنے آپ کو بلند مرتبہ سمجھ لیا جان لو اسے کوئی مرتبہ حاصل نہیں ہوا۔ (حضرت عبدالقادر جیلانیؒ)

☆حسد بہت بری شئے ہے، اسے دل میں ہرگز جگہ نہ دو۔
(حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیریؒ)

محمد شبیر قادری
FREE AMLIYAAT BOOKS......pdf
https://www.facebook.com/groups/freeamliyatbooks/

ادارہ خدمت خلق دیوبند (حکومت سے منظور شدہ)

IDARA KHIDMAT-E-KHALQ (REGD.) DEOBAND

(دائرۂ کارکردگی، آل انڈیا)

گذشتہ ۳۵ برسوں سے بلاتفریق مذہب وملت رفاہی خدمات انجام دے رہا ہے

اغراض ومقاصد

جگہ جگہ اسکولوں اور ہسپتالوں کا قیام، گلی گلی نل لگانے کی اسکیم، غریبوں کے مکانوں کی مرمت، غریب بچوں کے اسکول فیس کی فراہمی، تعلیم وتربیت میں طلباء کی مدد، جولوگ کسی بھی طرح کی مصیبت کا شکار ہیں ان کی مکمل دستگیری، غریب لڑکیوں کی شادی کا بندوبست، ضرورت مندوں کے لئے چھوٹے چھوٹے روزگار کے لئے مالی امداد، مقدمات، آسمانی آفات اور فسادات سے متاثرین لوگوں کا ہر طرح کا تعاون، معذور اور عمر رسیدہ لوگوں کی حمایت واعانت۔ جو بچے ماں باپ کی غربت کی وجہ سے اپنی تعلیم جاری رکھنے میں پریشان ہوں ان کی مالی سرپرستی وغیرہ۔

دیوبند کی سرزمین پر ایک زچہ خانہ اور ایک بڑے ہسپتال کا منصوبہ بھی زیرغور ہے۔ فاطمہ صنعتی اسکول کے ذریعہ لڑکیوں کی تعلیم وتربیت کو مزید استحکام دینے کا پروگرام ہے۔ تعلیم بالغان کے ذریعہ عام لوگوں کو دینی ودنیاوی تعلیم سے بہرہ ور کرنے کے لئے ایک بڑے تعلیمی مرکز کی بنیاد ڈالنے کا ارادہ ہے اور ایک روحانی ہوسپٹل کا قیام زیرغور ہے۔ جس کی ابتدائی کوششیں شروع ہوچکی ہیں۔

ادارہ خدمت خلق اپنی نوعیت کا واحد ادارہ ہے جو ۳۵ سالوں سے خاموشی کے ساتھ بلاتفریق مذہب وملت اللہ کے بندوں کی بے لوث خدمات میں مصروف ہے۔ ملی ہمدردی اور بھائی چارے کو فروغ دینے کے واسطے سے اور حصولِ ثواب کے لئے اس ادارہ کی مدد کرکے انسانیت نوازی کا ثبوت دیں اور ثواب دارین حاصل کریں۔

ادارہ خدمت خلق اکاؤنٹ نمبر 01910100186 بینک ICICI (برانچ سہارنپور)

IFSC CODE N0. ICIC0000191

ڈرافٹ اور چیک پر صرف یہ لکھیں۔ IDARA KHIDMAT-E- KHALQ

رقم اکاؤنٹ میں آن لائن بھی ڈالی جاسکتی ہے لیکن ڈالنے کے بعد بذریعہ ای میل اطلاع ضرور دیں تاکہ رسید جاری کی جاسکے۔

ہمارا ای میل نمبر idarakhidmatekhalq979@gmail.com آپ کی توجہ اور کرم فرمائی کا انتظار رہے گا۔

ویب سائٹ: www.ikkdeoband.in

اعلان کنندہ: (رجسٹرڈ کمیٹی) ادارہ خدمت خلق دیوبند

پن کوڈ 247554 فون نمبر 09897916786

FREE AMLIYAT BOOKS ...pdf
https://www.facebook.com/groups/freeamliyatbooks/

قسط نمبر: ایک

ذکر کا ثبوت قرآن حکیم سے

رہبر کامل حضرت مولانا ذوالفقار علی نقشبندی

ہر زمانہ کے فتنے

ہر دور اور ہر زمانہ کے فتنے مختلف ہوتے ہیں، آج کا ایک نیا فتنہ یہ ہے کہ ذکر وسلوک کی محنت کو عجمی سمجھا جارہا ہے، تصوف وسلوک کی محنت کو تزکیۂ نفس کی محنت کو، تصفیہ قلب کی محنت کو عجمی سمجھا جارہا ہے اور یہ بات کہی جارہی ہے کہ ہمیں تو احادیث میں کہیں یہ بات نظر آتی ہی نہیں اور اس کے تانے بانے ہندوؤں کے ساتھ ملانے کی کوشش کی جارہی ہے اور لوگوں کو ہٹایا جاتا ہے کہ تم کن باتوں میں پڑ گئے ہو، نتیجہ کیا نکلتا ہے کہ دلوں میں غفلت آرہی ہے، جاننے کے باوجود اللہ کے حکموں کی نافرمانیاں ہورہی ہیں، نماز میں کھڑے ہوتے ہیں، حاضری ہوتی ہے، حضوری سے محروم ہوتے ہیں، چونکہ یہ تربیتی اجتماع ہے اس لئے آج کی اس محفل میں آپ لوگوں کے سامنے ذکر کے عنوان پر چند باتیں کہنی ہیں۔

لفظ ذکر کا استعمال قرآن میں

ذکر کا لفظ قرآن مجید میں کئی معنوں میں استعمال ہوا، ایک تو قرآن مجید کے لے استعمال ہوا۔

(۱) اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ۝ تو یہاں قرآن مجید کے لئے ذکر کا لفظ استعمال ہوا، نصیحت نامہ۔

(۲) ایک ذکر کا معنی اللہ تعالیٰ کی یاد، جیسے ہم بات کرتے ہوئے کہتے ہیں اس نے آپ کا ذکر کیا، فلاں جگہ آپ کا ذکر ہورہا تھا تو ذکر کا معنی یاد، تو اس محل میں اس عنوان سے اس لفظ کو کھولا جائے گا کہ قرآن کی نظر میں ذکر کی اہمیت کیا ہے۔

اس دور کے فتنے

پہلے زمانہ میں فتنے پیدل چل کر آتے تھے، یوں لگتا ہے کہ آج کے دور میں وہ سواری پر سوار ہوکر آرہے ہیں، ہر بندہ پوچھتا ہے اجی! قرآن میں کہاں ہے اس لئے آپ کے سامنے قرآن مجید کی آیت پیش کی جائیں گی۔ امید ہے کہ آپ اسے دل کے کانوں سے سنیں گے۔ (اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَذِكْرٰى لِمَنْ كَانَ لَهٗ قَلْبٌ) ان باتوں میں نصیحت ہے ان کے لئے جن کے اندر دل ہو اور سینے میں پتھر کی سل ہو تو پھر یہ باتیں سمجھ میں نہیں آتیں۔

کثرت ذکر کا حکم قرآن میں

قرآن مجید میں ذکر کے متعلق بہت ساری آیات ہیں، یہ وہ عمل ہے کہ اللہ رب العزت نے جس کو کثرت کے ساتھ کرنے کا حکم دیا، فرمایا (يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِيْرًا) اب اس طرح حکم ہے، امر کا صیغہ ہے تو حکم الٰہی یہ ہے کہ ہم کثرت کے ساتھ ذکر کریں تو جس چیز کو کثرت کے ساتھ کرنے کا حکم دیا، آج جب اسے سکھانے کی بات کرتے ہیں تو کہتے ہیں کہ جی یہ نئی چیز کہاں سے آگئی ہے، قلبی ذکر کہاں سے آگیا ہے، سنئے قرآن عظیم الشان (وَلَا تُطِعْ مَنْ اَغْفَلْنَا قَلْبَهٗ عَنْ ذِكْرِنَا) اس کی بات ہی نہ مانئے جس کے دل کو ہم نے اپنی یاد سے غافل کردیا، اب یہاں قلب کا تذکرہ ہے یا نہیں؟ ذکر کا تذکرہ ہے یا نہیں (وَلَا تُطِعْ مَنْ اَغْفَلْنَا قَلْبَهٗ عَنْ ذِكْرِنَا) اس کی پہچان کیا ہوتی ہے۔ (وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ وَكَانَ اَمْرُهٗ فُرُطًا) وہ خواہشات کی پیروی کرتا ہے اس کا معاملہ حد سے بڑھا ہوا ہے، لہٰذا اللہ رب العزت نے اس عمل کو کثرت کے ساتھ کرنے کا حکم دیا ہے۔

ذکر نہ کرنے والوں کے لئے آئینہ

اور جو آدمی ذکر سے غافل ہوتا ہے تھوڑا ذکر کرتا ہے اس کے بارے میں اللہ تعالیٰ خود فرماتے ہیں۔ (وَلَا يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ اِلَّا قَلِيْلًا) یہ

FREE AMLIYAT BOOKS
https://www.facebook.com/groups/freeamliyatbooks/

لوگ ذکر نہیں کرتے مگر تھوڑا (مُذَبْذَبِيْنَ بَيْنَ ذٰلِكَ لَآ اِلٰى هٰٓؤُلَآءِ وَلَآ اِلٰى هٰٓؤُلَآءِ) آئینہ دکھا رہے ہیں کم ذکر کرنے والے کو جو انسان ذکر سے غافل ہوتا ہے، شیطان اس کا ساتھی بن جاتا ہے۔

باخدا کون؟

کچھ ہوتے ہیں۔ ''باخدا'' جو ذکر کر رہے ہوتے ہیں، اس لئے حدیث پاک میں آتا ہے کہ اللہ رب العزت نے موسیٰ علی الصلوٰۃ والسلام کو وحی فرمائی۔ ''اتحب ان اسكن معك فى بيتك يا موسى'' اے موسیٰ علیہ السلام کیا آپ اس بات کو پسند کرتے ہیں کہ میں آپ کے ساتھ آپ کے گھر میں رہوں؟ حضرت موسیٰ علیہ السلام اللہ کے عاشق رونے لگے محبت میں، عشق میں اور پھر پوچھا ''كيف تسكن معى فى بيتى يا ربى'' اے اللہ آپ میرے گھر میں کیسے رہ سکتے ہیں، فرمایا میرے پیارے پیغمبر! ''انا جليس مع من ذكرنى'' جو میرا ذکر کرتا ہے میں اس کا ہم جلیس ہوتا ہوں۔ میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں اس لئے اللہ والوں کو ''باخدا'' کہتے ہیں، انہیں اللہ رب العزت کی معیت نصیب ہوتی ہے۔

شیطان کا ساتھی کون؟

اور جو ذکر سے غافل ہوں، ان کو شیطان کی معیت نصیب ہوتی ہے۔ سنئے قرآن پاک کی آیت اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں (وَمَنْ يَّعْشُ عَنْ ذِكْرِ الرَّحْمٰنِ نُقَيِّضْ لَهٗ شَيْطٰنًا فَهُوَ لَهٗ قَرِيْنٌ) اور جو آنکھ چرائے رحمٰن کی یاد سے ہم اس پر شیطان کو مسلط کر دیتے ہیں اور وہ اس کا ساتھی بن جاتا ہے اور جس کا ساتھی شیطان بنے۔ (وَمَنْ يَّكُنِ الشَّيْطٰنُ لَهٗ قَرِيْنًا فَسَآءَ قَرِيْنًا) جس کا ساتھی شیطان بنا کتنا برا ساتھی اور دوسری جگہ فرمایا (وَقَيَّضْنَا لَهُمْ قُرَنَآءَ) قرین کی جمع قُرَنَآءَ ہم نے ان کے ساتھی متعین کردیے (فَزَيَّنُوْا لَهُمْ مَّا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَحَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ فِيْٓ اُمَمٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اِنَّهُمْ كَانُوْا خٰسِرِيْنَ) انجام خسارہ تو سب سے پہلی بات قرآن مجید سے ثابت ہوئی کہ جو آدمی ذکر نہیں کرتا اس کے دل پر شیطان کا تسلط اور قبضہ ہوتا ہے۔

ذکر کرنے والوں کے لئے ایک بڑا فائدہ

جو لوگ ذکر کرتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کو شیطان کے وساوس سے محفوظ فرما دیتے ہیں، سنئے قرآن عظیم الشان (اِنَّ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا) بے شک وہ لوگ جو متقی ہیں۔

(اِذَا مَسَّهُمْ طٰٓئِفٌ مِّنَ الشَّيْطٰنِ تَذَكَّرُوْا فَاِذَا هُمْ مُّبْصِرُوْنَ)

جب شیطان کی جماعت ان پر حملہ آور ہوتی ہے تو اللہ کا ذکر کرتے ہیں تو اللہ کے ذکر کی وجہ سے اللہ ان کو محفوظ فرما دیتے ہیں تو شیطانی حملوں کا دفاع ''ذکر'' کے ذریعہ سے ہوسکتا ہے۔

جنگی ضابطہ

عام طور پر دستور ہے کہ جب آدمی کسی کو اپنے قبضے میں لیتا ہے تو جو اس کے پاس سب سے مہلک ہتھیار ہوتا ہے اس کو چھین لیتا ہے فوجی دوسرے کو قابو میں کرتا ہے تو کہتا ہے (Hands Up) کیا مطلب؟ اگر کوئی ہتھیار ہے اسے نیچے پھینک دے اور ہاتھ اوپر کرلے تاکہ یہ بک فائر نہ کرسکے تو شیطان بھی جب کسی پر قابض ہوتا ہے تو سب سے پہلا کام اس کا یہ ہے کہ جو مہلک ہتھیار ہے وہ چھین لیتا ہے اور وہ کونسی چیز ہے؟ وہ اللہ کی یاد ہے، چنانچہ ارشاد فرمایا۔ (اِسْتَحْوَذَ عَلَيْهِمُ الشَّيْطٰنُ فَاَنْسٰهُمْ ذِكْرَ اللّٰهِ) شیطان نے اس پر غلبہ پایا اور ان کو اللہ تعالیٰ کی یاد سے غافل کیا اور تو شیطان پہلا کام یہ کرتا ہے (Hands Up) ذکر سے غافل کرتا ہے، اس کو پتہ ہے یہ ذکر سے خالی ہوں گے تو بس میں ان کے ساتھ ایسے کھیلوں گا جیسے بچے گیند کے ساتھ کھیلا کرتے ہیں۔

شیطان کے حملہ کی ایک چال

اسی لئے قرآن مجید میں یہ تذکرہ فرمایا گیا کہ شیطان اللہ کے ذکر سے پہلے روکتا ہے اور اس کے بعد پھر نماز سے روکتا ہے، ذکر کا تذکرہ پہلے۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں، سبحان اللہ (اِنَّمَا يُرِيْدُ الشَّيْطٰنُ اَنْ يُّوْقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ فِى الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ وَيَصُدَّكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَعَنِ الصَّلٰوةِ)

اور یہ تمہیں روکتا ہے اللہ کے ذکر سے اللہ کی یاد سے اور نماز سے، تو دیکھا ذکر کا تذکرہ پہلے یہ پہلی باؤنڈری ہے، عقل مند لوگ وہ ہوتے ہیں جو اپنی باؤنڈری سے دشمن کو باہر رکھیں، کہتے ہیں کہ (First Defence

Line) (Second Defence Line) تو دشمن کو پہلی باؤنڈری سے پرے رکھتے ہیں کہ قریب آنے ہی نہیں دیتے تو ہماری (First Defence Line) اللہ کی یاد ہے، ذکر ہے اور جس نے اس کو کچھ اہمیت نہ دی پھر اس کی نماز میں شیطان آئے گا پھر وہ وساوس بھری نمازیں پڑھے گا، آج لوگ پوچھتے ہیں کہ نماز میں وساوس آتے ہیں اس کا علاج بتائیے کہ بھائی آپ نے سیکنڈ باؤنڈری (SecondBoundary) پر آنے کیوں دیا، اس کو فرسٹ لائن (FirstLine) پر کیوں نہیں روکا، کرو نا اللہ کا ذکر تا کہ نماز خراب کرنے والے دشمن کو پہلی ہی حد پر روکا جا سکے، پھر نماز مقبول ہو جائے گی۔

مقصد نماز

سمجھ میں آنے والی بات ہے نماز کا اپنا مقصد بھی یاد الٰہی ہے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد فرماتے ہیں (اَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِذِکْرِیْ) نماز قائم کیجئے میری یاد کی خاطر، تو نماز کا مقصد بھی اللہ تعالیٰ کی یاد اور جس میں اللہ تعالیٰ کی یاد نہیں وہ نماز، نماز ہی نہیں ہوتی۔ اس لئے فرمایا (لاصلوٰۃ الا بحضور القلب) حضور قلب کے بغیر نماز ہی نہیں ہوتی، قرب قیامت کی علامت بتائی گئی کہ تم دیکھو گے کہ مسجد نمازیوں سے بھری ہوئی ہوں گی مگر ان کے دل اللہ کی یاد سے غافل ہوں گے۔

دل کو سکون کیسے ملے

ذکر کی کثرت سے انسان کے دل کو سکون ملتا ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ (اَلَا بِذِکْرِ اللّٰہِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ) جان لو! اللہ کی یاد کے ساتھ دلوں کا اطمینان وابستہ ہے تو ذکر سے طمانیت قلب نصیب ہوتی ہے، آج چونکہ ذکر نہیں کرتے اس لئے دل کا سکون لٹ گیا ہے۔

نہ دنیا سے نہ دولت سے نہ گھر آباد کرنے سے
تسلی دل کو ہوتی ہے خدا کو یاد کرنے سے

اور جب اللہ تعالیٰ کی یاد ہی دل میں نہیں تو سکون کہاں سے ملے تو اسی لئے کہتے ہیں کہ (Depression) میں مبتلا ہو گئے ہیں، یہ مسلمانوں کا لفظ نہیں ہے، یہ کفار کی زندگی سے آیا ہے، مومن اور ڈپریشن (Depression) یہ دو چیزیں اکٹھی نہیں ہو سکتیں، اللہ تعالیٰ کی یاد سے دل کو سکون ملتا ہے۔

اولوالالباب کون؟

اللہ تعالیٰ نے کثرت کے ساتھ ذکر کرنے والوں کو اولوالالباب فرمایا، یہ میرے عقلمند بندے ہیں۔ Genius بندے یہ میرے بڑے دانشمند بندے ہیں اولوالالباب ہیں کون؟ (اَلَّذِیْنَ یَذْکُرُوْنَ اللّٰہَ قِیَامًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰی جُنُوْبِھِمْ) جو کھڑے ہوئے، بیٹھے ہوئے، لیٹے ہوئے مجھے یاد کرتے ہیں یہ بڑے عقل مند بندے ہیں تو جو آدمی اللہ کے ذکر سے غافل ہوگا اس کا مطلب ہے بڑا ہی بے عقل انسان ہے یا پھر اس نے عقل کو سنبھال کے رکھا ہوا ہے استعمال نہیں کرتا، اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں۔ سنئے! قرآن مجید کہتے ہیں نا عجمی چیز ہے، کدھر سے لے آئے ویسی چیز ہے، عربی چیز نہیں ہے، نہیں! یہ خالص مکی مدنی چیز ہے۔ اللہ تعالیٰ کی یاد کرنا اللہ کا ذکر کرنا تزکیہ نفس حاصل کرنا، تزکیہ قلب حاصل کرنا یہ خالص مکی مدنی چیز ہے۔

حضرت مولانا حسن الہاشمی کا شاگرد بننے کے لئے

یہ تفصیلات ذہن میں رکھیں

☆☆

اپنا نام، والدین کا نام، اپنی تاریخ پیدائش یا عمر، اپنا شناختی کارڈ، اپنا مکمل پتہ، اپنا فون نمبر یا موبائل نمبر لکھ کر بھیجیں اور اپنی تعلیمی استعداد کی وضاحت کریں۔

اس کے ساتھ ساتھ ایک ہزار روپے کا ڈرافٹ ہاشمی روحانی مرکز کے نام بنوا کر بھیجیں اور چار فوٹو بھی روانہ کریں۔

ہمارا پتہ

ہاشمی روحانی مرکز محلہ ابوالمعالی دیوبند (یوپی)

پن کوڈ نمبر: 247554

تسخیر و محبت کے روحانی فارمولے

برائے محبت

محبت کے لئے مندرجہ ذیل کلمات باوضو چالیس بار پڑھ کر شربت یا کسی میوہ پر دم کر کے مطلوب کو کھلا دے۔ انشاء اللہ تعالیٰ محبت پیدا ہو جائے گی۔ صرف جائز مقصد کے لئے کرے، ناجائز مقصد کے لئے نہیں کرنا ورنہ کامیاب نہیں ہوگا۔ اور وبال و مصائب کا شکار ہوگا۔

یَا سَیِّدِیْ یَا سَیِّدِیْ یَا اَللّٰہُ یَا اَللّٰہُ یَا اِلٰھَکَ اَللّٰھُمَّ اجْعَلِ الْمُوَدَّۃَ وَالْمَحَبَّۃَ بَیْنَ فَلَانٍ وَفَلَانٍ کَمَا بَیْنَ مُحَمَّدٍ وَّعَائِشَۃَ وَکَمَا بَیْنَ آدَمَ وَحَوَّا وَکَمَا بَیْنَ اِبْرَاھِیْمَ وَسَارَہ وَکَمَا بَیْنَ عَلِیٍّ وَفَاطِمَۃَ الزَّھْرَاءِ بِحَقِّ اسْمِ الْاَعْظَمِ یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ۔

سورہ قریش، اکتالیس مرتبہ پڑھ کر سرسوں یا رائی کے دانوں پر دم کر کے سات روز تک دوپہر کو آگ میں جلائے اور کچھ دانے مطلوب کے گھر میں ڈال دے۔ بحکم خدا محبت کرنے لگے گا۔

برائے حب

مندرجہ ذیل آیت شریفہ کو باوضو لکھ کر معہ طالب اور اس کی والدہ کا نام لکھ کر ہوا میں لٹکا دے کہ ہلتا رہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ مطلوب خود حاضر ہوگا اور معافی مانگے گا آزمودہ ہے اور عجیب و غریب ہے اگر کسی کی بیوی ناراض ہو کر گھر بیٹھ گئی ہے اور نہیں آتی تو لکھ کر ہوا میں لٹکا دے انشاء اللہ تعالیٰ فوراً آجائے گی۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ سُبْحَانَ الَّذِیْ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصَی الَّذِیْ بٰرَکْنَا حَوْلَہٗ لِنُرِیَہٗ مِنْ اٰیٰتِنَا اِنَّہٗ ھُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ۔ فَلَان بِنْ فَلَان عَلٰی حُبِّ فُلَانَۃِ بِنْتَ فَلَان۔ بِنْتَ فَلَانَۃ۔

برائے تسخیر مطلوب

اول و آخر درود شریف تین تین مرتبہ پڑھے اور درمیان میں آیت: سُبْحَانَ الَّذِیْ سَخَّرَلَنَا ھٰذَا وَمَا کُنَّا لَہٗ مُقْرِنِیْنَ۔ پڑھ کر کسی پھل پر دم کر کے مطلوب کو کھلا دے، انشاء اللہ مطلوب مطیع ہوگا۔

مرد کو عورت کا تابعدار بنانا

اگر عورت اپنے خاوند کو اپنا تابعدار اور اپنی محبت میں گرفتار رکھنا چاہے تو وہ یہ عمل کرے۔ دو کاغذ کے ٹکڑوں پر یہ عبارت کچی کالی روشنائی یا زعفران سے لکھوائے۔ ایک ٹکڑا لپیٹ کر موم جامہ کر کے اپنے بائیں بازو پر باندھے (اگر مرد ہے تو اپنے دائیں بازو پر باندھے) اور دوسرا کاغذ کا ٹکڑا جس پر عبارت لکھی ہے اس کو دھو کر کسی شربت یا دودھ میں دھو کر پلائے ایک دوسرے میں مرتے وقت تک محبت الفت برقرار رہے گی۔ وہ عبارت یہ ہے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ عَزَمْتُ عَلَیْكَ بِقُدْرَۃِ الْفِیْلِ وَبِحُرْمَۃِ مُحَمَّدٍ مُّصْطَفٰی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ وَبِحُرْمَۃِ مُوْسٰی کَلِیْمِ اللّٰہِ وَبِحُرْمَۃِ رُوْحِ اللّٰہِ فَلَانٍ عَلٰی حُبِّ فُلَانَۃِ بِنْۃِ۔ فَلَانَۃ۔

خاوند کو مطیع کرنا

اس آیت شریفہ کو بارہ مرتبہ سفید شکر و چینی پر پڑھ کر اپنے خاوند کو کھلائے۔ شوہر محبت کا دم بھرنے لگے گا۔ اپنی بیوی کے علاوہ کسی دوسرے کا نام نہ لے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ وَجَعَلْنَا مِنْ بَیْنِ اَیْدِیْھِمْ سَدًّا وَّمِنْ خَلْفِھِمْ سَدًّا فَاَغْشَیْنٰھُمْ فَھُمْ لَا یُبْصِرُوْنَ۔

خاوند کو تابع فرمان کرنا

یہ تعویذ جو عورت موم جامہ کر کے اپنے بائیں بازو پر باندھے گی خاوند اس کا تابع فرمان رہے گا۔ اور اگر مرد اپنے دائیں بازو پر باندھے تو عورت مطیع ہو۔

FREE AMLIYAT BOOKS

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ. بِحَقِّ مُوْسٰی بِحَقِّ دَاؤدَ وَ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ وَبِحَقِّ جِبْرَائِیْلَ وَمِیْکَائِیْلَ وَاِسْرَافِیْلَ وَعِزْرَائِیْلَ.

جس کو اپنی محبت میں گرفتار کرنا ہو اس کے پاؤں کے نیچے کی مٹی لے کر گیارہ مرتبہ پڑھے اور اس مٹی پر پھونکے پھر وہ اس پر ڈال دے انشاء اللہ العزیز محبت میں کرنے لگے گا۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ. بِحَقِّ شَمْعِتْشَا الَّذِیْ یُقَلِّبُ الشَّمْسَ مِنَ الْمَغْرِبِ اِلَی الْمَشْرِقِ.

مطیع کرنے کے لئے

زعفران اور کالی مرچ ایک ایک ماشہ لے کر دو ٹکڑے سیسے پر جو رانگ کی قسم کا ہوتا ہے پانی ڈال کر دونوں کو گھسے اور کاغذ پر سات جگہ یا اللہ اور سات جگہ یا رحمٰن لکھ کر یہ عبارت لکھے۔

لَیِّنْ قَلْبَ فُلَانِ بِنْ فُلَان وَاجْعَلْ لِّیْ عِنْدَہُ الرَّافَۃَ وَالرَّحْمَۃَ وَالْحَنَانَ وَالْقُبُوْلَ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِیَ اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ عَلَیْہِ تَوَکَّلْتُ وَھُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ. وَاِذْ قَالَ اِبْرٰھِیْمُ رَبِّ اَرِنِیْ کَیْفَ تُحْیِ الْمَوْتٰی قَالَ اَوَلَمْ تُؤْمِنْ قَالَ بَلٰی وَلٰکِنْ لِّیَطْمَئِنَّ قَلْبِیْ قَالَ فَخُذْ اَرْبَعَۃً مِّنَ الطَّیْرِ فَصُرْھُنَّ اِلَیْکَ ثُمَّ اجْعَلْ عَلٰی کُلِّ جَبَلٍ مِّنْھُنَّ جُزْءً ثُمَّ ادْعُھُنَّ یَاْتِیْنَکَ سَعْیًا. وَاعْلَمْ اَنَّ اللّٰہَ عَزِیْزٌ حَکِیْمٌ کَذٰلِکَ یَاْتِیْ فُلَانِ بِنْ فُلَانَۃِ خَاضِعًا ذَلِیْلًا فَکَشَفْنَا عَنْکَ غِطَائَکَ فَبَصَرُکَ الْیَوْمَ حَدِیْدٌ.

پھر جس کو مطیع کرنا ہو اس کے سر پر سات بار پھیرے سوتے میں یا جاگتے میں اور اگر وہ شخص ایسا ہے کہ اس کے پاس جانا ممکن نہیں تب دور ہی سے کہ جس طرح کوئی شخص طالب اپنے مطلوب کو دیکھتا ہو اور وہ اس کو نہ دیکھتا ہو تو سات مرتبہ اسکو پھیرا دے (گھما دے) اور ہر مرتبہ اللہ اکبر کہے اور پھر وہ کاغذ اپنے پاس رکھے۔ مطلوب پیچھے پیچھے آئے گا اور اس عمل کو جمعرات کو آفتاب نکلتے ہی لکھنا ہے۔

تنبیہ : صرف جائز مقصد کے لئے کرے، ناجائز کے لئے کریگا تو نقصان اٹھائے گا۔

اتوار کی رات (ہفتہ کے دن کے بعد جو رات آتی ہے) یا بدھ کی رات (منگل کے دن کے بعد جو رات آتی ہے) کو وضو کر کے دو رکعت نماز نفل پڑھے۔ بعد سورۃ فاتحہ کے دونوں رکعت میں اکیس اکیس مرتبہ یہ آیت پڑھے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ. لَقَدْ جَآءَکُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِکُمْ عَزِیْزٌ عَلَیْہِ مَا عَنِتُّمْ حَرِیْصٌ عَلَیْکُمْ بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَءُوْفٌ الرَّحِیْمِ. اِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِیَ اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ عَلَیْہِ تَوَکَّلْتُ وَھُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ.

بعد سلام پھیرنے کے بیس مرتبہ درود شریف پڑھے پھر سجدے میں جا کر یَارَحِیْمُ میری حاجت آسان کر فلاں بن فلاں (یا فلانہ بنت فلانہ) کو مجھ پر مہربان فرما اور میرا تابع فرمان فرما۔ بِحَقِّ یَا وَدُوْدُ یَا وَدُوْدُ یَا وَدُوْدُ.

فلاں بن فلاں کی جگہ مطلوب کا نام اور اس کے والد کا نام لے یا عورت ہونے کی صورت میں مطلوبہ کا نام اور اس کی والدہ کا نام لے۔

☆اِنَّا اَنْزَلْنٰہُ (مکمل سورۃ) ۲۱ روزانہ بنولہ پر ایک ایک مرتبہ فی دانہ پڑھ کر آگ میں جلا دے۔ انشاء اللہ تعالیٰ ایک ہفتہ میں مطلب پورا ہوگا۔

اہل خانہ اور تسخیر عام کے لئے

اِنَّ رَبَّکَ یَعْلَمُ اَنَّکَ تَقُوْمُ اَدْنٰی مِنْ ثُلُثَیِ الَّیْلِ وَنِصْفَہٗ وَثُلُثَہٗ وَطَآئِفَۃٌ مِّنَ الَّذِیْنَ مَعَکَ وَاللّٰہُ یُقَدِّرُ الَّیْلَ وَالنَّھَارَ.

اس آیت شریفہ کو تین دن تک روزانہ پڑھے مخلوق خدا مہربان ہوگی، اور اگر اس آیت کو اکتالیس بار شرینی پر دم کر کے کھلا دے تو انشاء اللہ تعالیٰ میاں بیوی میں بے انتہاء محبت ہوگی۔

افسر کے پاس جاتے وقت

کٓھٰیٰعٓصٓ کِفَایَتُنَا سیدھے ہاتھ کی چھنگلی انگلی سے بند کرنا شروع کرے اور انگوٹھے پر ختم کرے اور حٰمٓعٓسٓقٓ حِمَایَتُنَا بائیں ہاتھ کی چھنگلی انگلی سے بند کرنا شروع کرے اور افسر کے سامنے جا کر مٹھی کھول دے۔ انشاء اللہ تعالیٰ افسر مہربان ہوگا۔

برائے حب زوجین

اس آیت شریفہ کو بارہ مرتبہ سفید شکر گڑ (مٹھائی) پڑھ کر اپنے

خاوند کو کھلائے وہ محبت کا دم بھرنے لگے گا اور اپنی بیوی کے علاوہ دوسرے کا نام نہ لے گا۔ وہ آیت یہ ہے : وَجَعَلْنَا مِنْ بَیْنِ اَیْدِیْهِمْ سَدًا وَمِنْ خَلْفِهِمْ سَدًا فَاَغْشَیْنَاهُمْ فَهُمْ لَا یُبْصِرُوْنَ (سورہ یٰسین)

زوجین میں محبت کا عمل

جس طرف سے زیادتی ہو چاہے خاوند ہو یا بیوی اس کے نام کے اعداد نکال کر اس کے موافق پڑھیں "یَاجَامِعُ" عدد میں کمی زیادتی نہ ہو۔

حسب منشاء شادی کرنے کے لئے

چاروں نمازوں کے بعد ۳۳ مرتبہ اور عشاء کے بعد ۳۳۳ مرتبہ اول آخر درود شریف : اِنَّمَا اَشْکُوْ بَثِّیْ وَحُزْنِیْ اِلَی اللّٰهِ۔

تاحصول مقصد پڑھنا ضروری ہے بے حد اکسیر ہے لیکن شرط یہ ہے کہ وظیفہ پڑھنے کے بعد اس طرح دعا کرے یا اللہ میرا کام فلاں جگہ کر دے اگر میرے دین و دنیا کے لئے مفید ہے تو اس جگہ کر دے ورنہ جہاں تیری رضا ہو وہاں مجھے منظور ہے ان شاء اللہ چند دنوں میں ہی کامیابی نصیب ہوگی۔

حکام وسلاطین کو راضی کرنے کے لئے

رَبِّیْ اَنِّیْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِر۔

اول آخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف بعد از نماز عشاء تین سو ساٹھ مرتبہ پڑھنے سے پہلے اور عمل پڑھنے کے بعد کسی سے کلام نہ کرے، حاکم مہربان ہوگا اور اس کا مقصد پورا ہوگا۔

☆اگر کوئی شخص چاہے کہ اس کی بیوی، بہن بھائی، والد، والدہ اس سے خوش ہو جائیں اور محبت کرنے لگیں تو چاہئے کہ اول اکیس بار درود شریف پڑھے درمیان میں یہ الفاظ پڑھے تین سو بار۔

یَاقَابِضُ اِقْبِضْ ثُمَّ قَبَضْنَاهُ اِلَیْنَا قَبْضًا یَّسِیْرًا۔

آخر میں اکیس مرتبہ درود شریف، اکتالیس روز پابندی سے عمل کرے۔ منہ مطلوب کے گھر کی طرف کرے یا گھر میں پڑھے تو متعلقہ شخص کا تصور کر کے پڑھے۔

اولاد کی فرمانبرداری اور ان کے دل میں والدین کی محبت

اگر کسی شخص کی اولاد نافرمان ہو شراب پینے والی اور خلاف شرع کام کرنے والی ہو تو اس کے لئے اس لڑکے یا لڑکی کی والدہ یا اہل خانہ تین سو بار روزانہ باوضو مندرجہ ذیل کلمات پڑھے : یَارَءُوْفُ یَاحَکِیْمُ یَامَنَّانُ. اس کے بعد ساٹھ بار یہ اسم پڑھے "یَابَرُّ"

مخلوق خدا محبت کرے اور کہنا مانے

یہ عمل تسخیر مخلوق کا ہے اس عمل کا کرنے والا لوگوں کی نگاہ میں محبوب اور باعزت بن جاتا ہے اور لوگ اس کی اطاعت کرتے ہیں۔ یہ عمل تبلیغ ودعوت کا کام کرنے والوں کے ضروری ہے تاکہ مخلوق خدا اس کی بات سنے اور اس کی بات پر عمل کرے عمل یہ ہے۔

روزانہ بلا ناغہ یہ عمل کرے باوضو اول آخر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھے پھر تین سو تیرہ بار سورۂ اخلاص پڑھے اور آخر میں پھر گیارہ بار درود شریف پڑھے اور اللہ تعالیٰ سے دعا مانگے۔

اگر کسی عورت کا شوہر یا اولاد مخالف یا ناراض ہوں تو ان کو موافق یا راضی کرنے کے لئے اول پانچ مرتبہ درود شریف پڑھے پھر سات بار یہ آیت پڑھے آخر میں پانچ مرتبہ درود شریف پڑھے اور نمک پر دم کر کے مطلوب کو کھلا دے اگر ایک مرتبہ کرنے سے حاصل نہ ہو تو بار بار کرے ان شاء اللہ تعالیٰ شوہر یا اولاد مخالفت سے باز آجائیں گے اور ناراضگی ختم ہو جائے گی۔ وہ آیت یہ ہے۔

وَاَلَّفَ بَیْنَ قُلُوْبِهِمْ لَوْ اَنْفَقْتَ مَا فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا مَّا اَلَّفْتَ بَیْنَ قُلُوْبِهِمْ اِنَّهٗ عَزِیْزٌ حَکِیْمٌ۔

ہر ملاقاتی سے خیر آنے کی امید

جو شخص صبح کو یہ دعا پڑھے جو بھی اس کا ملاقاتی آئے گا اس کے حق میں خیر ہوگا۔

اَللّٰهُمَّ اَنَّ مَنْ یُّدْخِلُ عَلَیْنَا فِیْ. هٰذَا الْیَوْمِ اِنْ کَانَ خَیْرًا فِیْ حَقِّنَا فَاَدْخِلْهُ وَاِنْ کَانَ فِیْ حَقِّنَا شَرًّا فَاَصْرِفْهُ عَنِّیْ.

واسطے زباں بندی

جس وقت دربار میں یا کسی حاکم کے دفتر میں کسی بزرگ کے پاس کسی حاجت کے لئے جائے تو اس کو تین بار پڑھ کر اپنے بدن پر دم کر کے جاوے۔ دیکھتے ہی مہربان ہو جائے گا۔

قسط نمبر ۶

حضرت امام غزالیؒ

دنیا کے عجائب وغرائب

ہوا کی پیدائش میں حکمت وراز

فرمان خداوندی ہے۔

وَاَرْسَلْنَا الرِّيَاحَ لَوَاقِحَ فَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَسْقَيْنَاكُمُوْهُ وَمَا اَنْتُمْ لَهٗ بِخَازِنِيْنَ ○ (سورۂ حجر، آیت ۲۲)

"یعنی ہم ہی ہواؤں کو بھیجتے ہیں جو کہ بادل کو پانی سے بھر دیتی ہیں، پھر ہم ہی آسمان سے پانی برساتے ہیں، پھر وہ پانی تم کو پینے کو دیتے ہیں اور تم اتنا پانی جمع کر کے نہ رکھ سکتے تھے۔"

ہوا خلقت وفطرت سے پھیلنے اور کھلنے کا خاصہ رکھتی ہے، اگر ایسا نہ ہوتا تو خشکی کے حیوانات ہلاکت کی نذر ہوتے، تمام حیوانات بری کے لئے ہوا ایسی ہی ناگزیر ہے جس طرح پانی تری کے حیوانات کے لئے۔ ہوا سونگھنے سے ان کے بدنوں کی حرارت میں اعتدالی کیفیت قائم رہتی ہے۔ یہ اگر ہوا سے سانس نہ لیں تو حرارت ان کے قلوب پر حملہ آور ہو اور پھر ان کی جان کے لالے پڑ جائیں۔ ہوا ہی بادلوں کو ادھر سے اُدھر اڑا کر مختلف مقامات میں بارش برساتی ہے اور کاشت کا کام چلاتی ہے۔

اگر ہوا نہ ہوتی تو بادل بوجھل ہو کر ایک جگہ ٹھہرے رہتے اور زمین ان کے پانی سے سیراب نہ ہوتی، نیز کشتیاں بھی ہوا ہی کے رحم وکرم پر چلا پھرا کرتی ہیں، ہوا ان کو ایک ملک سے دوسرے ملک لے جا کر وہ مال واسباب پہنچاتی ہے جو دوسری جگہ نہیں ہوتا اور یوں ہر ملک دوسرے ملک کی پیداوار سے فائدہ اٹھاتا ہے۔ اگر ہوا نہ ہوتی تو ہر ملک کی پیداوار سے صرف مقامی مخلوق فائدہ حاصل کرتی۔ اِدھر سے اُدھر منتقل ہونے کا سوال ہی پیدا نہ ہوتا اور چوپایوں کے ذریعہ مال کا منتقل کرنا بہت ہی دشوار ہوتا۔

پھر یہ بھی ہے کہ اِدھر سے اُدھر مال منتقل ہونے سے لوگوں کی تجارت چلتی ہے اور ان کو نفع ملتے ہیں۔ اگر ہوا کا وجود نہ ہوتا تو تجارت کا دروازہ بند تھا اور پھر نفع کی راہ بھی مسدود تھی، ہوا پاکیزگی اور صفائی پیدا کرتی ہے اور گندگی اور عفونت اڑا لے جاتی ہے۔ ہوا نہ چلے تو رہائش گاہیں بری طرح سڑ جائیں، وبائی امراض پیدا ہو کر حیوانات کو موت کے گھاٹ اُتار دیں، ہوا گرد اور ریت اڑا کر باغوں میں لاتی ہے اور اس سے درختوں کو قوت پہنچاتی ہے، پہاڑوں کے بالائی حصوں میں ریت ڈال کر ان کو قابل کاشت کرتی ہے۔ ہوا جب سطح سمندر پر چلتی ہے تو پانی ہوا کے زور سے نہ معلوم کیا کیا مفید چیزیں ساحل پر لا ڈالتا ہے اور لوگوں کو نفع پہنچاتا ہے۔

بارش جب ابر سے گرتی ہے تو ہوا ہی اس کو قطرات کی شکل میں بکھیر کر زمین پر بارش برساتی ہے۔ ہوا نہ ہو تو پورا کا پورا پانی بیک وقت ابر سے زمین پر آ رہے اور جس پر گر جائے وہ موت کا لقمہ بنے۔ البتہ قطرات زمین پر آ کر مجموعی شکل اختیار کر لیتے ہیں اور ان سے ندیاں اور دریا بہہ پڑتے ہیں اور پھر لوگ بلا خطر اس پانی سے نفع اندوز ہوتے ہیں، یہ سب اس خداوند قدوس کی حکمت ومصلحت ہے جس کی زبردست تدبیر سے نظام عالم چل رہا ہے۔

پھر بارش برسنے پر خلق خدا کے لئے نفعوں کا جو دروازہ کھلتا ہے وہ سب پر ظاہر ہے اور ہر عقل مند پر روشن ہے، چنانچہ ارشاد ہے۔

هُوَ الَّذِیْٓ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً لَّكُمْ مِّنْهُ شَرَابٌ وَّمِنْهُ شَجَرٌ فِيْهِ تُسِيْمُوْنَ ○ يُنْۢبِتُ لَكُمْ بِهِ الزَّرْعَ وَالزَّيْتُوْنَ وَالنَّخِيْلَ وَالْاَعْنَابَ وَمِنْ كُلِّ الثَّمَرَاتِ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ○

"یعنی وہ ایسی ذات ہے جس نے تمہارے واسطے آسمان سے پانی برسایا جو تم کو پینے کو ملتا ہے اور اسی سے درخت پیدا ہوئے جن میں تم جانور چرنے چھوڑ دیتے ہو۔ اس پانی سے تمہارے لئے کھیتی زیتون،

کھجور، انگور اور ہر قسم کے پھل اُگاتا ہے۔ بے شک اس میں سوچنے والوں کے لئے دلیل موجود ہے۔"

ملاحظہ کیجئے کہ بارش کے بعد آسمان کھل بھی جاتا ہے اور ہوا بادلوں کو لے اُڑتی ہے، نہ مسلسل بارش ہوتی ہے، نہ آسمان برابر کھلا ہی رہتا ہے بلکہ دونوں حالتیں یکے بعد دیگرے آتی رہتی ہیں۔ اگر یہ کیفیات نہ بدلیں تو زمین پر خطرات رونما ہوں۔

غور کیجئے اگر بارش لگاتار برستی رہے تو کیا تباہ کاریاں مچائے، ترکاریاں اور سبزیاں سڑ جائیں، گھر اور مکانات پیوند زمین ہوں، راستے آمد و رفت کے بند ہو جائیں، سفر رک جائیں بلکہ بہت سے کاروبار اور پیشے بھی بند پڑے رہیں۔ اسی طرح بارش جب بالکل بند ہو جائے اور آسمان برابر کھلا رہے تو بدن نباتات خشک ہو جائیں، چشموں اور جھیلوں کا پانی سڑ جائے اور مخلوق خدا سیکڑوں خطرات کا شکار ہو۔

ہوا متعفن ہو کر بیماریوں کو پھیلا دے، ہر شئے کا بھاؤ چڑھ جائے، چراگاہیں جل بھن کر ختم ہوں، شہد کی پیداوار بند ہو، کیوں کہ مکھیاں پھولوں سے شہد کا مادہ نہ چوس سکیں، اب جب کہ بارش باری باری سے آتی بھی ہے اور رکتی بھی ہے تو مسلسل بارش ہونے یا نہ ہونے کے جو کچھ برے اثرات ہوتے ہیں ان سے عالم کو نجات ملتی ہے۔ ہوا معتدل رہتی ہے اور ہر چیز اپنی مناسب کیفیت میں باقی رہتی ہے۔

اگر کہیں کہ بعض دفعہ اعتدال کے خلاف بھی ہوتا ہے یعنی بارش بالکل رک جاتی ہے اور عالم پر برے اثرات طاری ہو جاتے ہیں یا بارش لگاتار برستی رہتی ہے اور عالم میں سخت بگاڑ پیدا ہو جاتا ہے تو اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ سب کچھ قدرت کی طرف سے انسانوں کی گوشمالی کے طور پر ہوتا ہے، یعنی صرف اس لئے کہ مخلوق خدا ظلم اور بدکاری سے ہاتھ کھینچے، بالکل اس طرح کہ جب جسم بیماری کا شکار ہوتا ہے تو بدمزہ اور بدذائقہ دوا استعمال کی جاتی ہے تاکہ اس سے جسم اصلاح کی حالت میں لوٹ آئے اور جسمانی بگاڑ سے نجات ملے۔ ارشاد فرمایا۔

وَلٰكِنْ يُّنَزِّلُ بِقَدَرٍ مَّا يَشَآءُ اِنَّهٗ بِعِبَادِهٖ خَبِيْرٌۢ بَصِيْرٌ○

یعنی اتارتا ہے اندازہ سے جس کو چاہتا ہے وہ اپنے بندوں سے باخبر ہے اور ان کو دیکھتا ہے۔

ف:۔ ہوا کی عجوبہ کاری سب ہی سے زائد ہے، عالم میں اس کی کارفرمائی سب ہی سے زبردست ہے، ہر جاندار کی زندگی کا مدار اسی پر ہے، اگر یہ دم بھر رُک جائے تو ہر جاندار منٹوں کا مہمان ہو، دیکھتے دیکھتے وجود سے عدم کو سدھارے، اشاروں میں دنیا سے آخرت کی طرف منہ موڑے، یہ پانی جس کی بے پناہ اہمیت کام ہم ابھی ابھی پتہ لگا آئے ہیں اس کو آسمان سے لانے میں اسی ہوا کا زبردست ہاتھ ہے۔ ذرا غور کیجئے یہ بارش کو کن کن کرشمہ سازیوں سے زمین پر لا ڈالتی ہے، پہلے حرارت آفتاب کی مدد سے بخارات کو بلندی کی طرف اڑاتی ہے اور ان کو ابر کی شکل دیتی ہے، پھر ان کو فضا میں چلاتی پھراتی ادھر سے اُدھر لے جاتی ہے حتی کہ بارش کو قطروں کی شکل میں زمین پر گراتی ہے۔

کہتے ہیں کہ چاروں سمتوں کی ہوا حرکت میں آتی ہے، تب کہیں جا کر بارش کا ایک قطرہ زمین پر برستا ہے، مشرقی ہوا بادلوں کو اوپر کی جانب جنبش دیتی ہے، شمالی ہوا بادلوں کے ٹکڑوں کو یکجا کرتی ہے، جنوبی ہوا ان کو برسنے کے قابل کرتی ہے۔ پھر مغربی ہوا قطرات کی صورت میں بارش سے زمین کو سیراب کرتی ہے، اللہ اکبر حیرت کا مقام ہے۔ کارخانہ قدرت کی ایک ایک چیز کیا کیا حیرت انگیز کام کر رہی ہے اور اشرف المخلوقات انسان کی حیات کے لئے سرگرداں ہیں۔ چنانچہ حضرت سعدیؒ نے انہی حالات کو سامنے رکھ کر انسان کو کیا دلنشیں الفاظ میں فہمائش فرمائی ہے۔

ابرو باد مہ وخورشید وفلک درکارند
تاتو نانے بکف آری وبہ غفلت نخوری
ہمہ از بہر تو سرگشتہ وفرمانبراد
شرط انصاف نہ باشد کہ تو فرماں نبری

☆ایک عالم شخص شیطان پر ہزار عابد سے سخت تر ہے اور عالم کو عابد پر ایسی فضیلت ہے جیسے چودھویں رات کے چاند کو تمام ستاروں پر، کیوں کہ عالم، وارث انبیاء ہیں اور انبیاء کی میراث نہ دنیا تھی نہ درہم، بلکہ ان کی میراث علم تھا۔ پس جس نے وہ حاصل کیا اس نے بہت حاصل کیا۔

☆علم تو نور خدا ہے جو گنہ گاروں اور بدبختوں کو نہیں دیا جاسکتا۔

☆حیا سے صرف بھلائی ہی حاصل ہوسکتی ہے۔

مستقل عنوان

حسن الہاشمی فاضل دارالعلوم دیوبند

روحانی ڈاک

ہر شخص خواہ وہ طلسماتی دنیا کا خریدار ہو یا نہ ہو ایک وقت میں تین سوالات کر سکتا ہے، سوال کرنے کے لئے طلسماتی دنیا کا خریدار ہونا ضروری نہیں۔ (ایڈیٹر)

عامل بننے کی خواہش

سوال از: عبدالکریم قاسمی۔

میں ایک عاجز اور تنگ دست بندہ آپ کی خدمت میں کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں، وہ یہ کہ میں بہت دنوں سے اپنے دل میں یہ تمنا اور خواہش رکھتا ہوں کہ اچھا خاصا ایک عامل بنوں اور خدمت خلق کے لئے تیار رہوں لیکن ہمیں کوئی ایسا عامل باعمل نظر نہیں آرہا ہے، جس کی وجہ سے بہت زیادہ پریشان ہوں، بہت محنت اور جدوجہد کے بعد کسی نے آپ کے بارے میں جانکاری دی وہ بھی ادھورا ہی موبائل کا نمبر تک نہیں ملا، انہوں نے صرف آپ کے دفتر سے جو ماہنامہ طلسماتی دنیا کے نام سے جو رسالہ نکلتا ہے اس کے بارے میں صرف پتہ دیا۔

میں آپ سے ضروری گزارش کروں گا کہ آپ میری رہنمائی کریں گے۔

جواب

شاگرد بننے کا طریقہ یہ ہے کہ آپ اپنا مکمل نام اپنے والدین کا نام، اپنی تاریخ پیدائش، اپنا پہچان پتر، اپنا مکمل پتہ اور موبائل نمبر بھجوادیں، اس کے ساتھ ساتھ آپ اپنے چار فوٹو اور ایک ہزار روپے کا ڈرافٹ ہاشمی روحانی مرکز کے نام بنوا کر بھیجیں، جب یہ سب چیزیں ہمیں موصول ہوجائیں گی تو آپ کو شاگردی کا ایک کتابچہ روانہ کیا جائے گا، اس میں کچھ ریاضتیں ہوں گی ان کو پورا کرنا آپ کے لئے ضروری ہوگا، ان ریاضتوں کی تکمیل کرنے میں آپ کو دو سال تک لگ جائیں گے، اس کے بعد آپ کو فن عملیات کی کتاب تحفۃ العاملین کا مطالعہ کرنا ہوگا، تب جاکر آپ کے اندر نقوش اور عمل تیار کرنے کی شدھ بدھ پیدا ہوگی۔

اگر آپ اس محنت ومشقت کے لئے تیار ہوں اور آپ صبر وضبط کے ساتھ مذکورہ ریاضتوں کو پورا کرسکتے ہوں تو آپ اپنے قدم اٹھایئے، انشاءاللہ ہم آپ کی وقتاً فوقتاً رہنمائی کریں گے۔

روحانی عملیات کی لائن میں سفر اور سفر کی تکمیل اسی وقت ممکن ہے جب طالب علم محنت ومشقت کے لئے خود کو پوری طرح تیار کرے، اس لائن میں آکر جو لوگ ہتھیلی پر سرسوں جمانے کی نادانیاں کرتے ہیں وہ کبھی کامیاب نہیں ہوتے، وہ اکثر وبیشتر ناکام ہی ہوجاتے ہیں اور پھر انہیں ان اکابرین کے سرمایۂ علم وعمل پر شک ہونے لگتا ہے جو برسہا برس کی محنت کے بعد انہوں نے اپنے پسماندگان کے لئے کتابوں میں چھوڑا ہے۔ حکیم اور ڈاکٹر بننے میں بھی ایک وقت درکار ہوتا ہے، چند دنوں اور چند ہفتوں میں کوئی حکیم اور ڈاکٹر نہیں بنتا، اسی طرح صحیح قسم کا عامل بننے میں بھی وقت درکار ہے اور ایک اچھا اور مستند عامل بننے میں کم سے کم تین سال تو لگ ہی جاتے ہیں۔ خدمت خلق کا جذبہ اور ذوق اپنی جگہ لیکن خود کو اہل اور قابل بنانا بھی ضروری ہے، ورنہ جس طرح نیم حکیم خطرۂ جان اور نیم ملا خطرۂ ایمان ہوا کرتا ہے اسی طرح نیم عامل لوگوں کے لئے خطرۂ جان اور خطرۂ ایمان ہی ثابت ہوتا ہے اور اس کے علاج سے فائدہ کم اور نقصان زیادہ ہونے احتمال رہتا ہے۔

اگر آپ واقعتاً اللہ کے بندوں کی خدمت کرنے کا جذبہ رکھتے ہوں تو باقاعدگی کے ساتھ اس لائن میں قدم رکھئے اور صبر وضبط کے ساتھ ان ریاضتوں کی تکمیل کیجئے جو اس لائن کی بنیاد ہیں۔

رہنمائی طلب گار

سوال از: محمد جعفر عبدالغنی ______ ممبئی

خدمت اقدس میں عرض ہے، ناچیز اللہ کے فضل وکرم سے آپ کی دعاؤں سے خیروعافیت سے ہوں۔ میرائی نمبر ۸۴۸ ہے۔ تین سال کا عرصہ لگا، آپ نے جو دوسرا کتابچہ روانہ کئے ہیں جو طریقہ اس میں تحریر تھا اسی طریقہ سے چلہ پورا کیا ہوں، روزانہ کے جو ورد ہیں وہ بھی پوری توجہ اور یکسوئی سے ادا کرتا ہوں اور وہ تاعمر پڑھنا ہے، چلہ پورا ہونے کے بعد اپنے آپ میں حیرت انگیز تبدیلی محسوس کرتا ہوں، اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر گزار ہوں آپ کی دعاؤں کے صدقہ کامیابی نصیب ہوئی۔ اسماء حسنیٰ سے میں عام مریضوں کا علاج کر رہا ہوں، نقوش عملیات اور پانی پر دم (وغیرہ) سر کے مریضوں کو دینے سے کافی فائدہ ہوتا ہے اور اللہ کے فضل وکرم سے شفاء نصیب ہوتی ہے، میری والدہ اور گھر میں بچیوں اور بہوؤں کو پیش خدمت کرتا ہوں اللہ کے فضل وکرم سے شفایابی ہوتی ہے۔

آپ سے ملاقات کرنے کی خواہش دل میں ہے اور دیوبند آنا چاہتا ہوں، تحریری اجازت نامہ کی خواہش ہے۔ ممبئی، تھانہ، کلیان اور بھیونڈی شہر کے مضافات میں آپ کے خاص شاگردوں سے تعارف کرادیجئے، رابطہ قائم کرنے کے لئے موبائل نمبر دیجئے، ان شاگردوں (عاملوں) کے حلقوں میں شرکت کرنے سے مزید عملی مشق سے عملیات فن میں مزید نکھار اور باریکی سے سمجھنے میں مدد ملے گی، آپ کی بڑی کرم فرمائی ہوگی۔ کامیابی اور کامرانی کے ساتھ یہ روحانی سفر جاری وساری رہے۔ بندہ ناچیز وخاکسار کو آپ خصوصی دعاؤں میں یاد فرمایئے عین نوازش ہوگی۔

اس خط کو روحانی دنیا میں جگہ دیں، (چھاپ دیں) تو بڑی مہربانی ہوگی، خط تحریر کرنے میں کچھ غلطیاں ہوئی تو آپ سے معافی چاہتا ہوں۔

جواب

رب العالمین کا فضل وکرم ہے کہ آپ نے پہلے کتابچہ کی ریاضتیں مکمل کیں اور اب دوسرے کتابچے کی تکمیل کرنے میں جس کا نام "قلب قرآن" ہے آپ مصروف ہیں، اللہ آپ کو کامیابی سے ہمکنار کرے۔

قلب قرآن کی ریاضتوں کے دوران آپ کو خود اندازہ ہو جائے گا کہ یہ کتابچہ آپ کے اور آپ کے پروردگار کے درمیان جتنے بھی پردے حائل ہیں ان کو ہٹانے میں آپ کی غیبی امداد کا ذریعہ بن رہا ہے۔ اگر آپ ایمان ویقین اور مکمل یکسوئی کے ساتھ ان ریاضتوں کو پورا کرتے رہے تو آپ کی بالمشافہ جنات اور ملائکہ سے ملاقات بھی ممکن ہے۔ روحانی عملیات کی لائن درحقیقت بندگی کی لائن ہے اور یہ لائن اگر اس کی شروعات ایمان ویقین کے ساتھ ہو تو یہ ثابت کرتی ہے کہ زندگی بے بندگی شرمندگی۔

ہم یقین کرتے ہیں کہ اگر آپ نے بقیہ ریاضتوں کی بھی تکمیل کرلی تو آپ کے اندر ایسی روحانی صلاحیتیں پیدا ہو جائیں گی جو خدمت خلق کرنے میں ممد ومعاون ثابت ہوں گی اور آپ اللہ کے بندوں کی توقعات پر کھرے اتریں گے۔

ہم بار بار اس لائن کے طالب علموں کو یہ بات سمجھاتے ہیں کہ جذبۂ خدمت قابل قدر سہی لیکن جب تک خدمت کا جذبہ رکھنے والے خود کو اہل اور قابل نہیں بنائیں گے تو ان کا منشا ہرگز ہرگز پورا نہیں ہوگا۔ اللہ کا فضل وکرم ہے کہ آپ آہستہ آہستہ روحانی منزلیں تہہ کر رہے ہیں اور آپ پر رفتہ رفتہ یہ منکشف بھی ہو رہا ہے کہ یہ لائن عبدیت اور بندگی سے جڑی ہوئی ہے۔ اگر آپ نے مکمل طہارت اور پاکیزگی کے ساتھ ان ریاضتوں کو اور ہفتہ واری سورۂ یٰسین کے وظائف کو جاری رکھا تو انشاء اللہ رازِ فطرت آپ پر منکشف ہونے لگیں گے اور آپ کے قلب پر الہامات کی بارشیں بھی ہونے لگیں گی، اس کے ساتھ ساتھ آپ کو فن عملیات کی کتابیں بھی پڑھنی چاہئے۔ تحفۃ العالمین کا مطالعہ کرنے سے بھی آپ کی کافی حد تک تشفی ہو جائے گی اور آپ کے اندر نقش بنانے کی اہلیت پیدا ہو جائے گی جو اس لائن کی بنیادی ضرورت ہے۔ اس شمارے میں یا پھر اگلے شمارے میں اجازت یافتہ شاگردوں کی فہرست شائع ہوگی جو شاگرد آپ کے قریب تر ہوں ان سے رابطہ بنائے رکھیں اور ان کی خدمت میں بیٹھ کر اس لائن کی ضروری تربیت کی تکمیل کریں۔ ہم دعا گو ہیں کہ اللہ آپ کے اندر زبردست روحانیت پیدا کرے اور آپ اللہ کے ان بندوں کی روحانی ضرورتیں پوری کر سکیں جو بے چارے بھٹک رہے اور ان کے سروں پر کوئی دست شفقت رکھنے والا نہیں ہے، روحانی علاج کا سلسلہ

جاری رکھیں اور اگر کسی مریض کی تشخیص یا علاج کرنے میں بھی کوئی ہچکچاہٹ ہو تو فون کرلیں، ہم انشاء اللہ رہنمائی کریں گے۔

مولانا وستانوی کی خاطر دارالعلوم دیوبند سے بدظنی

سوال از: محمد مہتاب عالم زرکٹیا گنج ______ بہار

خدمت اقدس میں گزارش یہ ہے کہ اتنے پہلے بھی ایک خط بھیج چکا ہوں اور ساتھ میں ۲۵ روپے کا ٹکٹ لگا لفافہ بھی، لیکن جواب سے اب تک محروم ہوں۔ اس خط میں، میں اپنے گھر کے تمام حالات اور اپنے حالات لکھ رہا ہوں میں زیادہ لکھ نہیں پاتا ہوں اس لئے ان پورے حالات کو پھر لکھنا مشکل ہے۔

میراثی نمبر 1241/15 ہے اور میں ابھی تک ریاضت شروع نہیں کیا ہوں کیوں کہ سوالات پہلے بھیج چکا ہوں اور کچھ اب بھیج رہا ہوں، جواب کا منتظر ہوں۔

سوال نمبر ایک: کچھ وظائف فجر اور عشاء کے بعد پڑھنا ہے جب کہ میں تبلیغی جماعت کے مرکز میں رہتا ہوں اور صبح فجر اور عشاء کے بعد تعلیم ہوتی ہے۔

سوال نمبر ۲: دارالعلوم دیوبند کو اور دیوبند شہر کو بہت مقدس مانتا تھا اور مانتا ہوں لیکن جب سے مولانا غلام محمد وستانوی صاحب کو ہٹایا گیا میرے دل میں ایک دھکا سا لگا اور تب سے دارالعلوم کا مخالف ہوں، اصل مخالفت انتظامیہ سے ہے کیوں کہ میرے خیال سے وستانوی صاحب غلط نہیں تھے تو کیا میں غلط ہوں۔

سوال نمبر ۳: مجھے پڑھنے کا بہت ہی شوق تھا لیکن میں پڑھ نہیں سکا گھر سے بھاگ کر گیا تھا اور مولانا شاہد صاحب کے مدرسہ مدرسۃ الشیخ محمد زکریا سہارنپور میں تعلیم حاصل کیا لیکن حافظ نہیں بن سکا، حالات نے اجازت نہیں دیا اور میں امامت کرنے لگا آج میں سکٹا (جہاں کے دوھا یک محمد خورشید گنا منتری بہار میں) حلقہ کے مرکز نرکٹیا جامع مسجد میں امامت کرتا ہوں اور لوگ کوئی مولانا صاحب کوئی حافظ صاحب کہتے ہیں اور میں جب کہتا ہوں کہ میں عالم حافظ نہیں ہوں تو وہ مذاق سمجھتے ہیں کیوں کہ رمضان میں چلہ میں رہتا ہوں تو کیا میں عالم ہو جاؤں گا آخری اپیل اگر کوئی خیر خواہ یا کوئی ادارہ میرا خرچ اٹھائے تو میں آج بھی تعلیم کے لئے ترس رہا ہوں۔

جواب

ہمیں افسوس ہے کہ آپ نے شاگرد بننے کے بعد ابھی تک ریاضتیں شروع نہیں کی ہیں، ہر انسان کی زندگی میں سب سے قیمتی متاع وقت ہوتا ہے، جو لوگ اس متاع کو ضائع کردیتے ہیں انہیں بالآخر پچھتانا پڑتا ہے، ہر ضائع شدہ چیز دوبارہ پھر بھی انسان کو مل جاتی ہے، دولت ضائع ہونے کے بعد پھر مل سکتی ہے، تندرستی تباہ ہونے کے بعد پھر بحال ہوسکتی ہے، عزت وآبرو خراب ہونے کے بعد پھر عطا ہوسکتی ہے، لیکن ایک وقت ہی ایسی متاع ہے جو ایک بار ضائع ہوجائے تو پھر دوبارہ نصیب نہیں ہوتی، اس لئے ہر انسان کو اس وقت کی قدر کرنی چاہئے جو لوگ کوئی بھی کام بروقت کرتے ہیں وہ خوش نصیب بھی ہوتے ہیں اور دور اندیش بھی، خیر مضیٰ ما مضیٰ۔ اب آپ روحانی عملیات کی بنیادی ریاضتوں کی طرف دھیان دیں اور جلد از جلد خود میں اہلیت پیدا کرنے کی کوشش شروع کریں اور خدا کے لئے اب وقت ضائع نہ کریں۔

تبلیغی جماعت کی طے شدہ ذمہ داریوں کے علاوہ دوسرے کسی بھی وقت میں ان ریاضتوں کی تکمیل کریں، لیل ونہار کے ۲۴ ساعتوں میں کوئی تو وقت ایسا ہوگا کہ جس میں آپ ان ریاضتوں کی تکملیل کرسکیں، اگر آپ کوئی نظم بنائیں گے تو اللہ کی مدد بھی ضرور آئے گی لیکن اگر آپ خود ہی دھیان نہیں دیں گے تو زندگی کا قیمتی وقت ضائع ہوگا اور پھر آپ کو پچھتانا پڑے گا۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ کچھ حالات ایسے بنیں کہ مولانا غلام وستانوی جیسے باصلاحیت عالم دین کو دارالعلوم دیوبند کے نظام سے ہٹادیا گیا لیکن خود انہوں نے بھی دارالعلوم دیوبند کی عظمتوں کی خاطر خود کو اس کشمکش سے یکسو کرلیا اور مجلس شوریٰ کے رکن کی حیثیت سے آج بھی دارالعلوم دیوبند اور انتظامیہ کے فرائض ادا کررہے ہیں اور پابندی کے ساتھ میٹنگوں میں شرکت کررہے ہیں۔

اس بات کو لے کر آپ کا دارالعلوم دیوبند سے بدظن ہوجانا اچھا نہیں ہے کسی بھی شخص کو انتظامیہ سے شکایت ہوسکتی ہے لیکن دارالعلوم دیوبند سے بدظنی ہوجانا کہاں کا انصاف ہے، آپ کے لئے ضروری ہے کہ آپ دارالعلوم دیوبند سے اپنی بدظنی دور کریں، یہ وہ ادارہ ہے، جو بلاشبہ

ملت اسلامیہ کی عزت وعظمت کی علامت بنا ہوا ہے۔اس ملک میں اگر دین اسلام کی بقا کے کچھ نظارے دیکھنے کو ملتے ہیں تو اس کا ظاہری سبب دارالعلوم دیوبند ہی ہے اور یقیناً تبلیغی جماعت جیسی قابل قدر جماعت بھی دارالعلوم دیوبند ہی کی اولاد ہے۔اگر دارالعلوم دیوبند نہ ہوتا تو پھر مولانا الیاسؒ بھی نہ ہوتے اور ان کی قائم کردہ جماعت بھی نہ ہوتی۔جو لوگ تبلیغی جماعت سے وابستہ ہیں ان سب کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ دارالعلوم دیوبند کی عظمت ورفعت کو پہچانیں اور اس ادارہ کی قدر کریں، محض اس لئے اس عظیم الشان ادارہ سے بدظن ہوجانا کہ دارالعلوم دیوبند کی انتظامیہ نے مولانا وستانوی کو عہدۂ اہتمام سے ہٹادیا تھا، درست نہیں ہے۔

دارالعلوم دیوبند ہندوستان کے مسلمانوں کی آبرو ہے، یہ ہمارے ملی وقار کی پہچان ہے اس سے بدظن ہوجانا سرتاپا غلط ہے اور اس بدظنی سے آپ کو جو اولین فرصت میں توبہ کرنی چاہئے۔

مولانا غلام وستانوی صاحب ہرگز ہرگز غلط نہیں تھے اور ان کا بڑاپن دیکھئے کہ وہ آج بھی دارالعلوم دیوبند سے محبت کرتے ہیں اور برابر مجلس شوریٰ کی میٹنگوں میں شرکت کررہے ہیں، پھر آپ کیوں دارالعلوم دیوبند سے بیزار ہوگئے؟ اور کسی ایک بات خاطر جو اپنی مرضی کے مطابق نہ ہو دارالعلوم سے یا دارالعلوم دیوبند کی انتظامیہ سے مستقل بدگمان ہوجانا کہاں کی دانش مندی ہے؟

امید ہے کہ ہمارے اس جواب کو پڑھنے کے بعد آپ دارالعلوم دیوبند سے اپنی بدگمانی کو دور کرلیں گے کیوں کہ دارالعلوم دیوبند ہمارے بزرگوں کی عظیم الشان نشانی ہے اور ہمارے ملی وقار کا منفرد مظہر ہے۔

آپ نے بچپن میں دینی تعلیم سے راہِ فرار اختیار کرکے بہت بڑی غلطی کی تھی لیکن اس غلطی کی تلافی ابھی بھی ممکن ہے۔اگر آپ چاہیں تو آپ دینی تعلیم کی تکمیل کرسکتے ہیں، تمام عمر علم سے نابلد رہنے سے بہتر ہے کہ زندگی میں جب بھی موقع مل جائے انسان اپنی تعلیم کو پایۂ تکمیل تک پہنچادے۔یقین کریں کہ اگر آپ حافظ قرآن ہونے کے ساتھ عالم دین بھی ہوتے اور پھر باضابطہ عامل بھی بن جاتے تو مزہ آجاتا۔کیوں کہ ہماری خواہش اپنے شاگردوں کے بارے میں یہ ہوتی ہے کہ وہ حافظ قرآن بھی ہوں کسی دینی مدرسہ سے فارغ بھی ہوں، صاحب تقویٰ بھی ہوں اور پھر باضابطہ عامل بھی ہوں، تب ہی وہ اللہ کے ضرورت مند بندوں کی صحیح معنوں میں خدمت کرنے کے اہل ثابت ہوں گے۔آپ دعوت کے کام میں لگے ہوئے ہیں اگر آپ اس کے ساتھ ساتھ روحانی عملیات کی بنیادی ریاضتوں کے لئے بھی وقت نکال لیں تو سونے پر سہاگہ ہوگا، دعوت دین کے ساتھ ساتھ اگر آپ اللہ کے بندوں کی روحانی ضرورتیں بھی پوری کردیں گے تو آپ کا اجر وثواب کئی گنا بڑھ جائے گا اور ہماری روحانی تحریک کو بھی تقویت حاصل ہوگی، اگر آپ دینی تعلیم حاصل کرنا چاہتے ہیں تو اس کے لئے آپ کو اخراجات کی ضرورت کیوں پڑے گی، آپ وضاحت کریں پھر اس سلسلہ میں غور وفکر کیا جائے گا۔

با موکل عمل کی خواہش

سوال از: باباغلام محمد پرویز ——— کشمیر

امید قوی رکھتا ہوں بہ فضل الٰہی آپ بخیر وعافیت ہوں گے۔ناچیز جناب والا کے شاگردوں میں سے ایک ادنیٰ شاگرد ہے جس کا نمبر 951/13 ہے۔میں نے آپ کے بھیجے ہوئے کتابچہ کے مطابق الحمدللہ سورۂ یٰسین کے ۹ چلّے مکمل کئے اور نقوش کی زکوٰۃ بھی نکالی، دوران چلہ بہت سارے مصائب کا مقابلہ ہوا، بیماری حملہ آور ہوئی، ہاتھوں اور پنڈلیوں کے جوڑ بند ہوگئے، نماز کے ارکان ادا کرنے میں دشواری محسوس ہوئی۔کچھ ڈاکٹروں سے ملا، انگریزی دوائی سے کچھ بھی افاقہ نہ ہوا، آپریشن کی نوبت آئی، فون پر آپ سے رجوع کیا، آپ نے پانی پر دم کرنے کے لئے یاسلام ۱۳۱ بار پڑھنے کا حکم فرمایا۔الحمدللہ اللہ کے فضل وکرم سے شفایاب ہوگیا۔

دوسرا واقعہ یہ ہے کہ ہر ایک چیز پر شکل (تصویر) دکھائی دینے لگی، حتی کہ جائے نماز کے نقشہ نگاری پر جانوروں کی خوفناک شکلیں دکھتی تھیں، جہاں کئی دودائرہ ہوتے تو آنکھیں نظر آتی تھیں، یہ آنکھیں ڈراونی ہوتی تھیں۔ایک بار آپ نے اپنے رسالہ میں کسی شاگرد کو ایسے حالات میں لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ پڑھنے کو فرمایا تھا۔میں بھی عمل پذیر رہا، کثرت سے پڑھنا شروع کیا، الحمدللہ مسئلہ ٹھیک ہوگیا البتہ سمجھنے سے قاصر ہوں کہ رجعت یا یوں کہیں بے برکتی جیسی ہورہی ہے۔اپنی طرف سے چلوں کے دوران کوئی کوتاہی یا غلطی نہیں کی جناب محترم المقام ایک بار تہجد کے لئے اٹھنے میں دیر ہوگئی، کانوں میں آپ کی آواز آئی میں مولانا

ہوں اٹھو، دیر ہو رہی ہے، تو اس طرح میں تہجد قضا کرنے سے بچ گیا۔

بہت شوق ہے اور بچپن سے یہ ارمان لئے ہوئے ہوں کہ کب سے ایسی عبادت کرنے میں کامیاب ہو جاؤں کہ اوروں کے کام آؤں۔

دوسری ریاضت کے لئے تشنہ طلب ہوں، باموکل عمل کی بہت چاہت ہے، میں وقت گنوانا نہیں چاہتا ہوں لہٰذا میری عرضی جلد از جلد قبول فرمائیں، آج تک جو چھٹی لکھی وہ شائع نہیں ہوئی اگر آج انصاف کریں تو کسی نزدیکی اشاعت میں میری یہ حقیر تحریر شائع فرمادیں۔

جواب

پروردگار عالم کا شکر ہے کہ اس نے آپ کو توفیق بخشی اور آپ نے روحانی عملیات کی بنیادی ریاضتوں کو پورا کرلیا۔ اس دوران آپ کو اگر کوئی دشواری محسوس ہوئی تو وہ محض ایک اتفاق ہے ورنہ شاگردوں والے کتابچے میں جو ریاضتیں درج ہیں ان کو جاری رکھنے سے طلبا کو کسی طرح کی نہ کوئی رجعت ہوتی ہے اور نہ کسی طرح کی الجھن اور رکاوٹ کا اندیشہ ہوتا ہے۔ ریاضتوں کے درمیان کسی بھی طرح کے پرہیز کی بھی کوئی ضرورت نہیں ہوتی، صرف پرہیز اتنا ضروری ہوتا ہے کہ زبان سے متعلق جو گناہ ہوتے ہیں طالب علم کو ان سے حتی الامکان بچنا چاہئے جیسے جھوٹ، غیبت، الزام تراشی اور بے فضول قسم کی باتیں۔ دوران ریاضت طالب علم اپنی زبان کو جتنا کم استعمال کرے گا اتنا ہی اس کے حق میں بہتر ہوگا، خاموشی ہزار قسم کے فتنوں اور آفتوں سے انسان کو بچاتی ہے۔

پہلے کتابچہ کی تکمیل کے بعد آپ کو دوسرا کتابچہ دفتر ہاشمی روحانی مرکز سے منگانا چاہئے تھا، جس کا نام "قلب قرآن" ہے، اس کتابچہ میں جو وظائف درج ہیں وہ آپ کی روحانیت بڑھانے کے لئے مفید ثابت ہوں گے۔ اس کتاب کے وظائف آپ کی روحانی صلاحیتوں کو بیدار کریں گے۔ اگر آپ نے خود کو گناہوں سے محفوظ رکھا تو آپ کو اجنہ اور ملائکہ سے ملاقات کا شرف حاصل ہوگا اور آپ کے اندر قابل رشک قسم کی اہلیت پیدا ہوگی۔ دوران ریاضت اگر کوئی غیر معمولی بشارت خواب میں یا جیتے جاگتے محسوس ہو تو اسکو صیغہ راز میں رکھنا چاہئے، بشارتوں کا چرچا کرنا نقصان دہ ثابت ہوتا ہے، پھر آئندہ کے لئے کشف والہام کے دروازے بند ہوجاتے ہیں۔ اسی لئے بزرگوں نے فرمایا ہے کہ روحانیت کا سفر طے کرتے ہوئے صبر وضبط کا دامن تھامے رکھنا نہایت ضروری ہے جو لوگ چھلک جاتے ہیں اور پیش آنے والی کرامتوں کا ذکر شروع کردیتے ہیں، انہیں نقصان اٹھانا پڑتا ہے اور سب سے بڑا نقصان یہ ہوتا ہے کہ آئندہ پھر ان سے کسی کرامت کا صدور نہیں ہوتا، صبر وضبط ہی روحانیت اور ولایت کے راستوں کی سب سے بڑی کنجی ہے، جس کو یہ کنجی میسر ہو وہ خوش نصیب ہے اور اس کو آخری منزل تک جانے سے کون روک سکتا ہے۔

عبادت انسان کے خود کام آتی ہے، عبادت سے دوسروں کو کوئی فائدہ نہیں ہوتا لیکن عبادتیں جب بارگاہ خداوندی میں قبول ہوجاتی ہیں تو پھر انسان میں جو صلاحیتیں پیدا ہوتی ہیں، ان سے اللہ کے دوسرے بندے مستفیض ہوتے ہیں۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ آپ کی عبادتوں کو قبولیت کا شرف عطا کرے اور اس کے نتیجے میں آپ کے اندر وہ روحانی، صلاحیتیں پیدا کردے جن سے اس کے ضرورت مند فائدہ اٹھائیں۔ اگر آپ باموکل عمل کرنا چاہتے ہیں تو کوئی حرج نہیں ہے۔

طلسماتی دنیا کے موکلات نمبر میں سے یا کسی بھی کتاب میں سے کوئی عمل اپنی بساط کے مطابق منتخب کریں پھر اس کو خوب غور وخوض کے ساتھ پڑھیں، اس کے بعد تمام شرائط وقواعد کے ساتھ اس کو شروع کریں، عمل سے متعلق جو پرہیز ہوں ان کو بھی ملحوظ رکھیں، جمالی اور جلالی پرہیز کے بغیر باموکل عمل میں کامیابی نہیں مل سکتی۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ آپ کی اس خواہش کو بھی پورا کردے اور آپ باموکل عمل میں کامیابی سے ہمکنار ہوجائیں آمین۔

تین کلمات کے اعداد وحروف

سوال از: عبدالرشید نوری ——— بھوپال

گزارش یہ ہے کہ اول کلمہ شریف، تیسرا کلمہ شریف اور لاحول ولاقوۃ شریف کے فوائد اور فضائل سے نوازیں اور اس کے پڑھنے کے کیا طریقہ ہیں، اول کلمہ شریف کے کل کتنے حروف ہیں اور اس کے کل کتنے عدد ہیں۔ براہ کرم ماہنامہ طلسماتی دنیا میں جواب عطا ہو۔

جواب

پہلے کلمہ جو "طیب" کہلاتا ہے اس کے پڑھنے کے فوائد بے شمار ہیں، اس کے پڑھنے سے طبیعت توحید کی طرف راغب ہوتی ہے اس کا

ورد کرنے والے حضرات شرک اور گمراہی سے محفوظ رہتے ہیں، اس کے حروف ۲۴ اور اس کے اعداد ۶۱۹ ہیں۔ کمال کی بات ہے کہ اس کلمہ میں تمام حروف، حروف صوامت سے تعلق رکھتے ہیں اور حروف صوامت کی قوت روحانی مسلم ہے۔

کلمہ طیبہ کا نقش تمام انسانی ضرورتوں میں تیر کی طرح کام کرتا ہے اور انسان کو اپنی مرادیں پوری کرانے میں تیر بہدف ثابت ہوتا ہے۔ اس نقش کو کالے کپڑے میں پیک کرکے گلے میں ڈالنا چاہئے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۵۴	۱۵۷	۱۶۱	۱۴۷
۱۶۰	۱۴۸	۱۵۳	۱۵۸
۱۴۹	۱۶۳	۱۵۵	۱۵۲
۱۵۶	۱۵۱	۱۵۰	۱۶۲

تیسرا کلمہ تمجید ہے اس کا ورد کرنے سے انسان میں عاجزی، انکساری پیدا ہوتی ہے اور تعلق مع اللہ قائم ہوتا ہے۔ جو لوگ اس کلمہ کا ورد پابندی کے ساتھ کرتے ہیں وہ منکسر المزاج ہوتے ہیں اور غرور وتکبر سے دور رہتے ہیں، اس کے ورد سے روح میں پاکیزگی اور طہارت پیدا ہوتی ہے۔ اس کلمہ کے حروف ۱۷ اور اس کے اعداد ۲۳۲۹ ہیں۔ کلمہ تمجید کا نقش بھی بہت مفید ثابت ہوتا ہے، یہ نقش انسان کو غرور وتکبر سے بچاتا ہے اور انسان کے مزاج میں عاجزی اور انکساری پیدا کرتا ہے۔ اس نقش کو کالے کپڑے میں پیک کرکے گلے میں ڈالنا چاہئے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۵۸۲	۵۸۵	۵۸۸	۵۷۴
۵۸۷	۵۷۵	۵۸۱	۵۸۶
۵۷۶	۵۹۰	۵۸۳	۵۸۰
۵۸۴	۵۷۹	۵۷۷	۵۸۹

لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم پڑھنے کے بعد بے شمار فائدے ہیں، سب سے بڑا فائدہ یہ ہے کہ اس کے ورد سے شیطان کی سازشوں سے انسان محفوظ رہتا ہے۔ اگر یہ کلمہ تین بار پڑھ کر آسیب زدہ انسان کے دونوں کانوں پر پڑھ کر دم کردیا جائے تو آسیب سے نجات ملتی ہے، اس کا نقش شیطانی حرکتوں سے اور جنات کی سازشوں سے محفوظ رکھتا ہے۔ اگر اس کے نقش کو کسی گھر میں لٹکا دیا جائے تو شیاطین اور جنات اپنی حرکتوں سے باز آجاتے ہیں۔ ہر مسلمان کو صبح شام اس کلمہ کا ورد کرنا چاہئے۔ اس کے حروف ۳۱ اور اس کے اعداد ۱۵۱۶ ہیں۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۳۷۸	۳۸۲	۳۸۵	۳۷۱
۳۸۴	۳۷۲	۳۷۷	۳۸۳
۳۷۳	۳۸۷	۳۸۰	۳۷۶
۳۸۱	۳۷۵	۳۷۴	۳۸۶

مقدمہ میں کامیابی

سوال از: محمد سعید ——— بھوپال

گزارش یہ ہے کہ میری زمین کا مقدمہ کئی دنوں سے چل رہا ہے، فیصلہ نہیں ہورہا ہے اور نہ ہی راضی نامہ ہو رہا ہے۔ التجا ہے دعا فرمائیں، مقدمہ میں کامیابی ملے، فیصلہ جلدی ہوجائے، یا راضی نامہ ہوجائے اس کے لئے کوئی روحانی عمل ذکر واذکار، دعا عطا فرمادیں نوازش وکرم ہوگا۔

جواب

مقدمہ کی تاریخ سے تین دن پہلے آیت کریمہ کا ختم، سوا لاکھ مرتبہ کرائیں، یہ ختم تین افراد سے گیارہ افراد تک مل کر کر سکتے ہیں۔

آیت کریمہ یہ ہے۔ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحٰنَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ. یہ وہ دعا ہے کہ جو حضرت یونس علیہ السلام نے اس وقت پڑھی تھی جب مچھلی نے انہیں نگل لیا تھا اور اس دعا کی برکت سے مچھلی نے انہیں دریا کے کنارے پر لے جاکر اُگل دیا تھا اور آپ کی جان محفوظ رہی تھی۔ کسی بھی مصیبت کے وقت اس دعا کا ورد مفید ثابت ہوتا ہے اور اس دعا کی برکت سے تمام آسمانی اور ارضی آفتوں سے نجات مل جاتی ہے۔

اکابرین نے اس دعا کا ورد مقدمہ کی کامیابی کے لئے بھی بتایا ہے، اس دعا کی برکت سے مقدمہ میں کامیابی بھی مل سکتی ہے اور مقدمہ سے نجات بھی حاصل ہوسکتی ہے۔ نجات کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ

فریقین میں صلح اور سمجھوتہ ہوجاتا ہے۔ آپ ایک بار مذکورہ طریقہ سے اس کا ختم کرائیں، ہر پڑھنے والا اول وآخر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھے۔ اگر آپ اس کا اہتمام نہیں کرسکتے تو کم سے کم مقدمہ کی تاریخ سے ایک دن قبل آپ اس آیت کریمہ کو خود گیارہ ہزار مرتبہ اول وآخر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھ کر دعا کریں، انشاء اللہ کامیابی ملے گی۔ اگر آپ اس نقش کو ہرے کپڑے میں پیک کرکے اپنے گلے میں ڈال لیں تو انشاء اللہ آپ کو راحت ملے گی اور آپ کا مقدمہ جلد طے ہوگا اور فیصلہ انشاء اللہ آپ کے حق میں رہے گا۔

نقش یہ ہے۔

۷۸٦

٨	٩٤	٩٧	١
٩٦	٢	٧	٩٥
٣	٩٩	٩٢	٦
٩٣	٥	٤	٩٨

یا اللہ جل جلالہ بہ برکت ایں نقش ہر بلا دفع شود و جملہ حکام و افسران مسخر شوند

عمل سورۂ مزمل

سوال از: ڈاکٹر رضوان ــــــــــ شولہ پور

محترم ہاشمی صاحب! امید ہے کہ آپ بخیر ہوں گے۔ میرا نام ڈاکٹر رضوان شیخ ہے، میں مہاراشٹر سے شولہ پور ضلع میں موہول نامی گاؤں میں رہتا ہوں اردو بھی سیکھ رہا ہوں، اس لئے لکھنے میں کوئی غلطی ہو تو امید ہے کہ ایک نظر انداز کریں گے۔

جناب! میں ڈاکٹر (B.A.M.S) ہونے کے ساتھ علیل بھی ہوں اور پچھلے ۱۳ سالوں سے لوگوں کا روحانی علاج بالکل مفت کرتا ہوں، ماشاء اللہ کافی لوگ فیضیاب ہورہے ہیں۔ میرے استاد محترم نے مجھے روحانیت کی تعلیم دی اس کے علاوہ کرناٹک میں گلبرگہ شریف کے بزرگ محترم جناب تاج الدین بابا جنیدی سے بیعت ہوں جہاں پر ہمیں قادریہ، چشتیہ اور جنیدیہ سلسلہ میں بیعت کرائی جاتی ہے۔ میں ۲۰۱۳ء میں حضرت والا سے بیعت ہوں۔

جناب آپ کا ایک سورۂ مزمل کا عمل جو طلسماتی دنیا میں مارچ ۲۰۱۴ء میں شائع ہوا تھا (اس کی اسٹیٹ کاپی دے رہا ہوں) آپ کی اجازت چاہتا ہوں، میرا مقصد ہے کہ میری روحانی ترقی ہو اور ہر دعا قبول ہو تاکہ لوگ روحانی طور پر مطمئن اور فیضیاب ہوجائیں اور اسلام کی قوت اور سچائی کا اعتراف کرتے ہوئے اسلام میں داخل ہوجائیں اور اسی طرح ہمارے مسلم معاشرہ کی بھی اصلاح ہو، اللہ گواہ ہے کہ اس کے علاوہ میرا کوئی مقصد نہیں۔

جناب اس عمل کے علاوہ میری روحانی ترقی اور دعاؤں کی مقبولیت کے لئے آپ خود کوئی عمل تجویز کرنا چاہیں تو ضرور کریں، تقریباً آپ کی تمام کتابیں میرے پاس ہیں، اگر ان میں سے کوئی عمل کرنا چاہوں تو اس کی بھی اجازت دیجئے۔ میری اردو بھی کمزور ہے اس لئے کچھ باتیں سمجھ نہیں پایا، پرہیز جلالی یا پرہیز جمالی کے دوران کون کونسی غذا کھا سکتے ہیں؟ مہربانی فرماکر وضاحت فرمائیں۔

محترم جناب! میرے دو بچے ہیں، عیسیٰ (۱۱ سال) اور حاذق (۷ سال) میں چاہتا ہوں کہ عملیات یہ سلسلہ ہمارے خاندان میں تاقیامت چلتا رہے اسی لئے ان بچوں کے بارے میں اپنی استاد سے اجازت لے چکا ہوں کہ بالغ ہونے کے بعد بچے ہمارے عملیات پر عمل کرسکتے ہیں، اسی طرح کیا آپ میرے بچوں کو آپ کے عملیات کی اجازت دے سکتے ہیں؟ اگر آپ کی رضامندی ہو تو شاگردی کے تمام شرائط پوری کروں گا اور بچے بڑے ہونے کے بعد انہیں اس کی تعلیم آپ کی بتائی ہوئی روشنی میں کروں گا۔

جناب! قریبی رسالہ میں یا جوابی لفافہ میں میری الجھنوں کا حل بتائیے۔ آخر میں اللہ تعالیٰ کے دربار میں دعا ہے کہ اللہ مولانا ہاشمی کو ایمانی جسمانی، روحانی اور ذہنی ترقی دے، دین اور دنیا کی بہترین کامیابی دے اور اللہ اور اللہ کے رسول آپ سے راضی ہوں آمین۔ تمام امت مسلمہ کے لئے دعا کریں، وقت مل سکے تو آپ اپنی نصیحتوں سے سرفراز کریں۔ مہربانی فرماکر اس بار جواب ضرور دیں۔

جواب

آپ کو مطلوبہ سورۂ مزمل کے عمل کی اجازت دی جاتی ہے، آپ جملہ قواعد وشرائط کو ملحوظ رکھ کر اس عمل کی شروعات کریں، درمیان عمل اگر آپ کو بشارتیں ہوں یا آپ کو اچھے اچھے خواب نظر آئیں تو ان کی چرچا نہ

کریں بلکہ نہایت صبر وضبط کے ساتھ اپنے عمل کو جاری رکھیں اور چلّے کی تکمیل کریں۔ پرہیز جمالی اور جلالی میں جن اشیاء کی ممانعت کی جاتی ہے ان کے علاوہ آپ کچھ بھی کھا سکتے ہیں لیکن دوران عمل غذا سادی رکھیں اور ایسی غذاؤں سے بھی بطور خاص پرہیز رکھیں جن سے ریحائیں آتی ہوں اور جن سے غنودگی آتی ہو۔ اس سلسلہ میں آپ کسی حکیم سے بھی مشورہ کر سکتے ہیں۔ ہم آپ کو اُن عملیات کی جو کشکول عملیات اور علم الاسرار میں منقول ہیں اجازت دیتے ہیں، ان دونوں کتابوں کے علاوہ اگر آپ ہماری کسی بھی تصنیف کے کسی عمل کی یا طلسماتی دنیا کے نمبرات میں تحریر شدہ کسی وظیفہ کی بالخصوص باموکل عمل کو کرنے کی خواہش کریں تو ہم سے اجازت طلب کریں، بغیر اجازت کے اگر بڑا عمل نہ کریں تو آپ کے حق میں بہتر ہوگا۔ آپ کے بچے جب بالغ ہو جائیں اور ان میں روحانی عملیات کی صلاحیت پیدا ہو جائے وہ روحانی عملیات کا مقصد سمجھنے لگیں تب ہی ان کے لئے اس لائن میں چلنے کی اجازت طلب کریں۔ البتہ ان کی تربیت کرتے رہیں۔ آج کل ماں باپ کو اپنے بچوں کی تربیت کرنے کی فرصت نہیں ہے اس کا نتیجہ یہ برآمد ہو رہا ہے کہ بچے راہ راست سے بھٹک رہے ہیں۔ بچوں کے ہاتھوں میں جب سے موبائل آگئے ہیں ان کی ذہنی افتاد خراب ہوگئی ہے، موبائل ایک ضرورت کی چیز ہے لیکن اس موبائل نے کچی عمر میں بچوں کو عشق بازی کی لعنت میں گرفتار کر دیا ہے، اپنے بچوں پر نظر رکھیں کہ وہ اس طرح کی بے ہودگیوں کا شکار نہ ہوں تاکہ آنے والے کل میں جب انہیں روحانیت کی تعلیم دیں تو ان پر اثر انداز ہو اور وہ کسی لائق بن سکیں، ہمیں امید ہے کہ آپ بطور خاص اپنے بچوں کی تربیت کریں گے تاکہ مسلم سماج میں ان کا نام ہو سکے اور بچے آپ کے لئے آپ کے خاندان کے لئے اور پوری مسلم قوم کے لئے باعث افتخار ثابت ہو سکیں۔

شوگر کی بیماری سے پریشانی

سوال از: احمد قمر شادی ـــــــــــ شولہ پور

عرض گزارش ہے کہ بندہ خیریت سے رہ کر آپ حضرت کی بھی خیریت نیک درنیک چاہتا ہے۔ بندہ آپ کا ایک ادنیٰ سا شاگرد ہے جس کا ٹی نمبر 985/13 ہے۔ میرا نام احمد قمر، والدہ کا نام نسیمہ بیگم اور والد کا نام محمد اسحاق ہے۔ میری پیدائش بدھ کے دن ۱۹۶۸ء میں ہوئی ہے۔ حضرت میری پریشانی یہ ہے کہ ایک سال سے طرح طرح کی بیماریوں میں مبتلا ہوں، خصوصاً شوگر علاج کرانے سے شوگر کنٹرول میں نہیں آتی بہت سے ڈاکٹروں سے علاج کرایا مگر کنٹرول میں نہیں ہے۔ حضرت میں امامت کرتا ہوں اب فی الحال حالت یہ ہے کہ نماز پڑھنے کو جی نہیں چاہتا ہے اور نماز پڑھاتا ہوں نسیان (بھول) بہت زیادہ ہوتی ہے اور شک میں مبتلا ہو جاتا ہوں حالانکہ اللہ نے بہت اچھا حافظہ عطا کیا ہے حضرت میں آپ کو بڑی امید سے خط لکھ رہا ہوں، برائے مہربانی میری تشخیص کریں اور میری پریشانی کا علاج بتائیں اور کوئی مخصوص وظیفہ دیں جو میری صحت اور رزق دونوں میں کام آئے، مہربانی فرما کر جواب جلد سے جلد عنایت فرمائیں عین نوازش ہوگی۔ دعا گو ہوں کہ اللہ آپ کی صحت میں، عمر میں، رزق میں، آپ کے علم میں مزید برکت عطا فرمائے اور آپ کا سایہ تادیر ہم پر قائم ودائم رہے آمین۔

جواب

شوگر کو کنٹرول میں رکھنے کے لئے اس نقش کو اپنے گلے میں ڈال لیں، اس نقش کو کالے کپڑے میں پیک کرلیں۔

۷۸۶

۱۱۳۸	۱۱۴۱	۱۱۴۴	۱۱۳۱
۱۱۴۳	۱۱۳۲	۱۱۳۷	۱۱۴۲
۱۱۳۳	۱۱۴۶	۱۱۳۹	۱۱۳۶
۱۱۴۰	۱۱۳۵	۱۱۳۴	۱۱۴۵

اگر گلاب وزعفران سے یہ نقش لکھ کر اس کا پانی دونوں وقت کھانا کھانے کے بعد پی لیا کریں تو انشاءاللہ شوگر گھٹنے بڑھنے نہیں پائے گی وہ ہمیشہ کنٹرول میں رہے گی اور کچھ دنوں کے بعد آپ کو دوا سے نجات مل جائے گی۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۵۱۹	۱۵۱۴	۱۵۲۱
۱۵۲۰	۱۵۱۸	۱۵۱۶
۱۵۱۵	۱۵۲۲	۱۵۱۷

شروع شروع میں اگر آپ اس نقش کو چینی کی پلیٹ پر لکھ کر تازہ تازہ پانی سے دھو کر پئیں تو زیادہ بہتر ہے۔

اپنی تندرستی اور اپنے روزگار میں ترقی کے لئے صبح شام "یاسلام یاحفیظ یامغنی" تین سو مرتبہ پڑھا کریں، اول وآخر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھا کریں، ہر فرض نماز کے بعد ۷ مرتبہ سورۂ الم نشرح پڑھنے کا معمول بنائیں اور ہر جمعہ کو نماز جمعہ کے بعد ایک تسبیح درود شریف پڑھنے کا معمول رکھیں، انشاء اللہ چند ماہ کے بعد آپ محسوس کریں گے کہ آپ کی تندرستی بحال ہورہی ہے اور آپ کا روزگار ترقی کی طرف جارہا ہے۔

آپ جسمانی طور پر کمزور ہیں، آپ پر کسی بھی طرح کا کوئی اثر نہیں ہے البتہ شوگر نے آپ کے اندرونی اعضاء کو کمزور کر رکھا ہے اس کا اثر ظاہری اعضاء سے بھی ہورہا ہے۔ شوگر کو کنٹرول میں رکھنے کے لئے غذا پر نظر رکھیں، جو چیزیں شوگر کو بڑھاتی ہیں ان سے حتی الامکان پرہیز کریں، وقت پر کھائیں، وقت پر سوئیں اور وقت پر اپنی ذمہ داریاں ادا کریں، جن لوگوں کی زندگی میں ربط ضبط نہیں ہوتا انہیں شوگر زیادہ پریشان کرتی ہے۔ اگر نماز فجر کے بعد چہل قدمی کی عادت ڈال لیں تو اور بھی بہتر ہے۔ شوگر کے مرض میں چلنا پھرنا سب سے زیادہ مفید ثابت ہوتا ہے، مولویوں میں آرام طلبی بھی پائی جاتی ہے اور یہی آرام طلبی ان کے لئے وجہ بیماری بنی ہوئی ہے۔

ہماری دعا ہے کہ اللہ آپ کو اس بیماری سے نجات دے اور آپ سے امت مسلمہ کی رہنمائی کا کام لے جو موجودہ وقت کی اہم ضرورت ہے۔

ساس کی ستم نوازیاں

سوال از: جمیرہ خاتون ـــــــــ بھیونڈی

میری شادی کو ۵ سال ہوگئے ہیں لیکن ان پانچ سالوں میں، میں سکون اور راحت سے محروم رہی، میرے شوہر مجھ سے محبت کرتے ہیں، میری ضرورتوں کا خیال رکھتے ہیں لیکن وہ اپنی ماں کے اشاروں پر چلتے ہیں اور ان کی ماں جو میری ساس ہیں ان کی سوچ وفکر صحیح نہیں ہے وہ میرے شوہر کو میرے خلاف بھرتی ہیں، ان کی باتوں میں آکر میرے شوہر مجھ پر زیادتیاں کرتے ہیں اور مجھ پر ہاتھ تک اٹھا دیتے ہیں، برائے مہربانی میرے لئے دعا کریں اور ایسا کوئی عمل بتائیں کہ میرے شوہر مجھ سے محبت کریں اور مجھے ساس کے ظلم وستم سے نجات مل جائے۔

جواب

ان دنوں مسلم معاشرہ ابتری کا شکار ہو چکا ہے، ازدواجی زندگی کی کی ناکامی گھر گھر کی کہانی بنی ہوئی ہے، اولاً تو شوہر ہی اپنی بیوی سے وہ محبت نہیں کرتا جس کی حق دار از روئے شرع بیوی ہوتی ہے اور اگر حسن اتفاق سے شوہر بیوی کی چاہت کے حقوق ادا کر رہا ہو تو ساس کو یہ بات گوارہ نہیں ہوتی اور وہ مختلف انداز سے اس طرح کے پینترے چلتی ہے کہ بس تو بہ ہی بھلی، اس دور میں ساسوں کا حال بہت خراب ہو چکا ہے، ساسوں کے ظلم وستم کو دیکھ کر ہلاکو خاں اور چنگیز خاں کی داستانیں یاد آتی ہیں اور اگر بدنصیبی سے گھر میں کوئی نند بھی ہو تو پھر بہو کے لئے کئی کئی قیامتیں ایک گھر میں جمع ہو جاتی ہیں اور وہ شوہر جس نے کبھی اپنی ماں کی بات ہی نہ سنی ہو اور جو ساری زندگی ماں کی نافرمانی کا شکار رہا ہو۔ شادی کے بعد اچانک اسے یہ سبق یاد آجاتا ہے کہ ماں کے قدموں کے نیچے جنت ہے۔ اس لئے وہ اپنی ماں کا دل دکھانے کو جرم عظیم سمجھنے لگتا ہے، یہ تمام حرکتیں اس لئے ہوتی ہیں کہ لوگ اسلامی تعلیمات سے بالکل ہی نابلد ہو کر رہ گئے ہیں۔ انہیں اس بات کی خبر ہی نہیں ہے کہ اسلام نے ازدواجی زندگی گزارنے کے لئے کن اخلاق اور کن طریقوں کا پابند کیا ہے، نمازوں میں کوئی کمی نہیں ہوتی، داڑھیوں کا سائز بھی ٹھیک ٹھاک ہوتا ہے لیکن رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی باقی سنتوں کا پوری زندگی میں بالخصوص ازدواجی زندگی میں کوئی اتہ پتہ نہیں ہوتا، اللہ ایسی بے عملی کی زندگی سے تمام مسلمانوں کو نجات عطا کرے۔

آپ سے درخواست ہے کہ آپ صبر وضبط سے کام لیں اور اپنی محبت اور خدمت سے اپنے شوہر کا دل جیتنے کی کوشش کریں، ساس کیسی بھی ہو اس کی برائی اپنے شوہر کے سامنے زیادہ نہ کریں، اسی میں آپ کی بھلائی ہے۔ روزانہ آپ "یالطیف یاحفیظ" دو سو مرتبہ صبح شام پڑھا کریں، انشاء اللہ اس وظیفہ کی برکت سے آپ محفوظ رہیں گی اور شوہر کی محبت آپ کو ملتی رہے گی جو آپ کی ازدواجی زندگی کی اساس ہے۔

ہم دعا کریں گے کہ رب العالمین آپ کو ساس کی زیادتیوں سے نجات دے اور آپ کے شوہر کو عقل سلیم عطا کرے آمین۔

***

ایک منہ والا ردراکش

پہچان

ردراکش پیڑ کے پھل کی گٹھلی ہے۔ اس گٹھلی پر عام طور پر قدرتی سیدھی لائنیں ہوتی ہیں۔ ان لائنوں کی گنتی کے حساب سے ردراکش کے منہ کی گنتی ہوتی ہے۔

فائدہ

ایک منہ والا ردراکش میں ایک قدرتی لائن ہوتی ہے۔ ایک منہ والے ردراکش کے لئے کہا جاتا ہے کہ اس کو دیکھنے ہی سے انسان کی قسمت بدل جاتی ہے تو پہننے سے کیا نہیں ہوگا۔ یہ بڑی بڑی تکلیفوں کو دور کر دیتا ہے۔ جس گھر میں یہ ہوتا ہے اس گھر میں خیر و برکت ہوتی ہے۔

ایک منہ والا ردراکش سب سے اچھا مانا جاتا ہے۔ اس کو پہننے سے بھی طرح کی پریشانیاں دور ہوتی ہیں۔ چاہے وہ حالات کی وجہ سے ہوں یا دشمنوں کی وجہ سے۔ جس کے گلے میں ایک منہ والا ردراکش ہے اس انسان کے دشمن خود ہار جاتے ہیں اور خود ہی پسپا ہو جاتے ہیں۔

ایک منہ والا ردراکش پہننے سے یا کسی جگہ رکھنے سے ضرور فائدہ ہوتا ہے۔ یہ انسان کو سکون پہنچاتا ہے اور اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ قدرت کی ایک نعمت ہے۔

ہاشمی روحانی مرکز نے اس قدرتی نعمت کو ایک عمل کے ذریعہ اور بھی زیادہ موثر بنا کر عوام کی خدمت کے لئے تیار کیا ہے اس مختصر عمل کے بعد اس کی تاثیر اللہ کے فضل سے دوگنی ہو گئی ہے۔

خاصیت: جس گھر میں ایک منہ والا ردراکش ہوتا ہے اللہ کے فضل سے اس گھر میں بفضل خداوندی خوشیاں اور سکون ہوتا ہے۔ ناگہانی موت سے حفاظت رہتی ہے، جادو ٹونے اور آسیبی اثرات سے حفاظت رہتی ہے اور نجات بھی ملتی ہے، ایک منہ والا ردراکش بہت قیمتی ہوتا ہے اور بہت کم ملتا ہے، یہ چاند کی شکل کا یا کاجو کی شکل کا بھی ہوتا ہے جو کہ عام طور پر دستیاب ہے اس کا کوئی فائدہ نہیں۔ اصلی ایک منہ والا ردراکش جو گول ہونا ضروری ہے جو کہ مخصوص مقامات میں پایا جاتا ہے، جو کہ مشکل سے اور بہت کوششوں سے حاصل ہوتا ہے، ایک منہ والا ردراکش گلے میں رکھنے سے گلا کبھی پیسے سے خالی نہیں ہوتا، اس ردراکش کو ایک مخصوص عمل کے ذریعہ مزید معتبر بنایا جاتا ہے، یہ اللہ کی ایک نعمت ہے، اس نعمت سے فائدہ اٹھانے کے لئے ہم سے رابطہ قائم کریں اور کسی وہم میں مبتلا نہ ہوں۔

(نوٹ) واضح رہے کہ دس سال کے بعد ردراکش کی افادیت متاثر ہو جاتی ہے، دس سال کے بعد اگر ردراکش بدل دیں تو دوراندیشی ہوگی۔

ملنے کا پتہ: ہاشمی روحانی مرکز محلہ ابوالمعالی، دیوبند

اس نمبر پر رابطہ قائم کریں 09897648829

مجرب فارمولے

برائے نکاح

اگر کسی لڑکی کی شادی نہ ہوتی ہو یا اس بات کی مکمل تصدیق ہو چکی ہو کہ اس پر کسی بدروح، سایہ آسیب یا بداعمال کا اثر ہے تو اس عمل کو ایسے کیا جائے کہ وہ لڑکی خود اپنے پہنے ہوئے دوپٹے کو چھوٹے چھوٹے ٹکڑوں میں پھاڑ کر روزانہ ایک ٹکڑے پر نادِعلی کو اپنے مقصد کا مکمل تصور باندھ کر اکیس مرتبہ بعد نماز عشاء پڑھے اور اسے کوئلے پر رکھ کر اس کی دھونی اپنے پورے جسم کو دے۔

سات دن اس عمل کو کرنے کے بعد نادِعلی کو صبح و شام ایک تسبیح پڑھنے کا معمول بنالے اللہ کے حکم سے جو بھی رکاوٹ ہوگی اس کا ضرور خاتمہ ہوتا اور ....دنوں کے اندر ضرور کہیں نہ کہیں نسبت طے پا جائے گی۔

عمل ہمزاد

اگر کوئی پاک و باوضو حالت میں ہر وقت رہنے کا عادی ہو اور اسے کسی زبردست عمل کی تلاش ہو تو کامل پرہیز جلالی و جمالی کرتے ہوئے ایک عدد تانبے کا ایسا چراغ بنوایا جائے جس کے اندر صاحب عمل کا نام کندہ ہو پھر اسے پاک و صاف کمرے میں اپنے پیچھے کسی میز کے سہارے رکھے اور روزانہ بعد نماز عشاء نادِعلی کو اپنے مقصد کا کامل تصور باندھ کر اتنا پڑھے کہ صبح فجر کی نماز پڑھ کر سو جائے اور نماز ظہر سے پہلے اٹھ جائے پاک پرہیز گاری کا عملی طور زبردست تاثر اس عمل کو کامیاب ہونے میں چار چاند لگادے گا اور ڈر و خوف کو اپنے پاس بھی نہ آنے دے۔

اللہ کے حکم سے چالیس دن کے اندر اندر ہمزاد ضرور متشکل ہو کر سامنے آکر کلام کرے گا اور اس کی ترکیب کیا ہوگی اس کے لئے میری کتاب شرائط چلہ مطالعہ کریں۔

تبادلہ روکنا

اگر کوئی ملازم کہیں نوکری کرتا ہو اور دوسرے حاسد افراد اس کے خلاف ناجائز باتیں کر کے افسران کو بھڑکاتے ہوں اور اس کا تبادلہ کسی اور جگہ کروانا چاہتے ہوں جس سے ملازم کو کافی نقصان ہوتا ہو تو چاہئے ایسی کیفیت پیدا ہونے سے پہلے یا بعد میں نادِعلی کو روزانہ بعد نماز عشاء ورد کر کے سو جایا کرے اور اپنے مطلب کی دعا کیا کرے۔

اللہ کے حکم سے دوسرے حاسد افراد اس کے کچھ نہیں بگاڑ سکیں گے اور اگر کوئی ویسے بھی نادِعلی کا عمل اس مقصد کی خاطر اسی طرح کرتا جائے جیسے اوپر لکھا گیا ہے تو کوئی بھی حاسد اپنے برے ارادے میں کامیاب نہیں ہوگا۔ انشاء اللہ۔

عمل حب شجری

یہ ایسا عمل ہے جس سے محبوب کے دل میں اپنی محبت قائم کی جا سکتی ہے اگر میاں بیوی کے دل میں بھی محبت نہ ہو اور وہ ایک دوسرے سے شدید مخالف کرتے ہوں تو سیب کے درخت کی جڑ کی مٹی ایک کلولا کر اس کو جہاں اس عمل کو کرنا ہے وہاں رکھا جائے اور اپنے مقصد کا مکمل تصور باندھ کر تھوڑی سی مٹی پر نادِعلی کو اکتالیس مرتبہ پڑھ کر دم کیا جائے۔ مٹی اتنی ضرور ہونے چاہئے جس سے سات دن اس عمل کو کر کے مٹی ختم ہو جائے۔ روزانہ بعد نماز عشاء اس عمل کی ابتداء کی جائے اور اکتالیس مرتبہ اسے پڑھ کر کسی کپڑے میں اس مٹی کو رکھا جائے۔

آٹھویں دن جہاں سے مٹی لی ہو وہاں سے تھوڑی جگہ کھود کر اس مٹی کو وہاں دفن کر دیں۔ اس تمام عمل میں اپنے مقصد کا مکمل تصور باندھا جائے تاکہ سو فیصد کامیابی ہو۔

اس سے استخارہ میں بڑی کامیابی ملتی ہے۔ یہ نقش خزانہ ربی کی

کلید ہے۔ دست غیب کی قوی امید ہے۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۴۳۰	۴۲۵	۴۳۲
۴۳۱	۴۲۹	۴۲۷
۴۲۶	۴۳۳	۴۲۸

نقش کے دائیں القوی العزیز اور بائیں بعبادہ یرزق لکھیں

سخت مصیبت سے نجات

اگر کوئی ایسی مصیبت میں مبتلا ہو جائے جس میں کوئی بھی کام نہ آرہا ہو یا دنیاوی کوئی بھی کام سیدھا نہ ہوتا ہو ہر طرف سے مصیبتوں نے گھیر ڈالا ہو تو نادِعلی بعد نماز فجر اور رات کو بعد نماز عشاء ایک سو گیارہ مرتبہ پڑھے اور اللہ سے دعا کرے۔

اللہ تعالیٰ اس پاک کلام کے بدلے میں ضرور ان مصائب سے چھٹکارہ دلوائے گا جس میں کوئی بھی پھنس چکا ہوگا۔

ہر کام میں برکت

ہر مقصد میں فتح اور ہر کام میں برکت حاصل کرنے کے لئے نادِعلیؑ کو کاروباری مقام پر اکیس مرتبہ پڑھے اور گھر میں بعد نماز عشاء گیارہ مرتبہ پڑھے اور اپنے مقصد کا مکمل تصور باندھے اللہ کے حکم سے اگر مٹی میں ہاتھ ڈالے گا تو وہ سونا بن جائے گی۔ اگر کسی پر نحوست کے بادل چھائے رہتے ہوں اور سوچی سمجھی اسکیم کے تحت نقصان ہوتے ہوں تو نادِعلیؑ کا کثرت سے ورد کرے۔ اللہ رحمت کرے گا۔

وصولی قرض

اگر کوئی شریف انسان کسی کو اپنی حلال کمائی سے روپے دے چکا ہو اور روپے لینے والا واپس نہ کرتا ہو تو نادِعلیؑ کو روزانہ بعد نماز عشاء اکیس مرتبہ اپنے مقصد کا تصور باندھ کر پڑھے اللہ کے حکم سے جس نے روپے لئے ہوں گے اللہ اس کے دل میں رحم ڈالے گا اور وہ رقم ضرور واپس کرے گا۔

قرض اتر جائے

اگر کوئی فرد قرض دینے میں پھنس چکا ہو اور اس کا کوئی وسیلہ نہ بنتا ہو، عزیز رشتہ دار سب منہ موڑ چکے ہوں تو نادِعلی کو روزانہ کسی صاحب کرامت بزرگ کے مزار پر جا کر قبلہ رخ ہو کر اپنے مقصد کا مکمل تصور باندھ کر پڑھے۔ اللہ کے حکم سے غیب سے قرض کی ادائیگی کا کوئی وسیلہ ضرور بنے گا۔

رزق میں غیبی امداد

غیبی طریقے سے رزق کی آمد دنیاوی مشکلات کے سو فیصدی خاتمے کے لئے ایک عدد تانبے کا ایسا چراغ بنوایا جائے جس میں نو حروف مقطعات کندہ ہوسکیں پھر اس میں سرسوں کا تیل ڈال کر ہر جمعرات کو قبلہ رخ جلائے اور اس کے سامنے بیٹھ کر پاک و باوضو حالت میں نادِعلی کو ایک سو ایک کی تعداد میں پڑھے اور سجدے میں سر رکھ کر اللہ تعالیٰ سے اپنے مقصد کی دعا مانگے۔

اس عمل کا ذکر کسی سے مت کرے اللہ نے چاہا تو ایسے طریقے سے رزق کی آمد ہوگی کہ گمان بھی نہیں ہو کر سکے گا۔ اگر اس عمل کو کوئی خاتون کرنا چاہے تو اس بات کا ضرور خیال رکھے کہ مخصوص ایام میں ہرگز اس عمل کو نہ کرے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

دھلی میں

ماہنامہ طلسماتی دنیا اور ماہنامہ طلسماتی دنیا کے تمام خاص نمبر اس پتے سے خریدیں

کتب خانہ

انجمن ترقی اردو

دکان نمبر 4181

اردو بازار جامع مسجد دہلی

فون نمبر: 011- 23276526

قرآن پاک کا دل سورۂ یٰسین

صغیرہ بانو شیریں مرحومہ

انسان کو دکھ وغم سے نجات دلاکر راحت دینے والی آفاقی سورۃ

رب تعالیٰ کا کلام، اسمائے ربانی اور صفات سب اس کے کمال اور عظمت کی دلیل ہیں۔ اللہ کی بزرگی کلام پاک میں واضح ہے۔ اسی لئے پریشانی اور مصائب کے دوران اس سے نصرت واعانت کا طلب گار رہنا چاہئے۔ تمام امور کی بارگ ڈور کا ماخذ اللہ تعالیٰ کی ہی ذات کبریا ہے۔ اسی کے سامنے سر جھکا کر گڑگڑا کر رحمتوں کا طالب ہونا چاہئے۔

ہمارے پیارے نبی ﷺ کا ارشاد گرامی ہے

ہر چیز کا دل ہوتا ہے اور قرآن شریف کا دل سورۃ یٰسین ہے۔ اس کی تلاوت بابرکت سے فلاح دارین ملتی ہے اور حاجات پوری ہوتی ہیں۔

احادیث میں سورۂ یٰسین کی بڑی فضیلت بیان کی گئی ہے سورۂ یٰسین مکی ہے۔ اس میں ۸۳/آیات اور ۵/رکوع ہیں۔ حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے امام احمد، ابوداؤد اور ابن ماجہؒ نے روایت کی ہے۔

سورۃ یٰسین کو قریب الموت شخص کے قریب پڑھا کرو۔ اس طرح موت کی سختی کم ہوجاتی ہے۔ بیمار پر پڑھ کر دم کرنے سے اسے صحت ملتی ہے۔

کسی پر جادو کا اثر ہو تو وہ بھی اس سورۃ کی برکت سے ٹھیک ہوجاتا ہے۔ آسیب بھاگتا ہے اور برکات وکشائش رزق میں اضافہ ہوتا ہے۔ غم وآلام دور ہوتے ہیں۔ ہر قسم کی مہم سے قبل اس کا پڑھنا بہت مفید ہے۔ سورۃ یٰسین کا ترجمہ ضرور پڑھئے۔ اس کی آیات میں کفار کے کفر کی تمثیل بھی بیان کی گئی ہے نیز مرنے کے بعد انسان کے اعمال کا بھی ذکر ہے۔

بلند فشار خون اور یٰسین

محترم بھائی حکیم عبدالوحید سلمانی اس سچے واقعے کے راوی ہیں۔ ایک دن سورۂ یٰسین پر بات ہورہی تھی۔ انھوں نے بتایا کہ ۱۹۷۲ء میں انھیں ایک خان صاحب ملے۔ ان کا فشار خون (بلند بلڈ پریشر) بہت رہتا تھا۔ ہر طرح کے علاج کئے۔ ڈاکٹر سے لے کر طبیب کے ٹوٹکے تک سب آزمائے، کوئی دوا کارگر نہ ہوئی۔ پھر عرصہ دراز بعد ان سے ملاقات ہوئی، تو وہ بالکل ٹھیک ٹھاک تھے۔ میں نے وجہ پوچھی تو کہنے لگے: ایک شادی کی تقریب میں شریک ہوا۔ اس دن میری طبیعت خراب تھی۔ محسوس ہورہا تھا کہ بلند فشار خون قابو میں نہیں۔ میں تقریب چھوڑ کر گھڑا ہوگیا۔ میزبان نے روکا اور کہنے لگے، کھانا لگ گیا ہے، کھا کر جایئے۔ میں نے معذرت کر کے جانے کی وجہ بتائی۔ وہیں ایک بزرگ بیٹھے تھے" انھوں نے کہا میں تمہیں ایک آسان علاج بتاتا ہوں جو بلند فشار خون کو صحیح کردے گا۔"

نماز فجر پڑھ کر ایک پیالے میں پانی بھریئے۔ ایک بار درود ابراہیمی پڑھیے، پھر ایک بار سوۃ یٰسین اس کے بعد ایک بار درود ابراہیمی پڑھ کر پانی پر دم کیجئے اور پی لیجئے۔ اکتالیس روز مسلسل یہ عمل کیجئے۔ انشاء اللہ تعالیٰ بلند فشار خون معمول کی سطح پر آجائے گا۔ یہ عمل کم فشار خون (لو بلڈ پریشر) میں بھی مفید ہے، آزما کر دیکھئے۔ میں نے یہ عمل شروع کردیا۔ اس کے بعد کبھی یہ شکایت نہیں ہوئی، بالکل ٹھیک ہوں، کوئی پرہیز بھی نہیں کرتا۔

حکیم صاحب کہنے لگے: اس کے بعد میں نے کئی ہزار مریضوں کو یہ عمل بتایا اور وہ بھی ٹھیک ہوگئے۔ البتہ دو افراد ایسے جنھوں نے تھوڑی

حیل وحجت کی۔ اسلام آباد کے ایک سائنس دان تھے، کہنے لگے، پانی پر پھونک نہیں کرسکتے۔ ''جراثیم شامل ہوجاتے ہیں۔

ایک اور مولانا نے فرمایا کہ پھونک مارنا بدعت ہے، اور یہ علاج نہیں کرسکتے۔'' میں نے ان دونوں حضرات سے کہا کہ'' آپ پانی پر دم نہ کیجئے۔ بس اپنے پاس پانی کا پیالہ رکھئے اور سورت پڑھ کر کو پی لیجئے۔

ان دونوں نے ایسا کیا۔ ڈیڑھ ماہ بعد انھوں نے بھی بتایا کہ'' بلند فشار خون ختم ہوگیا ہے۔''

صلح کرائیے

خاندان میں دشمنی ہو، آپس میں کسی بات پر ناچاقی ہوجائے یا ناراضی ہو تو بادام کی چند گریاں لیجئے۔ اوّل آخر تین بار درود ابراہیمی پڑھیے اور سورۂ یٰسین سات بار پڑھ کر باداموں پر دم کیجئے۔ اس کے بعد فریقین کو کھلادیں، آپس میں صلح ہوجائے گی۔ تین دن یہ عمل کریں۔

آفات سے بچاؤ

پہلی رات کا چاند دیکھ کر اول و آخر درود پاک اور ایک بار پوری یٰسین پڑھیے۔ پھر اللہ تعالیٰ سے اس کی رحمت کے طفیل آفات سے بچاؤ کے لئے گڑگڑا کر دعا کیجئے اللہ تعالیٰ رحم فرمائے گا۔

بواسیر کا خاتمہ

برسہابرس سے خاتمہ بواسیر کے لئے چھلہ مستعمل ہے چاندی کا چھلہ لے کر پیالے میں تھوڑا سا پانی لیجئے۔ اس پر سات بار سورۂ یٰسین پڑھ کر دم کیجئے اور پھر اول آخر درود شریف پڑھیے۔ پھر چھلہ سیدھے ہاتھ میں پہن لیجئے۔ مرض کی شدت میں کمی آجائے گی۔ اگر یہ سورۃ پڑھ کر دعا کی جائے تو شفا ملتی ہے۔ ہر مرض کے لئے اس کا پڑھنا باعث شفا ہے۔ روزانہ معمول بنالیجئے اللہ تعالیٰ شفا دے گا۔

فصل پر تلاوت کے اثرات

ڈاکٹر امجد محسن الدنی نے بغداد یونیورسٹی سے ایک دلچسپ موضوع پر پی ایچ ڈی کی ہے۔ ان کی تحقیقی مقالے کا موضوع تھا، گندم کے پودوں میں ادراک حیات۔ انھوں نے اس پر باقاعدہ تحقیق کی، پانچ مختلف کیاریوں میں گندم کے بیج بوئے اور یکساں دیکھ بھال کرتے رہے۔ ایک کیاری پر طالبہ کی یہ ذمے داری لگائی کہ وہ بیٹھ کر سورۂ یٰسین پڑھا کرے۔ وہ خود بھی قرآن کریم کی کچھ آیات پڑھ کر پانی پر دم کرتے اور کیاری میں ڈال دیتے۔ پانچوں کیاریوں میں پودے نکلے اور پھر کوشے لگے۔ جب دانے گنے گئے تو جس کیاری پر سورۂ یٰسین کا ورد کیا گیا تھا، وہاں سب سے زیادہ دانے نکلے۔ یہ صرف سورۂ یٰسین کا اعجاز تھا اور قرآن پاک کی آیات کا اثر کہ پودوں کی نشوونما بہتر ہوگئی۔ یوں نباتات میں ادراک حیات کا پہلو ثابت ہوگیا۔ میری ایک جاننے والی لندن میں مقیم ہیں۔ انھیں باغبانی کا بہت شوق ہے۔ ان کا ایک قیمتی پودا مرجھانے لگا، کسی طرح ٹھیک نہیں ہوا۔ وہ بھی صبح کے وقت گملے کے قریب بیٹھ کر تلاوت کرنے لگیں۔ ایک ہی ہفتے میں مرجھایا پودا ہرا ہوگیا اور اس کی نشوونما بہتر ہوگئی۔ اب انھوں نے معمول بنالیا ہے کہ پودوں کے پاس بیٹھ کر تلاوت کرتی ہیں۔ ایک خاتون لاعلاج مرض میں گرفتار تھیں۔ ان کا معمول تھا کہ جب بھی قرآن پاک پڑھتیں، سورۂ یٰسین ضرور ایک بار پڑھ لیتیں۔ ان میں سے کسی نے پوچھا کہ آپ سورۂ یٰسین کیوں پڑھتی ہیں؟ انھوں نے بتایا: میں نے اپنی والدہ کو ہمیشہ قرآن پڑھنے کے بعد یٰسین پڑھتے دیکھا ہے۔ وہی عادت مجھے مل گئی۔ رفتہ رفتہ وہ اس سورت کی تلاوت کثرت سے کرنے لگیں۔ ترجمہ بھی پڑھ لیتیں۔ اللہ نے ان کے حال پر رحم فرمایا اور انھیں صحت کاملہ حاصل ہوگئی۔

شادی میں مددگار

نوجوان بچیوں کی ایک والدہ نے مجھے بتایا: میری بچیوں کی شادی میں رکاوٹ تھی۔ رشتے آتے اور پھر ختم ہوجاتے۔ ایک واقف کار نے بتایا کہ سورۂ یٰسین کی آیت نمبر ۳۶ر معنی سمجھ کر آیت کا ورد کیجئے شادی میں رکاوٹ دور ہوجائے گی۔ میں نے ایسا ہی کیا۔ سورۂ یٰسین شروع کرکے آیت ۳۶ر کی تلاوت بار بار کرنے لگی۔ آخر میں پوری سورۃ پڑھ کر دعا کرلیتی۔ اللہ تعالیٰ نے پھر بچیوں کے نصیب کھول دئے اور ان کی شادیاں ہوگئیں۔ آج وہ اپنے گھروں میں خوش ہیں۔ کچھ

خواتین روزانہ سورۃ الیٰسین کی تلاوت کر کے دعا کرتی ہیں کہ بچیاں اپنے گھروں میں آباد ہو جائیں۔ اللہ تعالیٰ رحمت فرماتے ہیں۔

عوارض دور کیجئے!

بانجھ پن دور کرنے، ولادت میں آسانی، دودھ میں زیادتی، مفرور کو بلانے، حافظے کی کمی او قید سے نجات کے لئے سورۂ یٰسین پڑھی جاتی ہے۔ علامہ ابن قیمؒ فرماتے ہیں کہ: جو شخص اللہ پر توکل کرے اور اسی کی طرف متوجہ ہو، اللہ تعالیٰ اس کے کفیل اور کارساز بن جاتے ہیں۔ کیونکہ وہی ایسی ذات کبریا ہے جہاں خوف زدہ کو اطمینان ملتا ہے او امن کا متلاشی پناہ پاتا ہے۔

علامہ صاحب کی واضح ہدایت کے بعد کچھ اور لکھنے کی گنجائش نہیں۔ قرآن پاک کی عظمت سے کوئی انکار نہیں کر سکتا۔ آپ بھی تسلسل سے بار بار پڑھئے۔ ہر دفعہ آپ پر اس کے نئے معنی آشکار ہوں گے اور لطف وسرور ملے گا۔ سورۂ یٰسین پڑھئے اور دعا کیجئے۔ عجز و انکساری سے سر بسجود ہو کر دعا کی جائے تو اللہ تعالیٰ اپنی رحمت فرماتا اور حاجات پوری کرتا ہے۔ اس کی بارگاہ میں سر جھکایئے، آپ کی دعا ضرور قبول ہوگی ان شاء اللہ تعالیٰ!

حافظ جاوید اقبال یونیورسٹی لا کالج میں محترم جسٹس میاں نذیر اختر کے شاگرد تھے۔ وہ روزانہ سورۂ یٰسین ستر بار پڑھتے تھے۔ آ کر ایک دن ایسا آیا کہ جس پر نظر ڈالتے، اس کے قلب کی کیفیت معلوم کر لیتے۔ یہ سورۂ یٰسین کا اعجاز تھا۔ یہ سچا واقعہ اس مبارک سورت کے حوالے سے محترم میاں نذیر اختر جسٹس صاحب نے بیان کیا ہے۔ ہمارے ایک قاری انور کمال نے سورۂ یٰسین کے بارے میں بتایا: جب بھی مجھے کوئی مشکل پیش آئے، میں اہل خانہ کے ساتھ اول آخر درود شریف اور ۲۷ بار سورۂ یٰسین پڑھ کر دعا کرتا ہوں۔ تین دن پڑھنے سے مشکل حل ہو جاتی ہے۔ وہ سورۂ یٰسین کا ورد ہر مشکل اور پریشانی کا حل بتاتے ہیں۔

> حضرت مالک بن دینارؒ فرماتے ہیں کہ "جب لاغر کے بعد حاکم موٹا ہو جائے تو جان لو کہ وہ رعیت اور اپنے رب کی خیانت کرتا ہے۔
> غربت اور امارت دونوں سے انسان کی استعداد میں کمی آ جاتی ہے۔

مدرسہ مدینۃ العلم

قرآن حکیم کی مکمل

تعلیم وتربیت کا عظیم الشان مرکز

زیر اہتمام

ادارہ خدمت خلق دیوبند (حکومت سے منظور شدہ)

مدرسہ مدینۃ العلم

اہل خیر حضرات کی توجہ اور اعانت کا مستحق اور امیدوار ہے

مَنْ اَنْصَارِیْ اِلَی اللّٰہ

کون ہے جو خالصۃً اللہ کے لئے

میری مدد کرے؟ اور ثواب دارین کا حق دار بنے۔

IDARA KHIDMAT-E- KHALQ

A.C.N0

019101001186

ICICI BANK SAHARANPUR

IFSC COD N. ICI000191

تجربات کہتے ہیں کہ جن لوگوں نے مدرسہ مدینۃ العلم کی مدد کی ہے آج ان کا کاروبار عروج پر ہے۔ اگر آپ ترقی حاصل کرنا چاہتے ہیں تو آپ بھی اس مدرسے کی مدد کے لئے اپنا ہاتھ بڑھائیں اور قدرت کا کرشمہ دیکھیں۔

آپ کا اپنا مدرسہ

مدرسہ مدینۃ العلم

محلہ ابوالمعالی دیوبند (یوپی) 247554

فون نمبر: 09897916786-09557554338

سورۂ قدر کا مجرب عمل

تحریر : ذوالفقار تھاور

برائے طلب حاجات

بعد نماز عصر دونوں ہاتھوں کو دعا کے لئے اٹھائیں اور ہاتھ کی ہر انگلی کے سرے کو دبا کر سورہ القدر پڑھیں۔ اس طرح ہر روز ۱۰ رمرتبہ پڑھیں۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ سے اپنی حاجت کو طلب کریں اور ہاتھوں کو چہرے پر پھیرلیں۔

یہ عمل ۱۰ ردن تک کرنا ہے۔ انشاء اللہ آپ کی خواہش حقیقی پوری ہو جائے گی۔ ایمان میں پختگی، چہرے میں نور کی آمد اور تازگی۔ دل کی صفائی، قوت ارادی میں مضبوطی اور آپ اپنے جسم میں طاقت محسوس کریں گے۔

جادو کی کاٹ

اگر کسی شخص کو یہ شک ہو کہ میرے اوپر کسی نے سحر یا جادو کردیا ہے یا کسی نے چلتے ہوئے کاروبار پر بند کردی ہو اور کاروبار میں نقصان ہونے لگے تو اس عمل کو ۶ ردن تک ضرور بجالائیں۔

بیمار حضرات کی شفایابی کے لئے بھی یہ عمل زود اثر ہے۔

عمل نمبرا۔ پیر منگل اور بدھ کے دن انجام دیں۔

عمل ۲۔ جمعرات، جمعہ و ہفتہ کے دن انجام دینا ہے۔ ایک بوتل میں پانی ساتھ لے کر بیٹھیں۔

پہلا عمل : اول دو رکعت نماز برائے حاجات بجالائیں۔

دوم : ایک تسبیح درود شریف کی پڑھیں اور پانی پر دم کردیں۔

سوم : ۱۰۱ رمرتبہ سورہ الفلق اور سورہ الناس ملا کر پڑھیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ (1) مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ (2) وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ (3) وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِي الْعُقَدِ (4) وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ.

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ (1) مَلِكِ النَّاسِ (2) اِلٰهِ النَّاسِ (3) مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ (4) الَّذِيْ يُوَسْوِسُ فِيْ صُدُوْرِ النَّاسِ (5) مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ.

لیکن بسم اللہ صرف ایک مرتبہ یعنی سورہ الفلق کے ساتھ پڑھیں اور پانی پر دم کردیں۔

دوسرا عمل

یہ عمل جمعرات، جمعہ، ہفتہ کے دن کرنا ہے۔

اول : ۲ رکعت نماز برائے حاجت بجالائیں۔

دوم : ایک تسبیح درود شریف کی پڑھیں۔

سوم : ۱۰۱ رمرتبہ سورہ الحمد پڑھیں۔

چہارم : ۱۲۱ رمرتبہ سورہ اخلاص پڑھیں۔

پنجم : ۱۰۱ رمرتبہ آیت الکرسی هو العلی العظیم تک پڑھیں۔

اس کے بعد یہ ساری سورتیں پانی پر دم کردیں تھوڑا سا پی لیں اور گھر کے جو بھی افراد ہوں ان سب کو پلادیں اور باقی گھر کے کمروں اور کاروباری جگہ آفس دکان کے کونوں پر چھڑک دیں۔

ان شاء اللہ کیسی ہی بندش ہو کلام الٰہی کی برکت سے خاک ہو جائے گی اور کاروبار چمک اٹھے گا۔

ساتواں دن اتوار خالی ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

جس بشر کو تزکیہ نفس کی ضرورت ہو اسے لازم ہے کہ وہ کثرت سے روزہ رکھا کرے۔ میں مسیحی دوستوں سے کہوں گا کہ وہ اس بات میں مسلمانوں کی تقلید کریں۔ ان کے روزہ رکھنے کا طریقہ بہترین ہے۔ (ڈاکٹر سی فرانڈ)

FREE AMLIYAT BOOKS ... PDF

جنات کی دنیا

جنات میں شادی بیاہ کا رواج

زیادہ واضح اور صحیح بات یہ ہے کہ جنات میں شادی بیاہ کا رواج ہے، علماء کرام اس بارے میں اللہ تعالیٰ کے اس قول سے استدلال کرتے ہیں جس میں اہل جنت کی بیویوں کی صفت بیان کی گئی ہے۔ کہ:

لَمْ يَطْمِثْهُنَّ اِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَآنٌّ (الرحمٰن:۵۶)

جنہیں ان جنتوں میں پہلے کبھی کسی انسان یا جن نے نہ چھوا ہوگا۔

''لوامع الانوار البھیۃ'' کے مصنف نے ایک حدیث ذکر کی ہے جس کی سند محل نظر ہے۔ اس حدیث میں ہے کہ: جس طرح آدم کی اولاد میں پیدائش کا عمل جاری ہے اسی طرح جنوں میں بھی توالد وتناسل کا سلسلہ جاری ہے، لیکن آدم کی نسل زیادہ ہے۔ (ابن ابی حاتم وابوالشیخ بروایت قتادہ)

مندرجہ بالا حدیث صحیح ہو یا نہ ہو بہر حال آیت کریمہ میں صاف وضاحت ہے کہ جنوں میں جنسی عمل ہوتا ہے۔

ایک دوسری آیت میں ہے: اَفَتَتَّخِذُوْنَهٗ وَذُرِّيَّتَهٗٓ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِيْ وَهُمْ لَكُمْ عَدُوٌّ۔ (الکھف ۵۰)

اب کیا تم مجھے چھوڑ کر اس کو اور اس کی ذریت کو اپنا سرپرست بناتے ہو حالانکہ وہ تمہارے دشمن ہیں۔

اس آیت سے پتہ چلتا ہے کہ اولاد اور ذریت کی خاطر جنات آپس میں شادی بیاہ کرتے ہیں قاضی عبدالجبار کہتے ہیں کہ ذریت سے مراد بال بچے ہیں۔ جنوں کے لطیف مخلوق ہونے سے پیدائشی عمل میں کوئی رکاوٹ نہیں ہوتی۔ آپ نے کبھی دیکھا ہوگا کہ کچھ جاندار مخلوق اتنی لطیف ہوتی کہ اپنی لطافت کی وجہ سے بغیر گہری نظر کے نظر نہیں آتی۔ اس کے باوجود اس لطافت سے پیدائشی عمل میں رکاوٹ نہیں پیدا ہوتی ہے۔

تفسیر کشاف میں علامہ زمخشری فرماتے ہیں کہ کبھی کبھی پرانی کتابوں میں ایک چھوٹا سا کیڑا نظر آتا ہے وہ جب تک حرکت نہ کرے تیز سے تیز نگاہ بھی اس کو دیکھ نہیں سکتی، پھر جونہی ٹھہرتا ہے آنکھوں سے اوجھل ہو جاتا ہے، اگر آپ اس کے سامنے اپنا ہاتھ لہرائیں تو وہ دوسری طرف مڑ کر ہاتھ کی مضرت سے بچ جاتا ہے۔ اللہ کی ذات پاک ہے جو اس کی شکل اور ظاہری و باطنی اعضاء اور اس کی خلقت کی تفصیلات کو خوب جانتا ہے اور اس کے نگاہ و دل سے واقف ہے۔ شاید اللہ کی مخلوق میں اس سے بھی کہیں زیادہ چھوٹی اور باریک مخلوق ہو۔

سُبْحَانَ الَّذِيْ خَلَقَ الْاَزْوَاجَ كُلَّهَا مِمَّا تُنْبِتُ الْاَرْضُ وَمِنْ اَنْفُسِهِمْ وَمِمَّا لَا يَعْلَمُوْنَ۔ (یٰسین:۳۶)

پاک ہے وہ ذات جس نے جملہ اقسام کے جوڑے پیدا کئے خواہ وہ زمین کی نباتات میں سے ہوں یا خود ان کی اپنی جنس (یعنی نوع انسانی) میں سے یا اشیاء میں سے جن کو یہ جانتے تک نہیں ہیں۔

میں کہتا ہوں کہ: اس کیڑے کی انتہائی لطافت جب پیدائشی عمل میں مانع نہیں تو اللہ جو ہر قسم کی پیدائش پر قادر ہے اس کی قدرت سے جنوں میں پیدائش کیونکر محال ہو سکتی ہے؟ ''وہ تو جب کسی شیز کا ارادہ کرتا ہے تو اس کا کام بس یہ ہے کہ اسے حکم سے کہ ہو جا اور وہ ہو جاتی ہے۔'' (یٰسین)

کچھ لوگ کا خیال ہے کہ جنات نہ کھاتے پیتے ہیں نہ شادی بیاہ کرتے ہیں لیکن قرآن وحدیث کے جو دلائل ہم نے ذکر کیے ہیں ان کی رو سے یہ خیال باطل ہے۔

بعض علماء نے ذکر کیا ہے کہ جنات کی چند قسمیں ہیں۔ ان میں سے کچھ کھاتے اور پیتے ہیں اور کچھ نہیں کھاتے پیتے۔

وہب من منبہ کہتے ہیں کہ ''جنات کی چند قسمیں ہیں، خالص جنات ہوا کی جنس سے ہیں جو نہ کھاتے پیتے ہیں اور نہ مرتے اور پیدا ہوتے ہیں۔ دوسری جنس کے جنات کھاتے، پیتے شادی بیاہ کرتے، پیدا ہوتے اور مرتے ہیں، وہب نے کہا کہ وہب نے جو بات کہی اسے دلیل کی ضرورت ہے جبکہ ان کے پاس اس کی کوئی دلیل نہیں۔ بعض علماء نے جنوں کے کھانے کی کیفیت اور طریقہ کو جاننے کی کوشش کی ہے کہ آیا وہ چباتے اور نگلتے ہیں یا سونگھتے ہیں مگر اس بارے میں بحث

کرنا غلط ہے۔ کیونکہ ہمیں کیفیت نہیں معلوم اور نہ اللہ اور اس کے رسول نے اس کی وضاحت کی ہے۔

کیا انسان اور جنات میں شادی بیاہ ممکن ہے؟

ہمیشہ سننے میں آتا ہے کہ فلاں آدمی نے جن عورت سے شادی کرلی یا انسانوں میں سے کسی عورت کو جن نے شادی کا پیغام دیا۔ سیوطیؒ نے سلف سے بہت سے ایسے واقعات نقل کئے ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ انسان اور جنوں میں شادی بیاہ ہوسکتا ہے۔

علامہ ابن تیمیہؒ اپنی کتاب ''مجموع الفتاوی ۱۹/۳۹'' میں رقمطراز ہیں کہ : ''کبھی کبھی انسان اور جنات آپس میں نکاح کرتے ہیں اور ان کے اولاد بھی ہوتی ہے، یہ چیز بہت مشہور اور عام۔''

اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے۔

وَشَارِكْهُمْ فِي الْأَمْوَالِ وَالْأَوْلَادِ (بنی اسرائیل: ۶۴)

''ان کے مال اور اولاد میں شریک ہو۔''

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: آدمی جب اپنی بیوی سے ہم بستری کرتا ہے اور بسم اللہ نہیں پڑھتا تو شیطان اس کی بیوی سے مجامعت کرتا ہے۔

ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ ''اگر آدمی اپنی بیوی سے حالت حیض میں صحبت کرتا ہے تو شیطان اس کی بیوی سے جماع کرنے میں اس سے سبقت کر جاتا ہے۔ بیوی حاملہ ہوتی ہے اور ہیجڑا بچہ پیدا کرتی ہے۔ سب ہیجڑے جنات کی اولاد ہیں۔ اس کو ابن جریر نے روایت کیا ہے۔

نبی ﷺ نے جنوں سے شادی کرنے سے منع کیا ہے۔ اسی طرح فقہاء کا یہ کہنا کہ جنات اور انسانوں میں شادی بیاہ جائز ہیں، نیز تابعین کا اس کو مکروہ سمجھنا اس بات کی دلیل ہے کہ یہ چیز ممکن ہے اگر ممکن نہ ہوتی تو شریعت میں اس کے جواز و عدم جواز کا فتویٰ نہ لگایا جاتا۔ اگر یہ اعتراض کیا جائے کہ جنات آتشیں عنصر سے بنے ہیں اور اور انسان چار عناصر (ہوا، مٹی، آگ، پانی) سے مرکب ہے لہٰذا آتشیں عنصر کی وجہ سے جن عورت کے رحم میں انسان کا نطفہ ٹھہرنا ممکن ہیں کیونکہ انسان کے نطفہ میں رطوبت ہوتی ہے جو آگ کی گرمی سے خشک ہو کر ختم ہوجائے گی۔ بالفرض اگر یہ چیز ممکن ہوتی تو شریعت میں اس کو حلال قرار دیا جاتا ہے۔ اس اعتراض کا جواب کئی پہلو سے دیا جاسکتا ہے۔:

اول : ہر چند کہ جنات آگ سے پیدا ہوئے ہیں لیکن اب وہ اپنے آتشین عنصر باقی نہیں ہیں بلکہ کھانے پینے اور توالد و تناسل کے عمل سے دوسری حالت میں بدل گئے ہیں۔ البتہ یہ ضرور ہے کہ جنات کا باپ خالص آگ سے پیدا ہوا تھا جیسا کہ انسانوں کے باوا آدم خالص مٹی سے بنے تھے، لیکن باپ کے علاوہ جنات کا کوئی فرد آگ سے نہیں بنا۔ جس طرح کہ آدم کی اولاد میں کوئی بھی مٹی سے نہیں پیدا ہو ہے۔ نبی ﷺ نے بتایا کہ آپ کو نماز میں شیطان نظر آیا تو آپ نے اس کا گلا گھونٹا جس کی وجہ سے آپ کو اپنے ہاتھ میں اس کی زبان کی برودت محسوس ہوئی۔ دوسری روایت میں ہے کہ میں اس کا گلا گھونٹتا رہا یہاں تک کہ اس کا لعاب ٹھنڈا ہوا چلا اور اس کی زبان ٹھنڈی ہوگئی۔ شیطان کے لعاب ہونا اس بات کی دلیل ہے کہ وہ آتشیں عنصر سے منتقل ہوچکا ہے اگر وہ اپنی حالت پر برقرار رہتا تو اس میں ٹھنڈک کیسے ہوتی؟ اس مسئلہ میں ہم گزشتہ صفحات میں بحث کر چکے ہیں اب اس کو دہرانے کی ضرورت نہیں۔ آسیب زدہ شخص کے جسم میں داخل ہوتا ہے۔ اسی طرح (حدیث کی رو سے) شیطان آدم کی اولاد کے رگ وریشے میں سرایت کئے ہوئے ہے۔ لہٰذا اگر وہ اپنی حالت پر برقرار رہتا تو آسیب زدہ شخص کو اور جس کے رگ وریشے میں وہ سرایت کئے ہوئے ہے جلا کر خاک کر دیتا۔

مالک بن انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ ایک جن ہمارے ہاں کی ایک لڑکی کو شادی کا پیغام دے رہا ہے اس کی خواہش ہے کہ وہ حلال طریقہ سے کرے؟ مالک بن انس رضی اللہ عنہ فرمایا : شریعت کے نقطہ نظر سے میں اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتا مگر مجھے پسند نہیں کہ اگر کوئی عورت حاملہ ہو اور اس سے پوچھا جائے کہ تمہارا شوہر کون ہے؟ اور وہ یہ جواب دے کہ ایک جن پھر اس سے السلام میں فساد برپا ہو۔

دوم : اگر ہم یہ تسلیم کرلیں کہ حمل ٹھہرنا ممن ہے اور حمل نہ ٹھہرنے سے یہ بھی لازم نہیں آتا کہ شرعی طور پر نکاح ناممکن ہے۔ اس لئے کہ چھوٹی بچی، نیز آمیسہ (جو زیادہ عمر کی ہوچکی ہو اور بچے پیدا کرنے کی صلاحیت نہ رکھتی ہو) اور بانجھ عورت کو حمل ٹھہرنا تصور کے خلاف ہے۔ بانجھ مرد کے لئے بھی حمل ٹھہرانا غیر ممکن ہے۔ اس کے باوجود ان لوگوں کے لئے نکاح کرنا جائز ہے۔ کیونکہ گرچہ نکاح کی مصلحت افزائش نسل اور دوسری قوموں کے مقابلہ میں اپنی کثرت پر فخر ومباہات ہے تاہم کبھی اس پر عمل نہیں بھی ہوتا ہے۔

سوم : یہ اعتراض کہ اگر یہ ممکن ہوتا تو نکاح کی حلت کی صورت میں اس کا اثر ظاہر ہوتا۔ یہ ضروری نہیں کہ کیونکہ کبھی کوئی چیز ممکن ہو کر

بھی کسی وجہ سے حلال نہیں ہوتی مثلاً مجوسی اور بت پرست عورتوں کو حمل ٹھہر سکتا ہے لیکن ان سے نکاح جائز نہیں۔ یہی مسئلہ ان عورتوں کا ہے جو قرابت یا رضاعت کی وجہ سے حرام ہیں۔ دوسری جگہوں میں دوسری وجوہات ہوسکتی ہیں۔ جن لوگوں نے انسان اور جنات میں نکاح کو جائز کہا ہے اس کا سبب یا تو جنسیت میں اختلاف ہے یا یہ کہ اس سے مقصد حاصل نہیں ہوتا ہے جیسا کہ ہم آئندہ بیان کریں گے یا یہ کہ اس نکاح کی شریعت نے اجازت نہیں دی ہے۔ جہاں تک اختلاف جنس کی بات ہے تو یہ ظاہر ہے قطع نظر اس کے کہ جماع کرنا اور حمل ٹھہرنا دونوں ممکن ہیں۔

رہا مسئلہ نکاح سے مقصد نہ حاصل ہونے کا تو ہم کہیں گے کہ : اللہ کا ہم پر یہ احسان ہے کہ اس نے ہمارے لئے ہم ہی میں سے جوڑے پیدا کئے تا کہ ہمیں ان سے سکون حاصل ہو اور ہمیں آپس میں محبت اور الفت عطا کی چنانچہ فرمایا : يٰاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيْرًا وَّنِسَآءً (النساء:۱)

لوگو! اپنے رب سے ڈرو جس نے تم کو ایک جان سے پیدا کیا اور اسی جان سے اس کا جوڑا بنایا اور ان دونوں سے بہت مرد عورت دنیا میں پھیلا دیئے۔

نیز فرمایا : هُوَ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا لِيَسْكُنَ اِلَيْهَا (الاعراف:۸۹)

وہ اللہ ہی ہے جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا اور اسی کی جنس سے اس کا جوڑا بنایا تا کہ اس کے پاس سکون حاصل کرے۔

نیز فرمایا : وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا لِّتَسْكُنُوْٓا اِلَيْهَا وَجَعَلَ بَيْنَكُمْ مَّوَدَّةً وَّرَحْمَةً ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ. (الروم:۲۱)

اور اس کی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ اس نے تمہارے لئے تمہاری ہی جنس سے بیویاں بنائیں تا کہ تم ان کے پاس سکون حاصل کر سکو اور تمہارے درمیان محبت اور رحمت پیدا کر دی یقیناً اس میں بہت سی نشانیاں ہیں۔ ان لوگوں کے لئے جو غور فکر کرتے ہیں۔

نیز فرمایا : فَاطِرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ جَعَلَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا. (الشوریٰ:۱۱)

''آسمانوں میں اور زمین کا بنانے والا جس نے تمہاری اپنی جنس سے تمہارے لئے جوڑے پیدا کئے''۔

جنات ہماری جنس سے نہ ہونے کی وجہ سے ان میں سے ہمارے لئے جوڑے نہیں پیدا کئے گئے اس لئے وہ ہمارے جوڑے نہیں ہوسکتے ہیں ورنہ بنی آدمی سے نکاح کی حلت کا جو مقصد ہے وہ فوت ہو جائے گا وہ یہ کہ شوہر اور بیوی میں سے ہر ایک دوسرے سے سکون واطمینان سے بہرہ ور ہو۔ اللہ نے بتایا کہ اس نے ہماری ہی جنس سے ہمارے لئے جوڑے پیدا کئے ہیں تکہ ہم ان کے پاس سکون حاصل کریں۔

اب جنات اور انسان میں شادی بیاہ کے جواز کے سلسلہ میں جو شرعی رکاوٹ درپیش ہے وہ یہی کہ شوہر اور بیوی ایک دوسرے سے سکون نہیں حاصل کرسکیں گے۔ یہ بات دوسری ہے کہ انسان اور جنا میں معاشقہ ہو جائے اور آدمی جن عورت سے شادی کرنے لئے اس ل ئے تیار ہو جائے کہ اسے اپنی جان کا خطرہ ہے یا انسانوں میں سے کوئی عورت کسی جن سے خطرہ کی بنا پر شادی کرلے کیونکہ ایسا نہ کرنے پر ان کو ایذا اور پریشانی کا سامنا ہوسکتا ہے بلکہ جان سے ہاتھ دھونا پڑ سکتا ہے۔ اللہ نے بتایا کہ اس نے شوہر اور بیوی میں محبت اور رحمت پیدا کی ہے جب کہ انسان اور جنات کے درمیان یہ چیز مفقود ہے کیونکہ صبح ازل سے دونوں میں دشمنی اور صبح قیامت تک باقی رہے گی اس کی دلیل اللہ کا یہ فرمان ہے : وَقُلْنَا اهْبِطُوْا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ. (البقرہ:۳۶) ہم نے حکم دیا ہے کہ اب تم سب ی ہاں سے اتر جاؤ تم ایک دوسرے کے دشمن ہو۔

نیز طاعون کے بارے میں نبی ﷺ کا یہ فرمان بھی کہ : یہ تمہارے دشمن جنات کا حملہ ہے۔ جنات چونکہ آگ کی پلٹ سے پیدا ہیں اس لئے وہ اپنی اصلیت دکھا کر رہیں گے۔ صحیحین میں ابوموسیٰ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ : ایک رات مدینہ میں کسی گھر مین اس کے افراد سمیت آگ لگ گئی۔ نبی ﷺ کو ان کے متعلق بتایا گیا تو آنے فرمایا : یہ آگ تمہاری دشمن ہے۔ سونے چلو تو اسے بجھا دیا کرو۔ جب آگ ہماری دشمن ہوتی ہے تو جو چیز اس سے بنی ہوئی ہوگی وہ بھی ہماری دشمن ہوگی۔ لہٰذا جب نکا کا مقصد ہی میاں بیوی کا ایک دوسرے کو سکون پہنچانا ہے اور موجودہ صورت میں یعنی جن اور انسان کے ملاپ میں وہ ممکن نہیں ہے تو پھر یہ نکاح کا جواز ہی ختم ہو جاتا ہے۔

اگر آپ تقدیر و تدبیر پر یقین رکھتے ہیں تو

اپنا روحانی زائچہ بنوایئے

یہ زائچہ زندگی کے ہر موڑ پر آپ کے لئے انشاء اللہ رہنما و مشیر ثابت ہوگا

اس کی مدد سے آپ بے شمار حادثات، ناگہانی آفتوں اور کاروباری نقصانات سے محفوظ رہیں گے اور انشاء اللہ آپ کا ہر قدم ترقی کی طرف اٹھے گا۔

- آپ کا مزاج کیا ہے؟
- آپ کا مفرد عدد کیا ہے؟
- آپ کا مرکب عدد کیا ہے؟
- آپ کے لئے کون ساعدد لکی ہے؟
- آپ کے لئے نقصان دہ اعداد کون سے ہیں؟
- آپ کو مصائب سے نجات دلانے والے صدقات؟
- آپ کے لئے کون سی تاریخیں مبارک ہیں؟
- آپ کے لئے کون سادن اہم ہے؟
- آپ کو کون سے رنگ اور پتھر راس آئیں گے؟
- آپ پر کون سی بیماریاں حملہ آور ہوسکتی ہیں؟
- آپ کے لئے موزوں تسبیحات؟
- آپ کا اسم اعظم کیا ہے؟ (وغیرہ)

اللہ کی بنائی ہوئی اسباب سے بھری اس دنیا میں اللہ ہی کے پیدا کردہ اسباب کو ملحوظ رکھ کر اپنے قدم اٹھایئے ــــــ
پھر دیکھئے کہ تدبیر اور تقدیر کس طرح گلے ملتی ہیں؟ **ہدیہ -/600 روپے**

خواہش مند حضرات اپنا نام والدہ کا نام اگر شادی ہوگئی ہو تو بیوی کا نام، تاریخ پیدائش یاد ہو تو وقت پیدائش، یوم پیدائش ورنہ اپنی عمر لکھیں۔

طلب کرنے پر آپ کا **شخصیت نامہ** بھی بھیجا جاتا ہے، جس میں آپ کے تعمیری اور تخریبی اوصاف کی تفصیل ہوتی ہے، اس کو پڑھ کر آپ اپنی خوبیوں اور کمزوریوں سے واقف ہو کر اپنی اصلاح کر سکتے ہیں۔ ہدیہ -/400 روپے

ہدیہ پیشگی آنا ضروری ہے **خواہش مند حضرات خط و کتابت کریں**

اعلان کنندہ : ہاشمی روحانی مرکز محلہ ابوالمعالی دیوبند 247554 فون نمبر 01336-224455

قسط نمبر: ۴۷

اسلام الف سے ی تک

دال مہملہ، (د) دال ہندی (ڈ) ذال معجمہ (ذ)

مختار بدری

رقیم

نوشتہ، کتبہ، ایک شہر کا نام۔ اَمْ حَسِبْتَ اَنَّ اَصْحٰبَ الْكَهْفِ وَالرَّقِيْمِ كَانُوْا مِنْ اٰيٰتِنَا عَجَبًا۝

کیا تم نے جانا کہ غار اور رقیم والے ہماری نشانیوں میں سے تھے۔ (۹:۱۸)

بعض مفسرین نے لکھا ہے کہ اصحاب رقیم تین اشخاص تھے جو بارش سے بچنے کے لئے ایک غار میں پناہ گزین ہوئے تو ایک بڑے پتھر نے اس غار کے دہانے کو بند کر دیا، ان تینوں نے اپنے اپنے بہترین عمل کا واسطہ دے کر بارگاہ الٰہی میں منت وساجت کی تو وہ پتھر آہستہ آہستہ کھسک گیا۔ بعض مفسرین کا خیال ہے کہ اصحاب کہف ہی کو اصحاب رقیم کہا گیا ہے۔

رکاز

دفینہ، وہ دفینہ جو ایک نامعلوم مدت سے ہو، زمین کے اندر جو خزانہ ہو یا کسی نے کوئی چیز دفن کر دیا ہو تو اسے کنز یا رکاز کہتے ہیں۔ زمین کے اندر خود بخود جو چیزیں پیدا ہوں جیسے کوئلہ، ابرق، پٹرول، سونا، چاندی، لوہا، تانبا، پیتل، نمک و پارہ تو انہیں معدن کہتے ہیں۔ دفینہ کو کوئی شخص اپنی ملکیت کی زمین میں پاجائے تو اس میں سے ۱/۵ حصہ اسلامی حکومت لے لے گی اور بقیہ ۴/۵ اس کا ہوگا، معنی ذخائر کو جس شخص کی زمین میں پایا جائے، ائمہ ثلاثہ امام ابوحنیفہؒ، امام شافعیؒ اور امام مالکؒ کی رائے میں وہ اس کا مالک ہوگا، اسی طرح اگر وہ کسی مباح زمین میں دریافت کرے گا تو وہ بھی اسی کی ملکیت سمجھی جائے گی لیکن امام مالکؒ مباح زمین میں پائے جانے والے معدن کو ریاست کی ملکیت قرار دیتے ہیں۔ رکاز اور معدن کی زکوٰۃ میں فقہاء کے درمیان اختلاف ہے۔ امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک پہلی قسم میں بیس فیصد یعنی خمس واجب ہے، بقیہ چیزوں میں کچھ نہیں۔ امام شافعیؒ، امام احمدؒ، اور مالکؒ وغیرہ رکاز کی زکوٰۃ میں خمس کے قائل ہیں اور معدن میں عام نقدی کی زکوٰۃ کی طرح ڈھائی فیصد کے قائل ہیں۔

رکعت: نماز کا ایک حصہ جس میں ایک رکوع اور دو سجدے شامل ہیں۔

رکوع

اللہ کے سامنے جھکنا، نماز میں گھٹنوں پر ہاتھ رکھ کر جھکنا اور سبحان ربی العظیم پڑھنا، جب بندہ رکوع میں جاتا ہے تو اپنے وزن کے برابر سونا خیرات کرنے کا ثواب پاتا ہے اور رکوع میں سبحان ربی العظیم پڑھتا ہے تو تمام کتب سماوی پڑھنے کا ثواب اسے ملتا ہے اور جب رکوع سے اٹھ کر سمع اللہ لمن حمدہ کہتا ہے تو اللہ جل شانہ اس کی نماز کو خاص رحمت کے ساتھ دیکھتا ہے۔ (شرح اربعین نودیہ)

رمضان

نواں اسلامی قمری مہینہ جسے سید الشہور بھی کہتے ہیں، اسی ماہ میں قرآن مجید نازل ہونا شروع ہوا اور اسی ماہ میں روزے فرض ہوئے۔ اس ماہ کو تمام مہینوں پر فضیلت حاصل ہے۔

حضرت ابوہریرہؓ کا بیان ہے کہ رسول اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے رمضان کے روزوں پر اعتقاد رکھتے ہوئے اور حصول آداب کی نیت سے رکھے، اس کے تمام گناہ معاف کر دیئے جائیں گے اور جس شخص نے رمضان میں عبادت کی اور ثواب کی نیت سے کی تو اس کے پچھلے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے اور جو شخص شب قدر کو عبادت کے لئے کھڑا ہوا اس پر اعتقاد رکھتے ہوئے اور حصول ثواب کی نیت سے تو اس کے تمام گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔ (بخاری)

صاحب کشاف نے لکھا ہے کہ رمضان کے اصلی معنی سخت تکلیف میں جلنا اور تکلیف برداشت کرنا ہیں۔ اس مہینہ کا نام جب تجویز کیا گیا تو اتفاقاً سخت گرمی کا زمانہ تھا، اس مہینہ میں روزے رکھنا اسلام کا اہم فریضہ ہے، ارشاد خداوندی ہے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ○

مومنو، تم پر روزے فرض کئے گئے ہیں جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کئے گئے تھے تاکہ تم پرہیز گار بنو۔ (۱۸۳:۲)

اور رمضان میں تراویح بھی پڑھی جاتی ہے، یہ بیس رکعت کی نماز عشاء کے بعد پڑھی جاتی ہے اور اسی مہینہ میں شب قدر بھی آتی ہے، جس کے متعلق قرآن مجید میں ہے کہ یہ ہزار مہینوں سے افضل ہے۔

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي أُنزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنَاتٍ مِّنَ الْهُدَىٰ وَالْفُرْقَانِ○

رمی الجمار

جمرہ پر کنکریاں پھینکنا، حج کا ایک اہم رکن۔ حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جمرہ پر کنکریاں ماری تھیں چاشت کے وقت دن چڑھے اور اس کے بعد دن ڈھلے (بخاری و مسلم)

ذی الحجہ کی گیارہویں اور بارہویں کو مسجد خیف کے پاس جو تین حجرے ہیں ان پر تکبیر بلند کرتے ہوئے سات سات کنکریاں پھینکی جاتی ہیں، رمی کے مکروہات یہ ہیں۔

(۱) نجس کنکریاں پھینکنا (۲) جمرے کے پاس جو کنکریاں ہیں ان کو پھینکنا چاہئے اس میں تاخیر نہ کرنا (۳) رمی کرتے وقت تکبیر چھوڑ دینا۔

رواداری

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے رواداری کی نادر الوجوہ مثالیں قائم فرمائی ہیں۔ فتنہ پرور اور سازشی یہودیوں کے دکھ درد میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ شریک رہے، ان کے جنازوں کو دیکھ کر احتراماً کھڑے ہو جاتے تھے، اہل مکہ نے ان کے سور ما نوفل بن عبداللہ بن مغیرہ کی لاش کے معاوضہ میں دس ہزار درہم پیش کئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قیمت لئے بغیر لاش بھجوادی۔ (ابن ہشام) جنگ بدر کے قیدیوں کو قتل کیا نہ لونڈی غلام بنایا بلکہ فدیہ لے کر چھوڑ دیا جن کے پاس روپیہ نہیں تھا لیکن علم تھا ان کا فدیہ یہ قرار دیا کہ دس دس بچوں کو لکھنا سکھادیں، جن کے پاس روپیہ تھا نہ علم انہیں بغیر شرط کے رہا کر دیا، جنگ احد میں جب کفار کے لئے بددعا کرنے کی استدعا کی گئی تو فرمایا۔ ”میں لعنت کرنے کے لئے نہیں بھیجا گیا، اللہ میری قوم کو ہدایت دے کیوں کہ یہ لوگ نہیں جانتے۔“ فتح مکہ کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلام کے بدترین دشمنوں کو بھی معاف کر دیا، اسی عثمان بن طلحہ کو جس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے بیت اللہ کا دروازہ کھولنے سے انکار کر دیا تھا، دوبارہ خانہ کعبہ کی کنجی سونپ دی۔ امیر حمزہؓ کی قاتل وحشی اور ان کا کلیجہ چبانے والی ہندہ زوجہ ابوسفیان تک کو معاف کر دیا، اس قسم کی بے شمار مثالیں اسلامی تاریخ میں جابجا ملتی ہیں۔

روح

روح کی حقیقت و معرفت میں عقل عاجز ولاچار ہے، کفار قریش نے یہودیوں کے سکھلانے پر نضر بن حارث کو بھیجا کہ وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روح کی کیفیت اور ماہیت دریافت کرے تو یہ آیت نازل ہوئی۔

وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الرُّوحِ قُلِ الرُّوحُ مِنْ أَمْرِ رَبِّي وَمَا أُوتِيتُم مِّنَ الْعِلْمِ إِلَّا قَلِيلًا○

تم سے روح کے بارے میں سوال کرتے ہیں، کہہ دو کہ روح میرے رب کے حکم سے ہے۔ (۸۰:۱۷) رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے روحیں لشکر سے پیوستہ ہیں جو ان کی معرفت کی سعی میں ہے وہ وقت ضائع کرتا ہے اور جو اس کا انکار کرے وہ غلطی پر ہے۔ متکلمین کی ایک جماعت کہتی ہے کہ روح ایک عرض ہے جس سے خدا کے حکم کے تحت جاندار زندہ ہوتا ہے، اونچے درجہ کے فرشتوں کو بھی روح کہا گیا ہے۔ عیسیٰ علیہ السلام کو بھی روح منہ (اللہ کی طرف سے روح) کہا گیا ہے، ان کو مردوں کو زندہ کرنے کا معجزہ دیا گیا تھا۔ قرآن مجید کو بھی روح کہا گیا۔

وَكَذَٰلِكَ أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ رُوحًا مِّنْ أَمْرِنَا ط

اوراسی طرح ہم نے آپ کی طرف روح (یعنی قرآن حکیم کی وحی بھیجی۔۵۲:۴۲)

روح القدس، پاک روح یعنی جبرائیل علیہ السلام۔

وَاٰتَيْنَا عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ الْبَيِّنٰتِ وَاَيَّدْنٰهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ ط

اورہم نے عیسیٰ ابن مریم کو واضح دلائل عطا کئے اور ہم نے ان کو روح القدس کے ذریعہ تائیدی۔(۸۷:۲)

روح الامین

امانت دارروح، یعنی جبرائیل علیہ السلام۔علماء نے روح الالقاء، روح الاعظم، روح المکرم کے ناموں سے بھی جبرائیل علیہ السلام کو یاد کیا ہے۔وَاِنَّهٗ لَتَنْزِيْلُ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ o نَزَلَ بِهِ الرُّوْحُ الْاَمِيْنُ o عَلٰى قَلْبِكَ لِتَكُوْنَ مِنَ الْمُنْذِرِيْنَ o بِلِسَانٍ عَرَبِيٍّ مُّبِيْنٍ o

اس قرآن کو روح الامین نے آپ کے دل پر اتارا۔واضح اور اور صاف عربی زبان میں تا کہ آپ ڈرانے والے بن جائیں۔

(۱۹۵/۱۹۳:۲۶)

روم

نام شہراٹلی، یونان قدیم۔روم سے بازنطینی بادشاہت مراد ہے۔

بیضاوی اور جلالین نے لکھا ہے کہ قرآن کے آسمانی کتاب ہونے کا ثبوت یہ ہے کہ اس نے جو پیشین گوئی کی تھی کہ اہل روم پھر غالب آجائیں گے اور یہ اللہ کا وعدہ ہے تو اہل روم غالب آہی گئے۔

غُلِبَتِ الرُّوْمُ o فِيْٓ اَدْنَى الْاَرْضِ وَهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ غَلَبِهِمْ سَيَغْلِبُوْنَ o زمین کے ایک چھوٹے سے حصہ میں اہل روم مغلوب ہوگئے اور وہ مغلوب ہونے کے باوجود بہت جلد پھر غالب ہوجائیں گے۔

(۳:۳)

رویا

خواب، نظارا، انبیاء علیہم السلام حالت بیداری میں جو عالم الغیب کے مشاہدات اپنی آنکھوں سے کرتے تھے ان کو بھی رویا، کبھی نوم سے تعبیر کرتے ہیں، جس طرح سونے والا خواب میں دنیا بھر کے مناظر دیکھتا ہے اور جاگنے والوں کو احساس تک نہیں ہوتا۔

وَاِذْ قُلْنَا لَكَ اِنَّ رَبَّكَ اَحَاطَ بِالنَّاسِ وَمَا جَعَلْنَا الرُّءْيَا الَّتِيْٓ اَرَيْنٰكَ اِلَّا فِتْنَةً لِّلنَّاسِ وَالشَّجَرَةَ الْمَلْعُوْنَةَ فِي الْقُرْاٰنِ وَنُخَوِّفُهُمْ فَمَا يَزِيْدُهُمْ اِلَّا طُغْيَانًا كَبِيْرًا o (۶۰:۱۷) میں رویا سے مراد یہی مشاہدہ ہے۔قرآن مجید میں حضرت یوسف علیہ السلام عزیز مصر، حضرت ابراہیم علیہ السلام اور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے خوابوں کا ذکر آیا ہے۔حضرت ابوذر بن عقیلؓ سے روایت ہے کہ حضور پرانوار صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مومن کا خواب نبوت کے چالیس اجزاء میں سے ایک جزء ہے اور یہ طائر کے پاؤں اور پر کی مانند ہوتا ہے جب تک کہ کسی نے نہ کہا ہو لیکن جہاں کسی کو اس کی خبر دی تو فوراً گر پڑا (یعنی جو شخص سب سے پہلے تعبیر دیتا ہے خواب اسی کے موافق ہوتا ہے) راوی کہتے ہیں کہ میرا خیال ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے خواب کا تذکرہ کسی عقل مند سے کرو یا اپنے حقیقی دوست سے ان کے سوا اور کسی کے سامنے اپنا خواب بیان نہ کرو۔(ترمذی)

رویت ہلال

اسلامی نکتہ نظر سے چاند کا وجود فوق الافق ہونا کافی نہیں بلکہ اس کا قابل رویت ہونا اور عام آنکھوں سے دیکھے جانا ضروری ہے کیوں کہ مہینہ کی ۲۸ تاریخ کو بھی دوربین کے ذریعہ چاند کو دیکھا جاسکتا ہے۔

صحیح بخاری میں ہے۔

لاتصوموا حتی تروہ ولا تفطروا حتی تردہ فان غم علیکم فلذ والہ۔

روزہ اس وقت نہ رکھو جب تک چاند نہ دیکھ لو اور عید کے لئے افطار اس وقت تک نہ کرو جب تک چاند نہ دیکھ لو اور اگر چاند تم پر مستور ہوجائے تو حساب لگالو (یعنی حساب سے تیس دن پورے کرلو)

اسی کی ایک دوسری روایت میں یہ الفاظ ہیں۔

الشہر تسع وعشرون لیلۃ فلا تصوموا حتی تروہ فان غم علیکم فاکملو العدۃ ثلاثین۔ (صحیح بخاری جلد اول ص:۲۵۶)

مہینہ (یقینی) انتیس راتوں کا ہے اس لئے روزہ اس وقت تک نہ رکھو جب تک (رمضان کا) چاند نہ دیکھ لو، پھر اگر تم پر چاند مستور ہوجائے تو (شعبان) کی تعداد تیس دن پورے کرکے رمضان سمجھو۔

پہلی قسط

اسم اعظم

حسن الہاشمی

حضرت بایزید بسطامیؒ کے پاس ایک شخص آیا اور اس نے کہا کہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ آپ پاس اسم اعظم ہے، آپ سے میری گزارش ہے کہ آپ اسم اعظم مجھے عطا کردیجئے تاکہ میں اس کا ورد کروں اور اسکے ذریعہ اپنی دعائیں رب العالمین کے حضور میں پیش کرسکوں، یہ سن کر حضرت بایزید بسطامیؒ نے فرمایا کہ تمام اسماء حسنیٰ اسم اعظم ہیں اور ان اسماء حسنیٰ میں کسی طرح کی تفریق اور کسی طرح کا کوئی امتیاز نہیں ہے۔

اصلی بات یہ ہے کہ ان اسماء الٰہی کا ورد کرنے والا خود کتنا متقی اور کتنا پرہیزگار ہے اور کس قدر ایمان ویقین کے ساتھ ان اسماء الٰہی کا ورد کرنے والا ہے۔ حضرت بایزید بسطامیؒ نے یہ بھی فرمایا کہ اگر کوئی شخص اللہ کی وحدانیت کا قائل ہو اور ذرّے کے برابر بھی شرک میں مبتلا نہ ہو، اس کا سر صرف بارگاہ خداوندی میں جھکتا ہو اور اس کا دامن مراد صرف مالک کون مکان کے سامنے ہی پھیلتا ہو اور اس کو یہ یقین ہو کہ میری دعائیں صرف میرا مولیٰ ہی سن سکتا ہے اور میری مدد صرف میرا مولیٰ ہی کرسکتا ہے۔ ایسا شخص اسماء حسنیٰ میں سے اگر کسی بھی اسم الٰہی کا اگر ورد کردے گا تو نتائج صد فی صد ظاہر ہوں گے اور ورد کرنے والا اپنی دلی مراد کو پہنچے گا۔

روض الریاحین میں اسی طرح کا ایک واقعہ منقول ہے کہ ایک بزرگ سے جو اسم اعظم جانتے تھے، ایک شخص نے اسم اعظم کی فرمائش کی، ان بزرگ نے فرمایا، میں تمہیں اسم اعظم بتادوں گا مگر پہلے تم شہر کے فلاں دروازے پر جاکر کھڑے ہو جاؤ اور شام تک وہاں کھڑے رہو، اس دوران جو واقعات وہاں پیش آئیں وہ شام کو آکر مجھے بتاؤ۔

وہ شخص اس جگہ جاکر کھڑا ہوگیا اور دن بھر کے تمام واقعات کو اپنے ذہن میں نوٹ کرتا رہا، اسی دوران یہ واقعہ پیش آیا کہ ایک شخص جو بہت بوڑھا بھی تھا اور ضعیف بھی تھا وہ لکڑیوں کا بوجھ اپنے سر پر رکھ کر گزر رہا تھا کہ ایک پولیس والے نے اس کو بوڑھے کو مارا پیٹا اور اس کو آگے جانے سے روکا اور پھر اس کی لکڑیاں بھی چھین لیں وہ بے چارہ لکڑیاں وہیں چھوڑ کر واپس ہوگیا لیکن پولیس والے کو اس پر رحم نہ آیا۔

ان بزرگ نے پوچھا اگر تمہیں اسم اعظم کا علم ہوتا تو تم اس پولیس والے کے ساتھ کیا سلوک کرتے، اس شخص نے جواب دیا میں اسم اعظم کے ذریعہ اس ظالم کے خلاف بددعا کرتا اور اس کو ہلاک کرکے ہی دم لیتا۔ بزرگ نے فرمایا کہ وہ بوڑھا آدمی جو لکڑیاں لے کر جارہا تھا وہ ہی میرا مرشد ہے اور اسی سے میں نے اسم اعظم کی تعلیم حاصل کی ہے۔

اس سے یہ اندازہ ہوا کہ اسم اعظم کی دولت ان ہی لوگوں کو نصیب ہوتی ہے جو قوت صبر وضبط رکھتے ہوں اور اپنی ذاتی تکالیف کی وجہ سے کسی کو بددعا دینے کی غلطی نہ کرتے ہوں، جن لوگوں میں صبر وضبط نہیں ہوتا ان لوگوں کو اسم اعظم کی دولت عطا نہیں ہوتی۔

اسم اعظم کی دولت حاصل کرنے کا شوق ہمیشہ ہی سے لوگوں کو رہا ہے اور اس شوق کی تکمیل کے لئے لوگوں نے اپنے بزرگوں کی کنڈیاں کھٹکھٹائی ہیں۔ ایک مرتبہ ایک شخص نے حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ سے اسم اعظم کی فرمائش کی، شیخ عبدالقادر جیلانیؒ نے اس سے کہا۔ میں تجھے ضرور اسم اعظم کے بارے میں بتاؤں گا لیکن دریائے دجلہ کے کنارے پر تم کل شام کو دریائے دجلہ کے کنارے پر پہنچ جانا، وہ شخص اگلے دن وہاں پہنچ گیا۔ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ وہاں پہلے سے موجود تھے، شیخ نے اس شخص کو دیکھ کر کہا، میں دریا کے بیچ میں جاکر تجھے اسم اعظم بتاؤں گا کنارے پر نہیں۔ دونوں کشتی میں سوار ہوگئے، جب کشتی کچھ دور پہنچی تو شیخ نے اس شخص کو دریا میں دھکا دیدیا، وہ شخص اگرچہ تیرنا جانتا تھا لیکن دریا کی لہروں کی وجہ سے پریشان ہوگیا اور بار بار یہ پکارتا رہا، یا شیخ یا شیخ مجھے بچاؤ لیکن شیخ عبدالقادر جیلانیؒ نے اس کی نہیں سنی اور کشتی کا رخ کنارے کی طرف موڑ دیا، جب وہ شخص مایوس ہوگیا اور اسے یقین ہوگیا کہ اب شیخ اس کو کشتی پر سوار نہیں کریں گے تو اس نے آسمان کی طرف دیکھ کر تڑپ کر اور بلک کر کہا۔ اے اللہ مجھے بچالے، یہ کہتے ہی شیخ عبدالقادر جیلانیؒ نے کشتی اس کے قریب کی اور اس کو کشتی میں بٹھالیا، پھر فرمایا جب کوئی انسان تڑپ اور آہ وزاری کے ساتھ اللہ کو پکارتا ہے تو بس یہی اعظم ہے اور یہ حرکت میں نے تجھے اسم اعظم کی تربیت دینے کے لئے کی تھی۔ آج کے بعد تو یہ سمجھ لینا کہ دل کی تڑپ کے ساتھ اللہ کو پکارنا ہی اسم اعظم ہے۔ (باقی آئندہ)

سورہ قریش کے جن "حسطیش" کی تسخیر کا عمل

پر سکون ماحول اور الگ کمرہ میں یہ عمل کریں، عمل شروع کرنے سے ایک ہفتہ پہلے جانوروں سے متعلق ہر چیز بند کر دیں اور جماع سے مکمل پرہیز کریں۔ یہ عمل آپ نوچندی جمعرات یا جمعہ سے شروع کریں گے۔ غسل کر کے احرام سفید کپڑے کا پہن لیں، پھر کمرہ میں داخل ہو جائیں، پہلے لوبان مہکائیں، پھر حصار باندھ کر قبلہ رخ کھڑے ہو کر دو نفل برائے ایصال ثواب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دونوں رکعت میں بعد سورۃ الفاتحہ سورۃ اخلاص تین تین مرتبہ پڑھیں اور پھر دو نفل نماز حاجت تسخیر جن کی نیت سے ادا کریں۔ اب آپ سورہ "قریش" ایک مرتبہ اور عمل تسخیر تین مرتبہ پڑھیں۔ اسی ترکیب سے سورت کی تعداد ۷۰۶۲ کو سات یا گیارہ دن میں پورا کریں، انشاء اللہ تعالیٰ جلد سورہ ہذا کے جن "حسطیش" کی حاضری ہوگی، جب وہ حاضر ہو تو ہدایات کے مطابق عہد و پیمان کریں، بعد چلہ سورہ قریش مع عمل تسخیر کو گیارہ مرتبہ ورد میں رکھیں۔

عمل تسخیر

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

اَرِنِیْ اَنْظُرْنِیْ اِلَیْکَ یَا حسطیش بِحَقِّ سورۃ قریش بِحَقِّ کٓھٰیٰعٓصٓ بِحَقِّ سُلیمان بن دائود علیه السلام بِحَقِّ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰه اُحْضُرُوْا مِنْ جَانِبِ الْمَشَارِقِ وَالْمَغَارِب اُحْضُرُوْ مِنْ جَانِبِ الْجنوب والشمال یا حسطیش یا حسطیش یا حسطیش حاضر شو.

ادارہ

اس ماہ کی شخصیت

از: اسلام آباد پاکستان

نام: منظور حسین عارفی

نام والدین: نسیم احمد، نزہت بانو

تاریخ پیدائش: ۱۷ر فروری ۱۹۸۳ء

تعلیم: بی کام و تکمیل علوم دینیات

آپ کا نام ۱۴ حروف پر مشتمل ہے۔ ان میں سے ۶ حروف نقطے والے ہیں، بقیہ ۸ حروف، حروف صوامت سے تعلق رکھتے ہیں۔ عنصر کے اعتبار سے آپ کے نام میں دو حرف آبی، تین حروف آتشی، چار حروف خاکی اور پانچ حروف بادی ہیں۔ بہ اعتبار تعداد آپ کے نام میں بادی حروف کو اور بہ اعتبار اعداد آپ کے نام میں آبی حروف کو غلبہ حاصل ہے۔ آپ کے نام کا مفرد عدد دو مرکب عدد ۲۰ اور آپ کے نام کے مجموعی اعداد ۱۶۸۵ ہیں۔

۲ کا عدد باہمی ربط ضبط اور باہمی معاہدے کی علامت ہے۔ اس عدد کا حامل قدرتی مناظر سے دلچسپی رکھتا ہے اور یہ فنون لطیفہ کا شیدائی ہوتا ہے اس کی شوقین مزاجی حد سے زیادہ بڑھی ہوئی ہے۔ جن محفلوں میں دل لگی اور دل بستگی کا سامان ہوتا ہے، یہ اس محفل میں شرکت کرنے کی کوشش ضرور کرتا ہے۔ ۲ عدد کے لوگوں میں ایک خاص قسم کی کشش ہوتی ہے یہ لوگ اپنے اندر ایک طرح کی مقناطیسیت رکھتے ہیں، لوگ ان کی طرف کھنچتے ہیں اور ان کی باتوں سے محظوظ ہوتے ہیں، ان کی آواز میں ایک طرح کی کشش ہوتی ہے جو سامعین کو مسحور کر دیتی ہے۔

۲ عدد کے لوگ صبر و تحمل کی دولت سے بھی سرفراز ہوتے ہیں، بے صبرا پن اور جذبات کی رو میں بہہ جانا ان کی فطرت میں شامل نہیں ہوتا، یہ لوگ برے سے برے حالات میں بروقت صبر کر لیتے ہیں اور اس کا بھر پور فائدہ اٹھاتے ہیں، ان لوگوں کو کم سن بچوں سے بہت محبت ہوتی ہے، بچوں کو خوش کر کے یہ لوگ اپنے دل میں ایک فرحت محسوس کرتے ہیں، بچوں سے اظہار محبت کر کے انہیں روحانی سکون ملتا ہے۔

۲ عدد کے لوگ دور اندیش ہوتے ہیں، حکمت عملی ان کی ذات کا جزء ہوتی ہے، یہ لوگ ہر معاملہ میں اپنا قدم نہایت احتیاط سے اٹھاتے ہیں اور جلد بازی سے خود کو محفوظ رکھتے ہیں۔ ۲ عدد کے لوگوں کی ہر ممکن کوشش یہ ہوتی ہے کہ ان کی زندگی سادگی اور شرافت کے ساتھ گزرے، برائیوں سے خود کو بچانا ان کی فطرت میں شامل ہوتا ہے، برے لوگوں کی صحبت سے بھی یہ حتی الامکان خود کو بچاتے ہیں، لیکن اگر کسی وجہ سے یہ راہ راست سے بھٹک جائیں تو پھر ان کا سنبھلنا مشکل ہوتا ہے۔

۲ عدد کے لوگ مستقل مزاج ہوتے ہیں، ان میں ایک طرح کا استحکام ہوتا ہے جو انہیں ڈانوا ڈول ہونے سے ہمیشہ محفوظ رکھتا ہے، یہ لوگ جس جگہ جم جاتے ہیں پھر یہ اس جگہ پر جمے ہی رہتے ہیں، انہیں کسی مقام سے ٹس سے مس کرنا آسان نہیں ہوتا۔ ۲ عدد کے لوگ صحت و تندرستی کے معاملہ میں خوش نصیب نہیں ہوتے اکثر ان کی صحت متاثر رہتی ہے اور سچ تو یہ ہے کہ لوگ بد پرہیزی کا مظاہرہ بہت کرتے ہیں اور بد پرہیزی ان کی صحت کے معاملہ میں زہر قاتل ثابت ہوتی ہے، بیمار ہو جانے کی حالت میں یہ لوگ علاج سے نہیں گھبراتے لیکن پرہیز سے بہت دور رہتے ہیں اور بد پرہیزی ان کے لئے بہت مضر ثابت ہوتی ہے۔ ۲ عدد کے لوگوں میں ایک طرح کی فطری شرم ہوتی ہے لیکن اس کے باوجود یہ خود کو ہر جگہ اور ہر محفل میں نمایاں کرنے کے آرزومند بھی ہوتے ہیں، ان کی خوبی یہ ہوتی ہے کہ ان کا ذکر اور ان کا چرچا ہر محفل میں ہوتا ہے، لوگ ان کے خلاف تبصرے بھی خوب کرتے ہیں، لیکن ۲ عدد کے لوگ اپنے خلاف ہونے والی گفتگو پر نہایت صبر و ضبط کا مظاہرہ کرتے ہیں اور یہ مظاہرہ انہیں سرخروئی اور عظمت سے بہرہ ور کرتا ہے، ان کا صبر و ضبط اور

ان کی خاموشی ان کی حکمت عملی کا ایک حصہ ہوتی ہے۔

۲ عدد کے لوگوں میں ایثار کرنے کا جذبہ بدرجہ اتم موجود ہوتا ہے یہ لوگ خود کام کرتے ہیں اور اس کا سہرا دوسروں کے سر پر باندھ دیتے ہیں، ان لوگوں کی قوت خیالی بہت بڑھی ہوتی ہے، یہ ان لوگوں میں شامل ہوتے ہیں جن کے بارے میں عام لوگوں کا خیال یہ ہوتا ہے کہ یہ لوگ دن میں جاگتے ہوئے اچھے خواب دیکھنے کے عادی ہیں۔ ۲ عدد کے لوگوں میں روحانی صفات بھی موجود ہوتی ہیں، یہ سوچ وفکر کے اعتبار سے قدامت پسند ہوتے ہیں، یہ لوگ سادہ مزاج ہوتے ہیں، اور سادہ لوحی ان کی فطرت کا جزء ہوتی ہے، لاگ لپیٹ، دھوکہ دفریب، عیاری ومکاری جیسے مذموم اوصاف سے ان کا کوئی لینا دینا نہیں ہوتا۔ انہیں بے جا اختلاف اور خواہ مخواہ کی لڑائی جھگڑوں سے وحشت ہوتی ہے یہ لوگ کبھی طناطنی کے ماحول کو پسند نہیں کرتے۔

۲ عدد کے لوگ اپنے مزاج کے اعتبار سے ہمیشہ شریف اور اچھے ثابت ہوتے ہیں، تعلقات نبھاتے ہیں، دوستی کا خیر مقدم کرتے ہیں لیکن چونکہ یہ حد سے زیادہ حساس ہوتے ہیں اس لئے یہ بہت جلد لوگوں سے بدگمان بھی ہو جاتے ہیں، مگر یہ لوگ کینہ پرور نہیں ہوتے، یہ ناراض بھی بہت جلد ہوتے ہیں اور پھر راضی بھی جلد ہی ہو جاتے ہیں، بغض وعناد کی آگ میں جھلسنا ان کے مزاج کے برخلاف ہوتا ہے۔ ۲ عدد کے لوگوں کی زندگی میں روٹھ منائی کا سلسلہ بہت چلتا ہے ان میں صلاحیتیں بہت ہوتی ہیں، شخصیت میں ایک طرح کی کشش ہوتی ہے لیکن ان کا حساس ہونا ان کو بار بار صدمات سے دوچار کرتا ہے اس لئے مطلوبہ ترقی اور کامیابی سے یہ اکثر محروم ہو جاتے ہیں۔ چونکہ آپ کا مفرد عدد بھی ۲ ہے اس لئے کم وبیش یہ تمام خصوصیات آپ کے اندر بھی موجود ہوں گی۔

آپ کے مزاج میں سادگی ہے، ملنساری ہے، آپ دیر تک اور دور تک ساتھ نبھاتے ہیں، دوسروں پر بھروسہ کرتے ہیں، دوسروں کے خیالات کو اہمیت دیتے ہیں، آپ خود بھی اہم ہیں اور آپ خود بھی قابل بھروسہ ہیں اس لئے لوگ آپ سے جلد ہی مانوس ہو جاتے ہیں اور آپ سے دوستی کرنے میں فخر محسوس کرتے ہیں، آپ کے اندر غور وفکر کی زبردست صلاحیتیں موجود ہیں، آپ صاحب عقل ہیں لیکن آپ چالاک نہیں ہیں، آپ کی سوجھ بوجھ ضرب المثل بن سکتی ہے، آپ کی سادگی اور سادہ لوحی آپ کے لئے ہمیشہ باعث افتخار ثابت ہوگی، آپ کے اندر زود اعتباری بھی ہے آپ بہت جلد لوگوں پر بہت زیادہ کر لیتے ہیں اور اپنی صفت کی وجہ سے آپ بار بار نقصانات سے دوچار ہوتے ہیں، لوگوں پر بھروسہ کرنا چاہئے لیکن ایک دم نہیں اور آنکھیں بند کر کے نہیں، نئے ملاقاتیوں پر سوچ وسمجھ کر بھروسہ کریں تاکہ نت نئے نقصانات سے آپ محفوظ رہ سکیں۔

آپ کی مبارک تاریخیں: ۲، ۱۱، ۲۰ اور ۲۹ ہیں، ان تاریخوں میں اپنے اہم کام انجام دینے کی کوشش کریں، انشاء اللہ آپ کامیابی سے ہمکنار ہوں گے۔

آپ کا لکی عدد ۸ ہے۔ ۸ عدد کی چیزیں بطور خاص آپ کو راس آئیں گی۔ ۸ عدد کی شخصیتیں بھی آپ کے لئے موزوں اور مفید ثابت ہوں گی۔ ۸ عدد کی چیزوں کو اور لوگوں کو آپ ہمیشہ اہمیت دیں، جن حضرات کا مفرد عدد ۷، ۸ یا ۹ ہو ان سے آپ کی دوستی خوب جمے گی۔ ایک ۳، ۴ اور ۶ آپ کے لئے عام سے لوگ ثابت ہوں گے، یہ لوگ حالات کے ساتھ ساتھ آپ کے ساتھ اچھا برتاؤ کریں گے، پانچ کا عدد آپ کا دشمن عدد ہے، اس عدد کے لوگ اور اس عدد کی چیزیں آپ کو کبھی راس نہیں آئیں گی، اگر آپ پانچ عدد کے لوگوں سے اور ۵ عدد کی چیزوں سے آپ دور ہی رہیں تو آپ کے حق میں بہتر ہوگا۔

آپ کا مرکب عدد ۲۰ ہے، یہ ایک روحانی عدد ہے جو آپ کو روحانیت اور پوشیدہ علوم سے آگاہی دلائے گا لیکن آپ کے لئے ضروری ہوگا کہ آپ مادہ پرستی سے پرہیز کریں، چونکہ آپ کا مرکب عدد ۲۰ ہے تو آپ کے لئے ضروری ہے کہ آپ اپنی شخصیت کے روحانی پہلو کو اجاگر کریں، انشاء اللہ آپ زبردست فائدے اٹھائیں گے، ہر قسم کی خدمات بھی آپ کے لئے ترقی کا باعث بنیں گی، آپ خدمت خلق کے ذریعہ اپنی شناخت بنانے میں کامیاب رہیں گے۔

آپ کی تاریخ پیدائش کا مفرد عدد ۸ ہے جو آپ کے لئے خوش آئند ہے۔ اس تاریخ کی وجہ سے آپ کی زندگی میں اچھے انقلاب آتے رہیں گے، آپ کی پیدائش دوسرے مہینے کی ہے یہ مہینہ بھی آپ کے لئے مبارک ہے۔ آپ کی مجموعی تاریخ پیدائش کا مفرد عدد ۴ ہے، یہ عدد آپ کے لئے عام سا عدد ہے لیکن یہ عدد آپ کی قسمت کا عدد ہے، یہ عدد زندگی

بھر حالات کے ساتھ ساتھ آپ کی روحانی مدد کرتا رہے گا اور آپ کو خوش بختیوں سے دوچار کرتا رہے گا۔

آپ کی غیر مبارک تاریخیں: ۲، ۱۲، ۱۷ اور ۲۳ ہیں۔ یہ بات آپ یاد رکھیں کہ نام کے حساب سے ۲ تاریخ آپ کی مبارک تاریخ ہے اور تاریخ پیدائش کے اعتبار سے ۲ تاریخ آپ کی غیر مبارک تاریخ ہے۔ ۱۷ تاریخ بھی آپ کی علم نجوم کے حساب سے غیر مبارک ہے، جب کہ ۱۷ تاریخ آپ کی پیدائش کی تاریخ ہے اور اس کا مفرد عدد آپ کا لکی عدد ہے۔

اس تفصیل کا مطلب ہے کہ آپ کو زندگی میں اگرچہ کامیابیاں بار بار ملتی رہے گی لیکن آپ اعداد کے ٹکراؤ کی وجہ سے بار بار رکاوٹوں سے بھی دوچار ہوتے رہیں گے، غیر مبارک تاریخوں میں اہم کام کرنے سے گریز کریں، ورنہ ناکامی کا اندیشہ رہے گا۔

آپ کا برج دلو اور ستارہ زحل ہے، یہ ستارہ ایک کمزور ستارہ ہے، جو اپنے حامل کو بار بار مشکلات سے دوچار کرتا ہے، اس ستارے کی وجہ سے انسان کو زندگی میں کئی بار مختلف قسم کی رکاوٹوں اور پریشانیوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے، آپ کے لئے ہفتے کا دن اہم ہے، اس دن آپ اپنے خاص کام کرسکتے ہیں، ہفتے کے علاوہ بدھ اور جمعہ کے دن بھی آپ کے لئے اہم ہیں۔ ان دنوں میں بھی آپ اپنے اہم کاموں کو انجام دے سکتے ہیں لیکن اتوار، پیر، منگل آپ کے لئے ہمیشہ غیر مبارک ثابت ہوں گے، ان دنوں میں اگر آپ اپنے اہم کاموں سے گریز کریں تو آپ کے لئے اچھا ہوگا۔

یاقوت آپ کی راشی کا پتھر ہے اس پتھر کے استعمال سے آپ کی زندگی میں باذن اللہ سنہرا انقلاب آسکتا ہے، اس پتھر کو چار ماشہ چاندی کی انگوٹھی میں جڑوا کر سیدھے ہاتھ کی شہادت کی انگلی میں پہنیں۔ نیلا اور سبز رنگ آپ کو ہمیشہ راس آئے گا، اگر آپ کو اپنے گھر کی کھڑکیوں اور دروازوں پر پردے لٹکانا پسند کریں تو ان رنگوں کو ترجیح دیں، انشاء اللہ گھر میں راحت رہے گی اور آپ سکون سے بہرہ ور ہوں گے۔

جنوری، فروری اور جولائی میں اپنی صحت کا خاص خیال رکھیں، اگر ان مہینوں میں کوئی معمولی سی بیماری بھی لاحق ہو تو اس کے علاج کی طرف فوری توجہ دیں، ہرگز ہرگز غفلت نہ برتیں، آپ کو عمر کے کسی بھی دور میں امراضِ معدہ، امراضِ دانت، دردِ گھٹیا، امراضِ چشم، پیر دل اور ٹانگوں کی تکالیف، امراض دماغ وغیرہ کی شکایت ہوسکتی ہے۔

شلجم، کھیرا، خربوزہ، سرسوں اور السی وغیرہ ہمیشہ آپ کو راس آئیں گے اور آپ کی تندرستی پر اچھا اثر ڈالیں گے، لہٰذا وقتاً فوقتاً مختلف انداز سے ان چیزوں کا استعمال کرتے رہیں۔

آپ کے نام میں ۸ حروف، حروف صوامت سے تعلق رکھتے ہیں، ان حروف کے مجموعی اعداد ۵۸۵ ہیں، اگر ان میں اسم ذات الٰہی کے اعداد ۶۶ شامل کرلئے جائیں تو مجموعی اعداد ۶۵۱ ہوجاتے ہیں۔ ان اعداد کا نقش مربع آپ کے لئے انشاء اللہ مفید ثابت ہوگا۔

نقش اس طرح بنے گا۔

۷۸۶

۱۶۲	۱۶۵	۱۶۹	۱۵۵
۱۶۸	۱۵۶	۱۶۱	۱۶۶
۱۵۷	۱۷۱	۱۶۳	۱۶۰
۱۶۴	۱۵۹	۱۵۸	۱۷۰

آپ کے مبارک حروف ث، س، ش اور ص ہیں۔ ان حروف سے شروع ہونے والی چیزیں انشاء اللہ آپ کو راس آئیں گے اور آپ کی تندرستی اور کام کاج پر اچھا اثر ڈالیں گی، مثلاً سنترہ، شہد، شہتوت وغیرہ۔

آپ کی فطرت میں سادگی ہے اور سادہ لوحی بھی ہے، آپ جلد لوگوں کی طرف مائل ہوجاتے ہیں اور جلد ہی لوگوں پر بھروسہ کرلیتے ہیں جو بسا اوقات آپ کے لئے نقصان دہ ثابت ہوتا ہے، آپ کے دل و دماغ میں ایک طرح کی بے چینی ہے جو اکثر آپ کو پریشان رکھتی ہے آپ چونکہ حساس ہیں اس لئے معمولی معمولی باتوں کا آپ اثر لیتے ہیں اور خواہ مخواہ بھی غمگین ہوجاتے ہیں۔

آپ کی ذاتی خوبیاں یہ ہیں: جذبۂ رقابت، مکمل اعتماد، گھریلو سکون، سادگی اور سادہ لوحی، قوت برداشت، استقلال واستحکام، دوراندیشی، غور وخوض، اظہار ہمدردی اور وفاداری وغیرہ۔

آپ کی ذاتی خامیاں یہ ہیں، زود اعتباری، دوسروں کی طرف جلد مائل ہوجانا، حساس ہونے کی وجہ سے جلد لوگوں سے بدگمان ہوجانا، بے وجہ کی شرم، مسلسل اضطراب، ٹال مٹول، مایوسی، ترش روئی، تذبذب اور تردد وغیرہ۔

FREE AMLIYAAT

اس دنیا کے ہر شخص میں کچھ خوبیاں ہوتی ہیں اور کچھ خامیاں، صرف خوبیاں اور صرف خامیاں کسی میں نہیں ہوتیں، دوراندیش اور اچھے بھلے لوگ وہ ہوتے ہیں جو اپنی خوبیوں میں اضافہ کرتے رہیں اور آہستہ آہستہ اپنی خامیوں سے نجات حاصل کرتے رہیں، ہمیں امید ہے کہ اپنی شخصیت کا یہ خاکہ پڑھنے کے بعد آپ اپنی خوبیوں میں مزید اضافہ کریں گے اور ان خامیوں سے نجات پانے کی کوشش جاری رکھیں گے جن کی طرف ہم نے اس خاکہ میں اشارہ دیا ہے۔ اس طرح اس کالم نویسی کا حق ادا ہوگا اور آپ کی شخصیت میں بھی چار چاند لگ جائیں گے، آپ کی تاریخ پیدائش کا چارٹ یہ ہے۔

۳		۹
۲		۸
۱۱		۷

آپ کی تاریخ پیدائش کے چارٹ میں ایک ۲ بار آیا ہے جو آپ کی زبردست قوت اظہار کی علامت ہے، گویا کہ آپ باتونی قسم کے انسان ہیں اور آپ اپنے مافی الضمیر کو بہتر انداز میں بیان کرسکتے ہیں۔

آپ کے چارٹ میں ۲ کی موجودگی اس بات کی نشانی ہے کہ آپ کی قوت ادراک بہت بڑھی ہوئی ہے لیکن آپ بروقت اپنی قوت ادراک کا فائدہ نہیں اٹھاپاتے۔

۳ کی موجودگی یہ ثابت کرتی ہے کہ آپ پرجوش ہیں، لطیفہ گوئی آپ کی فطرت ہے اور لوگوں کو اپنی طرف متوجہ کرنے کے ہنر سے آپ واقف ہیں اور کسی بھی محفل کو زعفرانی بنالیتے میں آپ کامیاب رہتے ہیں۔

آپ کے چارٹ میں ۴، ۵ اور ۶ کی غیر موجودگی گھریلو ذمہ داریوں سے لاپرواہی کی طرف اشارہ کرتی ہے اس سے اندازہ یہ ہوتا ہے کہ آپ گھریلو ذمہ داریوں سے راہِ فرار اختیار کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور ایسا کرنا پست ہمتی کو ثابت کرتا ہے، ایسا لگتا ہے کہ بچپن میں آپ رنج اور محرومی کا شکار رہے ہیں اور اسی وجہ سے آپ کی فطرت میں ایک طرح کے احساس کمتری کے آثار ابھی تک موجود ہیں، یہی احساس کمتری کبھی کبھی آپ کو باغی بھی بنادیتی ہے۔ آپ کبھی کبھی اپنی شخصیت سے شاکی نظر آنے لگتے ہیں اور کبھی کبھی تو آپ قدرت کو بھی تنقید کا نشانہ بنالیتے ہیں، بسا اوقات یہ باتیں اور یہ الجھنیں آپ کو اپنی ذمہ داریوں سے لاپرواہ بنادیتی ہیں، آپ کو اس لاپرواہی سے نجات حاصل کرلینی چاہئے کیوں کہ اس کی وجہ سے آپ کی خوبصورت شخصیت کا قتل ہوتا ہے اور آپ بہت ساری خوبیوں کے باوجود لوگوں کی نظروں میں کمتر قسم کے بن جاتے ہیں۔ ۷ کی موجودگی یہ ثابت کرتی ہے کہ آپ ہر معاملہ میں عدل وانصاف کے قائل ہیں، کسی کے ساتھ بھی ناانصافی آپ کو برداشت نہیں ہوتی۔ ۸ کی موجودگی یہ ثابت کرتی ہے کہ آپ دوسروں کے معاملات پرکھنے کی بھرپور صلاحیت رکھتے ہیں، آپ نظافت پسند بھی ہیں لیکن آپ کی طبیعت کی بے چینی آپ کو ایک طرح کی کڑھن میں مبتلا رکھتی ہے۔

۹ کی موجودگی آپ کے حساس ہونے کا ثبوت ہے اور یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ آپ کا شعور بہت بڑھا ہوا ہے، آپ وسیع النظر بھی ہیں، لیکن یہ بھی اندازہ ہوتا ہے کہ اکثر معاملات میں آپ جلد بازی کا مظاہرہ کرگزرتے ہیں اور اکثر مشتعل بھی ہوجاتے ہیں۔ آپ کے چارٹ میں دو لائنیں مکمل ہیں، لیکن درمیان کی لائن پوری خالی ہے جو یہ ثابت کرتی ہے کہ زندگی میں کئی بار آپ کی خوشیاں اور آپ کی کامیابیاں ادھوری رہ جائیں گی، درمیان کی لائن زحل سے تعلق رکھتی ہے اس کا خالی پن یہ بھی ثابت کرتا ہے کہ آپ صحیح موقع پر صحیح اقدام نہیں کرپاتے، آپ کے اندر ایک طرح کی ہچکچاہٹ رہتی ہے کہ جو آپ کو جرأت مندی سے روکتی ہے اور یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ آپ دوسروں سے توقعات وابستہ رکھتے ہیں جو آپ کے لئے زیادہ تر اذیت دہ ثابت ہوتا ہے، آپ فطرتاً غیرت مند ہیں لیکن خواہ مخواہ کی خوش فہمیوں کی بنا پر آپ دوسروں سے بلاوجہ امیدیں قائم کرلیتے ہیں، یہ امیدیں آپ کے لئے نت نئے صدمات کا سبب بنتی ہیں۔ آپ کے دستخط یہ ثابت کرتے ہیں کہ آپ خود کو معمہ بنائے رکھتے ہیں اور اپنی خوبیوں اور خامیوں پر پردہ ڈالنے میں کامیاب ہوجاتے ہیں، آپ کا فوٹو اور آپ کی آنکھیں یہ ثابت کرتی ہیں کہ آپ کے اندر بڑا آدمی بننے کی خواہش اور جذبہ موجود ہے اور آپ چند ٹکوں پر قناعت کرنے والے انسان نہیں ہیں۔ اپنی شخصیت کے اس خاکے کو پڑھنے کے بعد اگر آپ نے اور بھی بہتر بنانے کی جدوجہد کی تو ہم سمجھیں گے کہ ہماری خاکہ نویسی کا حق ادا ہوا اور ہمارے اندر دوسرے لوگوں کے بارے میں قلم اٹھانے کا حوصلہ برقرار رہے گا۔

آسان روحانی مجربات مع تعویذات وادعیہ

مولانا فیاض حسین جعفری

آسیب: سورۂ فلق ایک مرتبہ پڑھ کر پانی پردم کریں اور پی لیں۔ نمک کا استعمال کم کریں شہد کھایا کریں۔ فرعون ہامان نمرود کاغذ پر لکھ کر بتی بنائیں اور گھر میں دھونی دے دیں۔ (۳ روز صرف)

انکھیں درست: کھانے کے بعد ہاتھ ضرور دھوئیں اور گیلے ہاتھ بھنوؤں پر لگا کر آنکھیں کو ٹھنڈک پہنچائیں۔

بہرہ پن: کان پر ہاتھ رکھ کر پارہ ۲۸ سورۃ حشر آیت نمبر ۲۱ لَوْ انزلنا سے یتفکرون پڑھ کردم کیا کریں۔

بادی بواسیر: جوار کے آٹے کی روٹی چند روز کھلائیں۔ گرم اشیاء مرچ اور تیل کی تلی ہوئی چیزوں سے پرہیز کریں۔

پیٹ درد: اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ پڑھ کر پانی پردم کریں اور شمال کی طرف منہ کر کے پانی پی لیں ر پلادیں۔

پیٹرول زیادہ دیر چلے: ٹنکی بھروانے کے بعد یا پہلے اول وآخر دو، دو مرتبہ درود اور سات مرتبہ سورۃ الکوثر پڑھ لیں۔

تبادلہ کی منسوخی: عشاء کی نماز کے بعد ۱۹ دن تک ۱۹ مرتبہ سورۃ تَبَّتْ یَدَا پڑھ کر دعا کریں تبادلہ رک جائے گا۔

تعلیم زیادہ: اپنی Age کے مطابق روزانہ رَبِّ زِدْنِي عِلْمًا پڑھا کریں اول بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ آخر درود پڑھیں۔

ٹیس پڑنا: ٹیس والی جگہ پر لونگ کا تیل لگادیں اور انگلی سے × کا نشان لگائیں۔

ٹانگ درد: روغن زیتون کی ہلکی مالش کریں اور ساتھ ساتھ سورۃ الفیل پڑھتے جائیں درد رفع ہو جائے گا۔

ثابت قدم رہنا: یَا کَافِیْ اِکْفِ (ذہن میں اپنا اور اپنی جماعت کا تصور رکھیں) پڑھتے رہیں دلیری پیدا ہوگی۔

ثمر بار ہو: باغ درخت کو پھل زیادہ آئے گا۔ سورۃ ۴ ر جمعہ دم کریں۔

جملہ امراض: یَا شَافِیْ اِشْفِ بِحَقِّ علی زین العابدینؑ چار، چار مرتبہ ایک دن تین ۳ مرتبہ دم کریں۔

چوری نہ کرے: اَلْبَرُّ ۲۰۰ مرتبہ پانی پر پڑھ کر پلادیں۔ مگر اسے معلوم نہ ہو کہ پانی دم کیا ہوا ہے۔

چھپکلی نہ آئے: کمرے میں مور کا پر رکھ دیں۔

حافظہ تیز ہو: قرآن پاک کا کوئی مختصر سورۂ حافظے کی تیزی کی نیت سے پڑھا کریں۔

حل مشکلات: سورۃ الحمد پڑھتے وقت اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَاِیَّاكَ نَسْتَعِیْنَ ۱۰۰ مرتبہ پڑھ کر مکمل کریں اور پھر دعا کریں۔

مکان خالی کرانا: نماز عشاء کے بعد (صرف ایک مرتبہ) سورۂ انشقاق کی آیت نمبر ۱۴ صرف ۳۰۰ سو مرتبہ پڑھیں۔

خوبصورت رہنا: یَاجَمِیْلُ اعداد کے مطابق ۹۳ مرتبہ صبح وشام پڑھتے رہیں باسی پانی نہ پئیں۔

درد شقیقہ: نوشادر اور کافور ہم وزن لے کر ملالیں اسے سونگھیں درد دفع ہو جائے گا۔ وقتِ ضرورت کام لیں۔

دل کی تیز دھڑکن: سینے پر ہاتھ رکھ کر لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ پڑھنا شروع کردیں طبیعت بحال ہو جائے گی۔

ڈوباہو اقرض واپس: سورۃ العادیات ۵ مرتبہ روزانہ چند یوم تک پڑھیں اسباب پیدا ہو جائیں گے۔

ڈراؤنے خواب نہ آئیں: تکیے کے نیچے خرمے یا امرود کے پتے رکھ دیں۔

ذیابطیس: (پیشاب میں شکر آنا) مٹھائی سے اجتناب کرے اور جامن کے موسم میں جامن کھائے۔

ذکر الٰہی: اللہ کا ذکر تمام پریشانیوں کا حل ہے۔ سجدے میں جا کر شُکْرًا لِلّٰہِ کہا کریں۔ حسب توفیق جتنی دفعہ پڑھ سکیں۔

رزق کی فراوانی: چاروں کونوں میں دس، دس مرتبہ یارزاق پڑھا کریں ہر طرف سے آنا شروع ہو جائے گا۔

رکاوٹیں دور: سینے پر ہاتھ رکھ کر ۷۰ مرتبہ یافتاح روزانہ پڑھتے رہیں۔

زخم مند مل : کائی لگاتے رہیں۔

زکام : دووقت کھانے میں وقفہ دیں، سونف کا قہوہ پئیں فاقہ بہترین علاج ہے۔

سر درد : اپنی کنگھی / برش الگ کریں۔ سورۃ **قل ھو اللہ احد** پڑھ کر ۴/ منٹ تک سر پر پھیریں۔

سحر کا اثر ختم : تھوڑا سا پانی سامنے رکھیں ۱۰/ منٹ تک الگ بیٹھ کر دورد پڑھتے رہیں۔ بعد میں پانی گملے میں ڈال دیں (۳/ صرف)

شادی ہو جائے : سورۃ احزاب پارہ نمبر ۲۱/ لکھی لکھائی فریم کروا کر گھر میں کسی جگہ لگا دیں۔

شفاء : یَاشَافِیْ یَاکَافِیْ ۷/ مرتبہ پڑھ کر جسم پر دم کریں۔ ۱۳۱/ مرتبہ یَاسَلَامُ پڑھ کر پانی پر دم کریں اور پئیں۔

صحت بحال : ۱۹شعرا ۔۸۰/ وَاِذَا مَرِضْتُ فَھُوَ یَشْفِیْنَ اپنی Age کے مطابق پڑھیں (عمر سالوں میں)

صلح صفائی : ۲۰/ مرتبہ یَاوَدُوْدُ پڑھ کر ہاتھ ملائیں، یا کوئی دوسرا دونوں کی صلح کے لئے پڑھ دے۔

ضد نہ کریے : ۷/ روز تک سات دفعہ یَامُقِیْتُ پڑھ کر ناشتہ پر دم کرے۔

ضبط وصبر : اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الصّٰدِقِیْنَ. ۱۴/ مرتبہ خود پڑھے یا دوسرے پر دم کرے یا پانی پر دم کر کے دے۔

طاقت جسمانی : دوپہر کے کھانے کے بعد تھوڑا سا پیاز اور گڑ کھائے (حکیم بوعلی سینا)

طویل عمر : غم کرنا چھوڑ دے دوسروں کے جائز کام کرے۔ صبح یا شام سیر کرے یا چلتا پھرتا رہے۔

ظالم پر فتح ہو : رَبِّ اِنِّیْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ کا ورد رکھے۔ ہر دشمن کے لئے ۱۳، ۱۳/ مرتبہ پڑھے۔

ظلم سے بچا رہے : دعائے امام زمانہ پڑھتا رہے۔

عہدہ واپس ملے : ۱۰۰ مرتبہ یَاعَزِیْزُ پڑھنا شروع کردے۔

عداوت دور ہو : اَللّٰھُمَّ اَلِّفْ بَیْنَ...... اپنا نام ..... دوسرے کا نام۔

غصہ رفع ہو : اپنے ہاتھ سے تھوڑا سا پانی پی لے۔

غلط رویہ درست : ۷/ مرتبہ اِھْدِ نَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ خود پڑھے دوسروں کے لئے دم کرے۔

فائدہ ہو : اپنے مال پر ایک تسبیح یَانَافِعُ پڑھ دے۔

فالج کا علاج : ادرک چوستا رہے ہر تیسرے دن لہسن کی ایک تری نگل لے۔

قوت بدن : گوشت اچھی طرح گلا کر دودھ میں پکا کر کھائے۔

قبض نہ ہو : پانی زیادہ پیا کرے۔ رات کو چائے یا دودھ میں روغن بادام کے چند قطرے ڈال کر پئے۔

یرقان : پپیتا کھائیں، جو کا قہوہ پئیں۔

کمپیوٹر نقصان نہ دیے : ہر ۲۰/ منٹ بعد ۲۰/ سیکنڈ تک آنکھوں کو آرام دے۔

کینسر دفع ہو : رات کے اندھیرے میں کینسر کو مخاطب کر کے کہیں....... اس شریف عورت / مرد کی جان چھوڑ دے۔ آپکی مہربانی

گوشت گل جائے : پکاتے وقت خربوزہ کا چھلکا ڈال دیں۔

گلے کا درد : اول وآخر درود پڑھ کے نیم گرم دودھ کے چند گھونٹ پی لے۔

لیکوریا : اونٹنی کے دودھ کی کھیر پکا کر کھائیں۔

لقوہ : جنگلی کبوتر کے گوشت کا شوربہ۔

مچھر نہ آئیں : کلونجی کے دانوں کا دھواں دے دیں۔

مقبولیت : روزانہ ۹۹/ مرتبہ یَامَجِیْدُ پڑھ لیا کریں۔

نظر تیز : غسل سے پہلے پاؤں کے انگوٹھوں پر تھوڑا سا سرسوں کا تیل مل لیں

نظر بد دور : وضو والا پانی تھوڑا سا متاثرہ فرد پر انگلی سے چھڑک دیں۔

وسوسہ : **لاحول ولا قوۃ** تین مرتبہ اور **اعوذ باللہ** تین مرتبہ پڑھ لیا کریں۔

وبا : عربی پڑھنے والے لِیْ خَمْسَۃٌ اُطْفِیْ. پڑھیں دیگر صبح شام یہ پڑھیں عبداللہ کا پوت آمنہ کا جایا۔ بھاگ ری وبا محمد گھر آیا۔

ہچکی : دونوں کانوں میں چند سیکنڈ تک انگلی ڈالے رکھیں ہچکی بند ہو جائے گی۔

ہر کام درست : ۱۴/ مرتبہ اَللّٰہُ رَبِّیْ پڑھ کر کام بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سے شروع کرے۔

یاد داشت برقرار : پارہ نمبر ۱۴ مرتبہ سورہ حجر آیت نمبر ۹/ اپنی Aeg کے مطابق پڑھیں اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّکْرَ وَاِنَّا لَہٗ لَحَافِظُوْنَ Age کے مطلب ہے جتنے سال آپکی عمر ہے آدھا سال پورا سمجھیں۔

بڑے لوگوں نے فرمایا

☆خیالات کی جنگ میں کتابیں ہتھیار کا کام کرتی ہیں۔(البیرونی)

☆جس گھر میں عورت دکھی رہتی ہے وہ گھر جلدی تباہ ہو جاتا ہے۔ (سرتی)

☆ایمان۔ عشق پہ ساری زندگی فدا اور آزادی پر عشق بھی قربان کر دینا چاہیے۔(پتوفی ہنگری کے معروف شاعر)

☆دنیا پر کتابیں ہی حکومت کرتی ہیں۔(کارلائل)

☆کتابیں گھروں کی طرح ہیں، ان میں رہنا چاہئے۔

☆وہ لوگ جو ادبی وراثت کی طرح سے بے نیازی برتنے لگتے ہیں، وحشی ہو جاتے ہیں اور جن لوگوں میں ادبی تخلیق کی صلاحیتیں مفقود ہو جاتی ہیں ان کے ہاں خیالات ومحسوسات کی ترقیاں بھی رک جاتی ہیں۔(ٹی۔ایس۔ایلیٹ)

☆فن شخصیت کے اظہار کا نام نہیں ہے بلکہ شخصیت سے فرار کا نام ہے۔

☆جب کسی دور میں طوفان طرق وباراں آنے لگتے ہیں تو مجھ جیسے ہی افراد ظاہر ہوتے ہیں۔(کیرک گارڈ)

☆ادب کا تعلق جمالیات سے ہوتا ہے اور نقاد کا روایات سے (کاوش صدیق)

☆جو مرد یہ سمجھتا ہے کہ وہ عورت کو جیت رہا ہے، درحقیقت وہ عورت کے آگے شکست تسلیم کر رہا ہوتا ہے۔(سارہ اینڈرسن)

☆جنس ایک ناقابل تردید حقیقت ہے۔اس کو تسلیم کر لینا جنسی مسائل سے نجات کی طرف پہلا قدم ہے۔(سگمنڈ فرائڈ)

☆ہماری ساس ہمیشہ اچھی بہو ڈھونڈتی ہے اور ہماری بہو اچھی ساس، دونوں کبھی نہیں ملتیں۔(کوئین میری)

☆ہر بیٹا اپنے باپ کی نظر میں یوسف ہے۔(دانش عرب)

☆وہ راز نہیں جس کی امین عورت ہے۔(دانش چین)

☆بڑے کام کرو مگر بڑے دعوے نہ کرو۔(دانش یونان)

☆نصیحت ایک ایسی چیز ہے جس کی عقل مندوں کو ضرورت اور بے وقوف اسے قبول نہیں کرتے۔(دانش عرب)

☆کپڑے کو کاٹنے سے پہلے سات بار ناپو۔کیونکہ اسے کاٹنے کا ایک ہی موقع ہوتا ہے۔(روسی دانش)

☆تجربہ ؤ ہ کنگھی ہے جو زندگی میں ایسے وقت کام دیتی ہے، جب ہمارے بال جھڑ چکے ہوتے ہیں۔(دانش بلجیم)

☆اپنے اسلاف کو بھول جانے والا اس چشمے کی مانند ہے جس کا کوئی دھارا نہ ہو یا اس درخت کی مانند ہے جس کی کوئی جڑ نہ ہو۔(دانش چین)

☆محض دفاع ہمیشہ شکست کی ابتداء ہوتا ہے۔(جنرل گیاپ)

☆ایک ہی مقام پر ٹھہرے رہنا چھوٹے دماغ والوں کا کام ہے۔ (جان کول فلاسفر)

☆آزادی کی جدوجہد میں یہ بات بھی شامل ہونی چاہئے کہ جو آزادیاں حاصل کر لیں گئیں ہیں، ان کا تحفظ کیا جائے۔

☆درخت اپنے قدموں (پاؤں) پر ہی فنا ہوتے ہیں۔ (الیگزنڈروس پیٹا گولس)

☆آزاد رہنا خوشی کی بات ہے اور خوشی کے لئے آزادی ضروری ہے۔

☆غداروں سے مجھے نفرت ہے اور ڈرپو کو مجھے مکروہ لگتے ہیں۔

☆جب آئے دن تمہاری رائے بدلتی رہتی ہے تو پھر اپنی رائے پہ بھروسہ کیوں کرتے ہو۔(بوعلی سینا)

☆قلت عقل کا اندازہ کثرت کلام سے ہوتا ہے۔(بوعلی سینا)

☆مباحثہ، عقل مندوں کے لئے صیقل اور جہلا کے لئے عداوت کا بیج ہے۔(بوعلی سینا)

☆اگر ہم نے لکھنے کا پیشہ اختیار کر لیا ہے تو ہم میں سے ہر شخص ادب کے سامنے جواب دہ ہے۔(ژاں پال سارتر)

☆جیتنے والے کی خوبیاں تلاش کرو اور جو ہار جائے اس کی خامیاں۔

☆ہر نیا خیال، فلسفہ یا تحریک تین منزلوں سے گزرتا ہے، پہلا تو سماج اسے بیہودہ و بے معنی سمجھ کر نظر انداز کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ پھر بھی اسے غیر اہم اور ناقابل توجہ سمجھا جاتا ہے۔ لیکن آخر کار اس کے جوہر کی روشنی اس طور پر ہر سو پھیلنے لگتی ہے کہ اس کے مخالفین اسے اپنا انکشاف کہہ کر خود سے وابستہ کر لیتے ہیں۔ (ہنری جیمس)

☆انقلاب اس وقت آتا ہے جب سماجی اداروں میں تبدیلی کے ساتھ نظام املاک میں گہری تبدیلیوں کی طرف بھی انسان کا ذہن جانے لگے۔ (سارتر)

☆ بعض اوقات نیا نظریہ اپنے داخل میں صحت مند توانائی تو رکھتا ہے لیکن غیر مناسب زمانی حالات کی بدولت کسی بڑی تحریک کا پیش خیمہ نہیں بن پاتا، اور وہ تحریک پیدا نہیں ہوتا جس کی صلاحیت اس کے بطون میں موجود ہوتی ہے۔

☆ہر نئی تحریک اپنے ساتھ یا تو فکر و نظر کا نیا خزینہ لاتی ہے یا پھر پرانے خیال میں تجدد اور ترمیم کر کے اسے نیا بنا ڈالتی ہے۔

☆جدید سائنس کی ہر فتح، ارسطو کے کسی نہ کسی نظر کی شکست سے وابستہ ہے۔ (برٹرینڈ رسل)

☆سب سے آسودہ و مطمئن شخص وہ ہے جو کنج تنہائی میں بیٹھ کر اپنی رفاقت پر قناعت کرتا ہے۔ (میبکا)

☆نظریاتی اساس کمزور ہو تو ہم خیال لوگوں کی یک کثیر تعداد جمع کر لینے کے باوجود تحرک زیادہ عرصہ تک زندہ نہیں رہ سکتی۔ اور اگر مادی منفعت کی ضامن ہو تو مفاد پرست لوگوں کی یلغار اس کی کمر توڑ ڈالتی ہے۔

☆ہر ایک شے متغیر اور متبدل ہو رہی ہے۔ (یونانی فلاسفر)

☆انسان، فطرت کی صنعت ہے۔ اس لئے انسانی فن یا آرٹ خود فطرت کی صنعت ہے۔ (ہکسلے)

☆اب ہم ایسے زمانے میں رہ رہے ہیں جو کتابوں کا نہیں اخباروں کا ہے۔ (شیلے)

عوام کی زندگی میں خطرناک لمحات وہی آتے ہیں جب عام طاقت کو مجرموں کے ہاتھوں میں چلے جانے دیتے ہیں۔ (والی برانٹ)

☆صرف طاقت کے ذریعہ معقول کام کئے جاسکتے ہیں۔ (؟)

☆وئی چیز حاصل کرنے کے لئے ضروری ہے کہ آپ وہ "چیز حاصل کرنے کی پوزیشن میں ہوں"۔ (؟)

☆واحد شخص کی اہمیت بھی ہے لیکن صورتحال کی بھی اپنی اہمیت ہوتی۔ (؟)

☆ حالات کی بہت اہمیت ہے اور کچھ شخصیات حالات کی وجہ سے اہم ہو جاتی ہیں۔ اگر وہ شخص اور صورت حال باہم مل جاتے ہیں تو پھر تاریخ ایک کی بجائے دوسرا راستہ اختیار کرتی ہے۔ (؟)

☆کوئی شخص تمہیں کس طرح سمجھ سکتا ہے جبکہ تم خود ہی اپنے آپ کو نہیں سمجھ سکتے۔ (شیلسنجر راطالوی ادیب)

☆سب سے بڑی بات یہ ہے کہ بے فائدہ خوف کے ابھرنے سے مختاط رہو۔ (سینٹ کویشن)

☆ تاریخ اپنے آپ کو دہراتی ہے لیکن یہ اپنے آپ کو یکساں حالات میں نہیں دہراتی۔ (پٹیر دنی)

☆دہشت گردی تاریخ کی دایہ ہے۔ (؟)

☆شکوک کی موجودگی کے بغیر ہم واقعات اور چیزوں کی قدر و قیمت کا صحیح اندازہ نہیں لگا سکتے۔ (؟)

☆یقین حاصل کرنے کا جنون خیالات کو جنم دیتا ہے۔

☆دنیا میں کوئی شخص مکمل طور پر غلط نہیں اور بدنام سے بدنام ترین شخص میں بھی کچھ اچھی باتیں پائی جاتی ہیں۔ (ہیلڈر کمارا)

ہمیشہ تھوڑے لوگ اقلیتیں ہی ہوتی ہیں جو دنیا میں تبدیلی لاتی ہیں۔ یہی لوگ ہمیشہ بغاوت کر کے، جدوجہد کر کے انقلاب پیدا کرتے ہیں۔ یہی مٹھی بھر لوگ عوام کو بیدار کرتے ہیں۔ (؟)

☆امن تک صرف اچھے ارادوں والے لوگوں کی مدد سے ہی پہنچا جاسکتا ہے۔

☆وحشی درندے بھی اپنی تفریح طبع کے لئے ہلاک نہیں کرتے۔ صرف انسان ہی وہ جاندار ہے جو انسانوں کی تکلیف اور موت سے لطف اندوز ہوتا ہے۔ (جے ای فرد ڈ)

☆ ہم انصاف تو بہت زیادہ پسند کرتے ہیں مگر انصاف کرنے والوں کو اچھی نگاہ سے نہیں دیکھتے۔ (گلیڈ سٹون)

☆ اقتدار کے غاصب اکثر لوگوں سے غلط بیانی کر کے ان کو عارضی جنگ بندی پر راضی کر لیتے ہیں، پھر طاقت کے استعمال کا دور آتا ہے۔ جس کے ذریعے وہ اپنا اختیار جبری طور طریقوں سے مستحکم کر لیتے ہیں۔ (گردوتے ریونانی مورخ)

☆ جب معاشرے میں اعتدال اور انصاف باقی نہیں رہتا تو نیکی، بدی کے سامنے معذرت خواہ ہوتی ہے۔ صدق، کذب کے سامنے اور شرافت رذالت کے سامنے معذرت خواہ ہوتی ہے۔ (ڈاکٹر آغا افتخار حسین)

☆ حب الوطنی تو کسی بدمعاش آدمی کی پناہ گاہ ہوتی۔ (ڈاکٹر جانسن)

☆ جب طاقت ننگی ہو کر سامنے آجائے تو پھر جائے وقوعہ ملکی ہو یا بین الاقوامی ایسی طاقت کا استعمال زیادہ سنگدلانہ اور سفاکانہ ہوجاتا ہے۔ (برٹرینڈ رسل)

بھوکا اور ننگا مزدور جب جبر و ظلم کے خلاف اٹھ کھڑا ہوتا ہے تو بڑے بڑے بادشاہوں کے تاج اس کی ٹھوکروں کی زد میں ہوتے ہیں۔ (برٹرینڈ رسل)

☆ مرد عام طور پر بزدل عورتوں کو پسند کرتے ہیں تاکہ ان کی حفاظت کر کے ان کے آقا بن سکیں۔ (برٹرینڈ رسل)

☆ سب سے بڑی غلطی کسی بھی چیز کی آگاہی نہ رکھنا ہے۔ (کارلائل)

اچھا قانون نیکی کرنے کو آسان اور برائی کے ارتکاب کو مشکل بنا دیتا ہے۔ (گلیڈ اسٹون)

☆ وجدان، فکر کی ایک ترقی یافتہ شکل ہے۔ (برگساں)

☆ سازش وہی ہوتی ہے جو سازش کے ارادہ سے کی جائے۔ (مولانا امین احسن اصلاحی)

☆ کتنے افسوس کی بات ہے کہ جو لوگ ملک چلا سکتے ہیں وہ ٹیکسیاں چلا رہے ہیں۔ اور جو ملک کی تقدیر بنا سکتے ہیں وہ حجامتیں بنا رہے ہیں۔ (جارج برنز)

☆ جو آدمی چانس یعنی اتفاقی موقع سے فائدہ نہیں اٹھاتا، وہ بلند مقام حاصل نہیں کر سکتا۔

☆ تمہارا کام یہ ہے کہ پہلے کھودو اور پھر بودو۔ خدا ضرور کامیابی دے گا۔

☆ دولت کی دیوی دیانت کے مندر میں رہتی ہے۔

طلسماتی موم بتی

ہاشمی روحانی مرکز کی عظیم الشان روحانی پیشکش

آج کل گھر گھر میں جنات نے اپنا ڈیرہ جما رکھا ہے، اور اللہ کے کروڑوں بندے ان کی موجودگی سے پریشان ہیں، جنات کے علاوہ کرنی کرتوت سے بھی گھروں میں نحوست بکھری ہوئی ہے، ان اثرات کو باآسانی دفع کرنے کے لئے

ہاشمی روحانی مرکز

نے ایک موم بتی تیار کی ہے، جو اس دور کی ایک لاجواب روحانی پیش کش ہے، جو لوگ جنات کی موجودگی سے پریشان ہیں وہ اس موم بتی کے طلسماتی اثرات سے فائدہ اٹھائیں۔

قیمت فی موم بتی -/60 روپے

ہر جگہ ایجنٹوں کی ضرورت ہے

فوراً رابطہ قائم کریں

اعلان کنندہ: **ہاشمی روحانی مرکز**

محلہ ابوالمعالی دیوبند یوپی 247554

FREE AMLIYAAT BOOKS .pdf

اعمال لاثانی

ازتحریر : اقبال غنی

دوستوں! آپ ایک عرصہ سے میرا قلم "مقدر کا سکندر" پڑھ رہے ہیں۔ بانڈ کی دنیا میں نمبروں پر تحقیق میرا شوق و لگن ہے۔ جس کے لئے میں نے عرصہ ۱۶ رسال سے محنت کی۔ اس کے علاوہ میرا روحانی دنیا سے بھی لگاؤ ہے۔ خاص کر اولیاء کے مزار پر حاضری میرا شوق ہے۔ آج روحانی دنیا میں آپ دوستوں کے لئے اعمال ثانی لے کر حاضر ہوں۔ دکھی لوگوں کے لئے یہ ایک انمول تحفہ ہے۔ اسمائے حسنیٰ یا قرآنی آیات سے مزین کوئی بھی عمل وظیفہ نقش ہو وہ تیر بہدف ہوتا ہے۔ صرف انسان کا یقین کامل ہونا ضروری ہے۔ لیکن ایک بات پتھر پر لکیر ہوتی ہے کہ آپ کوئی بھی کلام پڑھیں۔ کلام الٰہی کا ورد کریں۔ آپ کو دس نیکیاں ضرور ملتی ہیں۔ اللہ کی طرف سے دوسری نوازش کا کوئی احاطہ نہیں۔ جواب اپنے بندے کو اپنی ذات سے نوازتا ہے۔ کسی بھی وظائف کا ورد کرتے وقت ہمیں کسی قسم کا کوئی شک وشبہ یا کسی الہام کو قریب نہیں آنے دینا چاہئے۔ مکمل اعتماد اور یقین کے ساتھ کسی بھی عمل کو عبادت سمجھ کر کرنا چاہئے۔ اس سے یہ فائدہ ہوگا کہ ایک تو مقصد میں کامیابی دوسری رب کی طرف سے اپنی رحمتوں کے خزانے عطا ہوتے ہیں۔ ذیل میں دیا جانے والا عمل سورہ توبہ کی آخری آیت کریمہ سے تیار کیا جاتا ہے۔ آپ نے اس قسم کے کئی اعمال پڑھے ہوں گے۔ لیکن میرے تجربہ شدہ طریقہ پر عمل کرنے سے کامیابی چند قدم پر ہے۔ اس پر عمل کرنے سے پہلے بندہ ناچیز اور سید انتظار حسین شاہ زنجانی صاحب سے اجازت ضرور لے لیں۔

آپ کو کسی قسم کا کوئی بھی مسئلہ ہے۔ گھریلو پریشانی، اولاد کی نافرمانی، جائز رشتہ، جائز محبت، بندش رشتہ، بندش کاروبار، بندش اولاد، اس ضرورت کے لئے آپ دو رکعت اللہ پاک کی خوشنودی کے لئے ادا کریں۔ پھر اس عمل کی تیاری کریں۔ آپ کے مسائل انشاء اللہ حل ضرور ہوں گے۔

کسی بھی نوچندی جمعرات کو دو رکعت قضائے حاجت ادا کریں پھر یہ مکمل نقش مکمل تیار کریں۔ نفل نماز سے فارغ ہو کر آیت کریمہ جو درج کی جارہی ہے۔ گیارہ گیارہ مرتبہ اول وآخر درود شریف اور درمیان میں گیارہ گیارہ سو مرتبہ پڑھیں۔ پھر ذیل میں دیا گیا نقش آتشی چال سے مکمل کریں۔ نقش لکھنے کے بعد پھر ایک مرتبہ اوپر کی ترتیب سے آیت کریمہ گیارہ سو مرتبہ ورد کریں اور نقش پر دم کریں۔ آیت کریمہ اور نقش بمعہ چال یہ ہیں۔

حسبی اللہ لاالہ الا ھو علیہ توکلت وھو رب العرش العظیم

۱	۱۴	۱۱	۸
۱۲	۷	۲	۱۳
۶	۹	۱۶	۳
۱۵	۴	۵	۱۰

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

حسبی اللہ	لا الہ الا ھو	علیہ توکلت	وھو رب العرش العظیم
۹۷۲	۱۸۷۰	۱۴۷	۱۰۹
۱۸۶۹	۹۶۹	۱۱۲	۱۴۸
۱۱۱	۱۴۹	۱۸۶۸	۱۷۰

نقش کے نیچے اپنا مقصد دعائیہ انداز میں لکھیں

نقش لاثانی خاص کو اگر آپ تسخیر وغیرہ کے لئے تیار کر رہے ہیں تو دو عدد نقش تحریر کریں۔ ایک اپنے پاس رکھیں، دوسرا اپنے دفتر یا کاروبار وغیرہ کی جگہ پر چسپاں کریں۔ آیت کریمہ کا ورد صبح وشام ہمراہ درود شریف گیارہ گیارہ مرتبہ کی تعداد میں کریں۔ ۴۱ ریوم کل مدت ہے۔ اگر بیماری، جادو، آسیبی اثرات کے لئے تیار کر رہے ہیں پھر آپ نقوش کو چار عدد تحریر کریں۔ ایک عدد اپنے پاس رکھیں، باقی تین عدد نقوش ثانی نقش سات یوم کے حساب سے اکیس یوم استعمال کریں۔ یعنی نقش سے ایک بوتل پانی تیار کرلیں اور وہ پانی سات یوم استعمال کریں۔ ورد آیت کریمہ کا ہر نماز کے بعد ایک سو دس مرتبہ اول وآخر درود شریف کے ہمراہ کریں۔ اپنے اوپر دم کریں۔ انشاء اللہ آپ کی جملہ حاجات ضرور پوری ہوں گی۔ صدقہ خیرات ضرور کریں۔ اس سے بلائیں رد ہوتی ہیں۔

یہ بچہ کس کا ہے؟

اکثر اوقات اس طرح کے واقعات آپ کو سننے میں ملیں گے کہ اسپتال میں نرسوں کی غلطیوں کی وجہ سے دانستہ یا غیر دانستہ طور پر لڑکا لڑکی سے تبدیل کرلیا جاتا ہے اور ہر ماں کا مطالبہ یہ ہوتا ہے کہ میرے یہاں لڑکے کی ہی ولادت ہوئی ہے اس کے لئے ماں اور بچے یا بچی کا ڈی این اے ٹیسٹ ہوتا ہے، جس کی مدد سے بچے یا بچی کی اصل ماں کا پتہ چلتا ہے آج سے چودہ سو پہلے قرآن مجید نے اس مسئلے کا حل قرآن مجید میں دیا ہے۔ جو تا قیامت قانون کی شکل اختیار کر گیا ہے مگر ہم آج بھی ڈی این اے ٹیسٹ کے محتاج ہیں آپ اس کتاب پر تفکر تو کریں پھر آپ کو کوئی مسئلہ مسئلہ نہیں رہے گا۔

قبول اسلام کا یہ واقعہ حیرت انگیز بھی اور سبق آموز بھی۔ حیرت انگیز اس اعتبار سے کہ قرآن شریف کو نازل ہوئے کم و بیش ڈیڑھ ہزار سال کا عرصہ گزر گیا مگر آج تک اس نکتے پر کسی کی نظر نہ جاسکی جو ایک امریکی ڈاکٹر کے قبول اسلام کا محرک بنی۔

ہوا یہ کہ ایک امریکی اسپتال میں ایک روز زچگی کے دو کیس ایک ساتھ آئے۔ ایک عورت سے لڑکا پیدا ہوا اور دوسری سے لڑکی۔ جس رات ان دونوں بچوں کی ولادت ہوئی، اتفاق سے نگراں ڈاکٹر موقع پر موجود نہیں تھا اور دونوں بچوں کی کلائی میں وہ پٹی بھی نہیں باندھی گئی جس پر بچے کی ماں کا نام درج ہوتا ہے نتیجہ یہ ہوا کہ دونوں بچے خلط ملط ہوگئے اور ڈاکٹروں کے لئے یہ شناخت کرنا مشکل ہو گیا کہ کس عورت کا کون سا بچہ ہے حالانکہ ان میں سے ایک لڑکی تھی اور دوسرا لڑکا۔

دراصل نرس کی لاپروائی سے یہ پریشانی ہوئی جس کی ذمہ داری تھی کہ وہ بچوں کی کلائی پر ان کی ماں کا نام لکھ کر پٹی باندھتی۔

ولادت کی نگرانی کرنے والے ڈاکٹروں کی ٹیم میں ایک مسلمان مصری ڈاکٹر بھی تھا جسے اپنے فن میں بڑی مہارت حاصل تھی اور امریکن ڈاکٹروں سے اس کی بڑی اچھی شناسائی تھی۔ اب دونوں خواتین کے ڈاکٹر سخت حیران تھے کہ اس مشکل کا حل کیسے نکالا جائے۔ امریکی غیر مسلم ڈاکٹر نے مصری ڈاکٹر سے کہا، تم تو دعویٰ کرتے ہو کہ قرآن ہر چیز کی توجیہہ و تشریح کرتا ہے اور اس میں ہر طرح کے مسائل کا احاطہ کیا گیا ہے ''تو اب تم ہی بتاؤ کہ اس میں سے کون سا بچہ کس عورت کا ہے۔؟''

مصری ڈاکٹر نے کہا کہ ہاں ''قرآن میں بے شک ہر معاملے میں رہنمائی ہے اور میں اسے ثابت کر کے دکھاؤں گا مگر ذرا مجھے موقع دیجئے کہ میں خود پہلے اس معاملے میں اطمینان حاصل کرلوں۔ چنانچہ مصری ڈاکٹر نے باقاعدہ اس مقصد کے لئے مصر کا سفر کیا، جامع ازہر کے بعض شیوخ سے اس مسئلے میں استفسار کیا اور امریکی ڈاکٹر کے ساتھ بات چیت کی روداد بھی پیش کی۔ ازہری عالم نے جواب دیا۔ ''مجھے طبی معاملات و مسائل میں تو ادراک حاصل نہیں ہے البتہ میں قرآن کی ایک آیت پڑھتا ہوں، آپ اس پر غور و فکر کریں۔ اللہ نے چاہا تو آپ کو اس مسئلے کا حل اس میں مل جائے گا۔'' چنانچہ اس عالم نے ایک آیت پڑھ کر سنائی جس کا ترجمہ کچھ یوں ہے۔

''مرد کا حصہ دو عورتوں کے برابر ہے۔'' (سورۃ النساء ۴ آیت ۱۱)

مصری ڈاکٹر نے اس آیت میں غور و تدبر شروع کر دیا اور گہرائی میں جانے پر اسے مشکل کا حل بالآخر مل ہی گیا۔ چنانچہ وہ امریکہ آیا اور اپنے دوست امریکی ڈاکٹر کو اعتماد بھرے لہجہ میں بتایا۔ ''قرآن نے ثابت کر دیا کہ ہے کہ ان دونوں میں سے کون سا بچہ کس ماں کا ہے۔''

مصری ڈاکٹر نے کہا کہ اسے ان دونوں عورتوں کے دودھ کا طبی معائنہ کرنے کا موقع دیجئے۔ حل معلوم ہو جائے گا۔ چنانچہ تجزیہ و تحقیق کے نتیجہ میں معلوم ہو گیا کہ کون سا بچہ کس عورت کا ہے۔ مصری ڈاکٹر اپنے غیر مسلم دوست ڈاکٹر کو اس نتیجہ سے پورے اعتماد آگاہ کر دیا۔

ڈاکٹر حیران وششدر تھا کہ آخر یہ کیسے معلوم ہوگیا؟ مصری ڈاکٹر نے اسے بتایا کہ تحقیق وتجزیے کے نتیجے میں یہ بات سامنے آئی کہ لڑکے کی ماں کی چھاتی میں لڑکی کی ماں کے مقابلے میں دودھ دوگنا پایا گیا مزید برآں لڑکا لڑکی کی ماں کے دودھ میں نمکیات اور حیاتیں (وٹامن) کی مقدار بھی دوگنی تھی۔

مصری ڈاکٹر نے پھر امریکی ڈاکٹر کے سامنے قرآن کریم کی وہ متعلقہ آیت تلاوت کی جس کے ذریعے اس نے اس مسئلے کا حل تلاش کیا جس کے لئے دونوں ڈاکٹر غلطاں وپیچاں تھے۔

امریکی ڈاکٹر پر اس حیرت انگیز واقعے کا اتنا اثر ہوا کہ وہ فوراً اسلام لے آیا۔

ایسا ہی ایک واقعہ حضرت علیؓ کے زمانہ میں بھی پیش آیا تھا جس سے پتہ چلتا ہے کہ چودہ سو سال پہلے بھی اسلام نے اس طرح کے پیچیدہ مسئلہ کو لمحوں میں کرلیا تھا۔

حضرت عمرؓ فرمایا کرتے تھے کہ حضرت علیؓ ہی سب سے بہتر فیصلہ کرنے والے (قاضی) ہیں۔ سعید بن المسیبؒ سے مروی ہے کہ حضرت عمرؓ کے پاس جب کوئی مشکل مسئلہ آتا اور حضرت علیؓ موجود نہ ہوتے تو حضرت عمرؓ اللہ تعالی سے پناہ مانگا کرتے تھے۔ (تعوذ پڑھا کرتے تھے) کہ کہیں فیصلہ غلط نہ ہوجائے۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں، حضرت علیؓ کو فیصلہ کرنے میں ایک خاص ملکہ حاصل تھا۔ اسی خصوصیت کی بنا پر رسول اللہ ﷺ کے بعد اکابر صحابہؓ کے دور میں بھی آپؓ ہی مقدمات کے فیصلے کرتے تھے۔ کتاب ''سیر وتواریخ'' میں آپؓ کے بیشمار فیصلے محفوظ ہیں۔ آپؓ کے زمانہ خلافت میں دو عورتوں نے ایک رات ایک جگہ زچگی کی۔ ایک کے ہاں لڑکا پیدا ہوا اور دوسری کی لڑکی تھی، لڑکی والی نے اپنی لڑکی کو لڑکے والی کے جھولے میں ڈال کر لڑکے کو لے لیا کیونکہ وہ لڑکے کی خواہش رکھتی تھی لڑکے والی نے کہا کہ لڑکا اس کا ہے۔ یہ مقدمہ آپؓ کے پاس آیا۔ آپؓ نے حکم دیا''۔ دونوں کے دودھ وزن کئے جائیں جس کا دودھ وزنی ہوگا لڑکا اس کا ہے۔

☆ خدا کا بندوں سے انتقام لینے کا مطلب یہ ہے کہ خدا اسے ادب سکھاتا ہے نہ کہ اپنا حصہ نکالتا ہے۔

☆ زندگی جب تک نیک کاموں کا ذریعہ نہ ہو شائستہ نہیں کہی جاسکتی۔

نصائح افلاطون

☆ طلب علم میں شرم مناسب نہیں کیونکہ جہالت شرم سے بدتر ہے۔

☆ بدنفس وہ ہے جو لوگوں کی بدی ظاہر کرے اور نیکی چھپانے کی کوشش کرے۔

☆ عقل جس جگہ کامل ہوگی، حرص وشر ناقص ہوگا۔

☆ نیکی میں اگر تجھے رنج پہنچے تو رنج نہ رہے گا۔ فعل نیک رہ جائے گا۔ گناہ میں اگر لذت حاصل ہو تو لذت تو نہ رہے گی، فعل بد البتہ باقی رہے گا۔

☆ عاقل وہ ہے کہ عمر کو ضروری کاموں میں خرچ کرے۔

☆ بات کو دیر تک سوچو پھر منہ سے نکالو اور پھر اس پر عمل کرو۔

☆ جو لوگوں کو عمل صالح کی ہدایت کرے اور خود اس پر عمل نہ کرے، اس کی مثال اس شخص کے سی ہے جس نے دوسروں کو روشنی دکھلانے کے لئے چراغ اپنے ہاتھ میں رکھا۔

☆ حاکم وقت ایک بڑے دریا کے مانند ہے جس کا پانی چھوٹی ندیوں میں جاتا ہو۔ اگر بڑے دریا کا پانی شیریں ہے تو ندیوں کا بھی شیریں ہوگا اور اگر دریا کا پانی تلخ ہوگا تو لامحالہ ندیوں کا پانی بھی تلخ ہوگا۔

☆ اچھی بات کو حاصل کرنے میں بری بات کو ذریعہ اور وسیلہ نہ بنانا چاہئے۔

☆ وہ شخص عقل مند نہیں ہے جو دنیاوی لذتوں سے خوش اور مصیبتوں سے مضطرب ہو۔

☆ خدا سے ایسی چیزیں مت چاہو جن کا نفع دیرپا نہ ہو بلکہ باقیات الصالحات کے خواہاں رہو۔

☆ ہر روز اپنا منہ آئینہ میں دیکھا کرو اگر بری صورت ہے تو برا کام نہ کرو تاکہ دو برائیاں جمع نہ ہوں۔ اگر اچھی صورت ہے تو اس کو برا کام کرکے خراب نہ کرو۔

☆ جوانی میں خدا کے وجود کا انکار کرنے والوں میں سے آج تک میں نے ایک بھی ایسا نہیں دیکھا جو بڑھاپے میں بھی اپنی بات پر قائم رہا ہو۔

دعاءِ بڑھتی - روحانی قوتوں کا خزانہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ الحمد الله رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی سید المرسلین وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ اجمعین۔

دعائے بڑھتی عہد سلمانی کو کہتے ہیں۔ یہ دعا بہت بابرکت ہے اس کیک اندر جو اسماء الٰہی ہیں ان میں اسم اعظم ہے۔ ان کے فضائل اور خواص کل اسماء اور عزائم پر فضیلت رکھتے ہیں۔ فن اعمال کے لوگ میں عہد بہت مشہور ہے۔ دعائے برھتی کے اسماء یونانی خط میں لکھے ہوئے تھے شیخ الوالحسن شاذلیؒ نے ان اسماء کو عربی خط میں منتقل کیا ہے۔ ہزاروں لوگ مرشد کامل نہ ملنے کیک اس علم کی تلاش میں ہلاک ہوگئے ہیں۔ اور نقل کرنے میں بھی بہت اختلاف کیا ہے اور قوم تحیط وغیرہ بعض کاہنوں نے ان اسماء شریفہ میں ایسے الفاظ ملادئے تھے جن کے پڑھنے سے کفر کا اندیشہ ہے۔

فقیر محبوب علی شاہ نے بہت سی کتابوں اور اولیاء کرام ومشائخین شیوخ سے اا کر نہایت صحیح طور سے بغیر تبدیل وتحریف کے جن میں کچھ شک نہیں۔ لکھے جاتے ہیں۔ کیونکہ ان ہی اسماء پر ہر علم روحانی کی اصل بنیاد ہے۔ اگر خدا توفیق دے اور اس علم روحانی کو تم نے حاصل کرلیا تو ایسے مقام میں صدنشین ہوجاؤ گے جہاں تمہارے باپ دادا کا گز بھی نہ ہوا ہوگا۔ اور نہ تمہارے گرد کوئی پہنچے گا اور نہ پہنچ سکے گا۔

اس علم کو حاصل کرنے میں روزہ وریاضت کی ضرورت ہے۔

اس کی طلب میں گھبرانا نہ چاہئے۔ اور اکثر ان بخوں کی صحبت اختیار کرنی چاہئے جو اس علم میں مال رکھتے ہوں طالب شوق کو فقیر محبوب علی شاہ کی طرف سے اجازت عام ہے۔ جس کا دل چاہے عمل میں لاکر دعاءِ خیر سے یاد فرمائے۔

اس دعائے برھتی عہد سلمانی کے اسماء کے خواص میں کچھ شک نہیں کرنا چاہئے، یہ اسماء الٰہی اس عہد کے ہیں، جو حضرت سلیمان علیہ السلام نے اپنی سلطنت واپس آنے کے وقت ہیکل کبیر کے دروازے پر کل جنات سے لیا تھا۔ اگر لکھنے والے اس عہد کے خواص میں بڑی بڑی ہزاروں کتابیں لکھ ڈالیں تب بھی اس عہدک کے پورے خواص نہ لکھ سکے۔ حضرت امام غزالیؒ فرماتے ہیں اس عہد کے چوبیس اسماء الٰہی ہیں تمام جنات علوی اور سفلی سب موکلات ان اسماء کے تابع ہیں۔ کوئی ان کے حکم سے پیچھے نہیں رہ سکتا ہے۔ فن عملیات کے ہر عمل میں ان اسماء کے بغیر کوئی کام نہیں ہوتا کیونکہ ان سے بڑھ کر کوئی عزیمت نہیں ہے۔ اس اسماء کے آگے کسی دوسرے عملیات کی ضرورت نہیں جو عامل اس کو اپنے عمل میں لے آئے وہ ہر قسم کے اعمال کرسکتا ہے۔ مثلاً جنات کو حاضر کرنا، خزانوں کا نکالنا، ہر قسم جنات کا اثر دور کرنا، دشمن کو ہلاک یا بیمار کرنا، کسی کو مکان یا شہر سے نکالنا، دشمنوں میں جدائی ڈالنا دور دراز سے کسی کو بلانا، حاجت روائی کے لئے کسی کے پاس ہاتف بھیجنا اور حب وبغض اور ہر قسم خیر وشر کے اعمال ان اسماء سے کرسکتا ہے۔

طالب کو چاہئے کہ وہ ہر وقت خوف الٰہی سے ڈرتا رہے۔ اور موکلات سے ایسی باتوں کی درخواست نہ کرے، جو حلال نہیں ہیں، کیونکہ انجام اس کا بہتر نہ ہوگا۔ اور اگر حلال باتوں کو بھی بے تکلف موکلات سے حاصل کیا تب بھی آخر خدا کے حضور میں حاضر ہونا ہے۔ دنیا میں کوئی ہمیشہ نہیں رہا، حرام فعلوں میں مؤکلات اطاعت نہیں کرتے عامل ہماری اس نصیحت پر عمل نہ کرے گا تو محنت برباد اور حصول مقصد میں دیر لگتی ہے۔ اس واسطے عامل کو پہلے ان شرائط کا پابند ہونا لازم ہے جو اعمال کے واسطے رکھی گئی ہیں۔ کیونکہ ہر کام کے واسطے شرطیں ہوتی ہیں جن کے بغیر کوئی کام سرانجام نہیں ہوتا، پس یہ سات شرطیں ان شرائط جو عملیات میں ہوتیہ س کیک علاوہ ہیں جن کو ہم بیان کرتے

ہیں۔طالب ان شرائطوں کا پابند رہے۔

پہلی شرط

کہ اس فن کا طالب اکثر وقت اپنا خلوت یا نیک لوگوں کی صحبت میں گزارا کرے۔اور کسی سے اپنا راز بیان نہ کرے۔مگر جس شخص پر یہ اعتماد رکھتا ہو کہ وہ راز کو ظاہر نہ کرے گا۔اور ایسے لوگ بہت کم ہوتے ہیں۔

دوسری شرط

کہ چھوٹے یا بڑے استنجے کو بہت کم جایا کرے۔اور اکثر اوقات باوضو رہے کیونکہ بغیر وضو رہنے میں جنات وغیرہ سے اذیت پہنچنے کا خوف رہتا ہے۔اور اکثر اثنائے عمل میں استنجے کی ضرورت ہو تو پہلے اس سے فارغ ہو کر پھر عمل کو پورا کرے۔

تیسری شرط

کہ جس مکان میں یہ خلوت کرتا ہے وہ مکان عمارت سے بہت دور ہونا چاہئے۔مگر شرط مذکورہ اس وقت ہے جب عامل جنات یا موکلات کو حاضر کرنا چاہئے۔ورنہ نہیں ہے۔

چوتھی شرط

کہ ہر وقت مکان خلوت میں خشبو روشن رکھے کیونکہ موکلات کو خوشبو سے بہت رغبت ہے۔

پانچویں شرط یہ ہے

کہ کسی پر ظلم نہ کرے۔یہاں تک کہ کسی جاندار کو نہ ستائے۔اور نہ ان سے کوئی کام لے کر ان پر مشقت ڈالے۔

چھٹی شرط یہ ہے

کہ حیوانات کے گوشت اور دودھ اور گھی وغیرہ کل حیوانی چیزوں سے پرہیز کرے۔یہاں تک کہ مچھلی اور پرندے کے گوشت سے بھی اور یہ پرہیز ایام خلوت سے ہمیشہ قائم کرنا چاہئے کیونکہ اس کے سبب سے موکلات جلد حاضر ہوتے ہیں اور کام کرتے ہیں۔

ساتویں شرط یہ ہے

کہ اپنی نیت اور ارادہ کو مضبوط اور قائم رکھے اور شک نہ آنے دے اور اگر کسی عمل میں خلل واقع ہو جائے تو دوبارہ اس کو شروع کرے بالکل ترک نہ کردے۔یہ شرطیں اس فن کی بہت ضروری اور اس کے اسرار میں سے ظاہر کیا ہے اگر ان پر عمل کرے گا تو پھر اس عمل کا اہل ہو جائے گا۔اور جلد ترقی کر سکے گا۔اب ہم اس دعوت شریفہ کا طریقہ تحریر کرتے ہیں۔جو شخص ان اسماء کو عمل کرنا چاہے تو لازم ہے کہ سات روز کی ریاضت کرے اور ایام ریاضت کی خوراک کے مطابق جو کا آٹا چھان کر اس کے چوتھائی وزن روغن زیتون آگ پر رکھ کر جوش دیں پھر آٹا اس میں ڈال کر ٹکیاں بنا کر ایام ریاضت میں ان کے ساتھ روزہ افطار کرے، مگر پیٹ بھر نہ کھائے اسی طرح سحری کو بھی کھائے اور اسماء دعوت کو چینی کے برتن میں لکھ کر پانی سے دھو کر پہلے اس سے روزہ افطار کرے اور ہر فرض کے بعد اس دعوت اسماء کو پینتالیس (۴۵) بار پڑھ کر موکلین کو اپنی اطاعت اور قضائے حوائج کا حکم کرے یہاں تک کہ سارو روز پورے ہو جائیں۔بعد اس کے جب کسی موکل یا بادشاہ جنات کو حاضر کرنا چاہے تو ہفتہ کے روز روزہ رکھ بخور عود الاسود روشن کر کے دعوت کو سات بار پڑھ کر جس جن یا موکل کو طلب کرنا ہو طلب کرے اسی وقت حاضر ہوگا اور جو حاجت ہوگی اس کو پورا کرے گا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ، اَقْسَمْتُ عَلَيْكُمْ اِيَّتُهَا الْاَرْوَاحُ الرُّوْحَانِيَّةُ الْعَلْوِيَّةُ وَاسِفْلِيَةُ وَخُدَّامُ هٰذَا هِ الْعَهْدِ الْكَبِيْرَانِ تَجِيْبُوْ اَدْعُوْتِى وَتَقْضُوْ حَاجَتِى بِعِزِهٖ بَرْهَتِيْهٖ كِرَيْهٖ تَلِيْهٖ طُوْرَانِ مَزْجَلِ بُزْشَانِ كَظْهِرْ نَحْوْ شَلَجِ بَرْهَيُوْلَا بَشْكَيْلَخِ تَرْ مَنِ الْغُلِ لِيْظْ قَبْرَاتِ غَيَاهَا كَيْدَ هُوْ لَا شَمْخَا هِرِ شَمْخَاهِيْرِ شَمْهَاهِيْرِ بِحَقِّ هٰذَا الْعَهْدِ الْمَاخُوْذِ عَلَيْكُمْ يَاخُدَّامُ هٰذِهٖ لَاسْمَاءِ الْاِنْقِيَادُ فِى مَا اَمَرُكُمْ بِهٖ بِعِزَّةِ اللّٰهِ اِذَا عَاهَدْتُمْ اِلٰى قَوْلِهٖ كَفِيْلًا وَبِحَقِّ الَّذِى لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ اُحْضُرْ اُحْضُرُوْ السَّاعَةِ وَاسْمِعُوْا وَالْبَصِيْرُ وَاَطِيْعُوْا كُوْنُوْ اعَوْنًا لِى عَلٰى جَمِيْعِ مَا اَمَرُكُمْ بِهٖ یہاں اپنی حاجت کا نام لیوے۔ بِحَقِّ اِسْمِ اللّٰهِ الْاَعْظَمِ اِحْتَرَقَ مَنْ عَصٰى اَسْمَآءِ اللّٰهِ بِنَارِ الْمُوْقَدَةِ اَقْسَمْتُ عَلَيْكُمْ هٰذِهٖ الْاَسْمَاءِ الَّتِى عَاهَدَتُمْ بِهَا عِنْدَ بَابِ الْهَيْكَلِ الْكَبِيْرِ وَبِحَقِّ

اهیا اشرا هیا اذو بی اصباٸوت ال شدای وانه لقسم لو تعلمون عظیم هیا الوحا ۲، العجل ۲، الساعة ۲، بارك الله فیکم وعلیکم .

دنیا میں سب سے بڑا تسخیر اور فتوحات کا عمل

اس دعائے برھتی میں غضب کی تسخیر اور فتوحات ہے۔ حضرت امام غزالی وخواجہ ابوالحسن شاذلی اور دیگر بزرگان دین تحریر فرماتے ہیں کہ تسخیر خلائق کے لئے دعائے برھتی کو ماہ سعید شب اتوار تنہائی جگہ پاک صاف باوضو بخور عود لوبان جلا کر اول وآخر درود شریف سو سو مرتبہ اور دعائے برھتی ۲۲۵ مرتبہ روزانہ سات دن تک پڑھے۔ عامل ہو جائے گا۔ لیکن جب دعا برھتی پڑھتے ہوئے جمیع ماامر کم بہ پر پہنچے تو یہ الفاظ کہیں۔

وتوکلوا اسخرلی قلوب جمیع المخلوقات و یحضرولی من کل اولاد آدم وبنہ حوا للمسخرات والحاضرات الی هذا المکانی وجلب جمیع المنافع ووسعت الرزق ودائم الفتوح ودفع جمیع المضرات غنی وعن ما یحوته شفقتی بحق اسم الله الاعظم احترق من اسماء الله بنار الموة اقسمت علیکم هذه الاسماء لتی عاهد تم بها عند باب الهیکل الکبیر وبحق اهیا اشرا هیا اذونی اصباٸوت ال شدای وانه لقسم لو تعلمون عظیم هیا الوحا۲ .العجل ۲، اساعة ۲، بارك الله فیکم وعلیکم.

ملا کر پڑھا کریں، اسی طرح روزانہ پڑھے۔ اس کے بعد روزانہ بطور ورد چوبیس مرتبہ ہمیشہ پڑھتا رہے، عامل ہو جانے پر بردباری خوش خلقی وسعت حوصلہ اختیار کرے۔ اللہ کی مخلوق دن رات کھچی ہوئی چلی آتی ہے۔ ہزاروں مخلوق کو فائدہ پہنچے گا۔ عامل کو چاہئے کہ خیرات یتیموں، بیوگان، مسکین، غربا، فقراء کو کھانا ولباس سے جس طرح فائدہ پہنچ پاسکے پہنچائے۔ دن بدن ہر وقت عامل کے پاس مخلوق کا ہجوم لگا رہے گا۔ اگر ایک مرتبہ کے عمل سے کامیابی نہ ہو تو اکل حلال اور ترک حیوانات کر کے عمل کریں۔ ضروری کامیابی ہوگی۔ اس سے بڑھ کر دنیا میں تسخیر کا کوئی عمل نہیں ہے۔ فقیر محبوب علی شاہ اجازت عام مخلوق خدا کو دیتا ہے۔ جس کا دل چاہے عمل میں لا کر فائدہ حاصل کرے کے فقیر کو دعائے خیر میں یاد کرے۔

ارکان موکلان (ہر کام)

اگر کسی کے پاس حاجت کے لئے موکل روانہ کرنا ہو تو پرہیز جلالی وجمالی یعنی جس چیز میں روح وجان رہتی ہو اس کا گوشت، مچھلی، انڈا، دودھ، دہی گھی اور بدبودار اشیاء مثلاً تھوم، پیاز، ہینگ وغیرہ بالکل نہ کھائے۔ دن کو روزہ رکھے رات کو بعد نماز عشاء جگہ تنہائی میں اول وآخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف اور دعائے برھتی ایک ایک بار پڑھے اور سورۃ الناس ایک ہزار مرتبہ پڑھے اور ہر سیکڑہ کے بعد دعاء پڑھے۔ مثلاً اگر کسی کو اپنی محبت میں مبتلا کرنا ہو تو یہ کلمات کہنے چاہیں۔

اجیبوا وتوکلوا ایها الوسواس الخناس وادخلوا بقلب فلان بنت فلان بالمحبة والمودة وعطفوا قلبه علی. تو مطلوب محبت میں بے قرار ہو کر حاضر ہوگا۔

اگر قضائے حاجات کے لئے کسی کے پاس موکل بھیجنا ہو تو بطریقہ بالا اول وآخر درود شریف اور دعائے برھتی پڑھے اور سورۃ الناس ہزار بار پڑھتے وقت اور ہر سینکڑے کے بعد یہ کلمات کہے۔

اجیبوا وتوکلوا ایها الوسواس الخناس وادخلوا علی فلان بن فلان فی هذه اللیلة واضربوه بالسیوب والحراب وایقظوه وسموا له حاجتی وعرفوه باسمی وکنیتی ومحلی بحق هذه السورة الشریفة.

پس وہ شخص صبح پہنچ کر حاجت روائی کرے گا۔

اگر اپنی محبت میں کسی کی نیند بند کرنی ہو تو سورۃ الناس کے ہر سینکڑے کے بعد یہ کلمات پڑھے۔

اجیبوا وتوکلوا ایها الوسواس الخناس بعقد نوم فلا بن فلان حتی لا یاکل ولا یشرب ولا ینام بحق هذه السورة الشریفة وسخرلی قلبه وفواده والبسوا روحانیته بحق هذه السورة الشریفة.

موکلات یا جنات کو حاضر کرنا

ایک پاک صاف نابالغ بچہ کی ہتھیلی میں خاتم غزالی لکھ کر اور

لوبان کی دھونی روشن کر کے بچہ کی ہتھیلی کو دھونی کے دھویں کے مقابل کر کے دعوت برھتی پڑھتا جائے اور موکلات کو حکم دے کہ ہتھیلی کی انگلیاں متفرق کردیں۔ جب انگلیاں الگ الگ دکھائی دیں تو ان کو حکم دے کہ ہتھیلی سر پر رکھ دے جب یہ کام بھی موکل کردیں تب ان سے کہے کہ اس بچہ میں حلول کرو۔ اور بچہ کو بغیر تکلیف کے زمین زمین پر لٹادو۔ فوراً بچے بے ہوش ہو جائے گا۔ اس وقت بچہ ایک پاک سفید چادر اوڑھا دیں۔ پھر بچہ کی طرف خطاب کر کے اسماء بعد کو پڑھ کر یہ آیت پڑھے۔

وقالو جلجلو دھم شھد تم علینا قالو انطقنا اللہ الذی انطق کل شئی انطق ایھا الروح بحق الذی انطق النملۃ لسلیمان بن داود علیہ السلام وانطق عیسی فی المھد صبیا.

اوران کلمات کو پڑھتا رہے یہاں تک کہ وہ بچہ بولنے لگے۔ اس وقت جو کچھ دریافت کرنا ہو اس سے دریافت کریں۔ صحیح خبر دے گا۔ مثلاً غائب یا مسافر یا خزانہ معلوم کرنا یا دولشکروں میں حالت معلوم کرنا کہ کس کی فتح ہوگی۔ یا کسی بیمار کا مرض یا دوا معلوم کرنا گویا کہ جو بھی سوال شریعت کیک دائرے میں رہ کر دگے یا جو کچھ معلوم کرنا ہو دریافت کریں فوراً جواب دے گا۔ جب پھر فارغ ہو جاؤ تو موکل کو اس ترکیب سے جو آگے آتی ہے رخصت کردے۔ بچہ ہوشیار ہو کر اٹھ بیٹھے گا۔ جو شخص اس عمل پر کامیاب ہو گیا وہ دنیا کا بادشاہ ہے۔

خزانہ معلوم کرنا

اگر زمین میں خزانہ معلوم کرنا ہو تو اس کی ترکیب یہ ہے کہ ایسے درخت کی لکڑی لیں جس میں اس وقت تک پھل نہ لگا ہو۔ اس لکڑی پر خاتم غزلی کے حروف اور سات حروف حالکھیں، پھر جس جگہ خزانہ کا خیال ہو وہاں اس لکڑی کو ڈال دیں اور خشک دھنیا آگ پر روشن کرو اور اکیس بار دعوت برھتی کو پڑھو اور ہر بار موکلات کو حکم کرو کہ اس لکڑی کو خزانہ کی جگہ کھڑا کردیں۔ موکلات ایسا ہی کریں گے۔ تم وہاں سے خزانہ نکال لو اگر خزانہ نکالنے میں کوئی مانع یعنی جن وغیرہ درپیش ہو تب لوبان ذکر سیاہ روشن کرو اور برھتی کو پڑھ کر موکلات کو اس کے مانع کے دفع کرنے کا حکم دو۔ پس ہر قسم کا مانع دفع ہوگا۔ اور خزانہ نکالنے میں کوئی دقت نہ ہوگی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

کامران اگربتی

موم بتی کی زبردست کامیابی کے بعد

ہاشمی روحانی مرکز دیوبند

کی ایک اور شاندار پیش کش

☆ کامران اگربتی کی خصوصیت یہ ہے کہ یہ گھر کی نحوست اور اثرات بد کو دفع کرتی ہے، اہل خانہ کی روحانی مدد کرتی ہے، انہیں نحوستوں اور اثرات بد سے بچاتی ہے۔

☆ کامران اگربتی ایک عجیب وغریب روحانی تحفہ ہے، ایک بار تجربہ کر کے دیکھئے، انشاء اللہ آپ اس کو موثر اور مفید پائیں گے۔

ایک پیکٹ کا ہدیہ پچیس روپے (علاوہ محصول ڈاک)
ایک ساتھ ۱۰۰ پیکٹ منگانے پر محصول ڈاک معاف

اگر گھر میں کسی طرح کے اثرات نہ ہوں تو بھی برائے خیر و برکت روزانہ دو اگربتی اپنے گھر میں جلا کر روحانی فائدے حاصل کیجئے، اپنی فرمائش اس پتے پر روانہ کیجئے۔

ہر جگہ ایجنٹوں کی ضرورت ہے۔

ہاشمی روحانی مرکز

محلہ ابوالمعالی دیوبند (یوپی)

پن کوڈ نمبر: 247554

ساتویں قسط

ایک عجیب وغریب داستان

جو دلچسپ بھی ہے اور ہوش ربا بھی

محسن ہاشمی

ایک ایسے شخص کی داستان جو حقیقتاً حق کی تلاش میں تھا۔ دورانِ جستجو اس کی ملاقاتیں مختلف مسالک کے لوگوں سے ہوئیں وہ غیر مقلدین سے بھی ملا، وہ دیوبندی، بریلوی، جماعت اسلامی کے لوگوں سے بھی ملا۔ دعوت کے کام سے جڑے ہوئے لوگوں سے بھی اس کی ملاقاتیں رہیں۔ اس کا گھر جنات کی آماجگاہ تھا، لیکن وہ تعویذ گنڈوں اور روحانی عملیات کا قائل نہ تھا۔ اس کا حشر کیا ہوا؟ وہ اپنی ذاتی محبت میں کامیاب رہایا نا کام؟ جنات کی شرارتوں سے اس کو نجات مل سکی یا نہیں اور اس نے بالآخر کس مسلک کو راہِ اعتدال پر پایا؟ یہ سب کچھ جاننے کے لئے اس داستان کو پڑھیں۔ اس داستان میں خوف بھی ہے، کرب بھی ہے، راحتیں بھی ہیں اور صدمات بھی۔ اس داستان کا ایک ایک حرف آپ کو متاثر کرے گا اور آپ کے ذہن کو یقیناً کسی منزل تک پہنچائے گا۔ (ح، ہ)

سہیل ایک غریب گھرانہ کا لڑکا تھا۔ اپنے والد اختر صاحب کی اچانک وفات کے بعد جب اس کے گھر میں غربت وافلاس کے آسیب منڈلائے تو اس کو روزگار کی خاطر دوبئی جانا پڑا، حسن اتفاق سے دوبئی میں اس کو ایک اچھی پوسٹ حاصل ہوگئی۔ سہیل کی والدہ شہناز سہیل سے بے پناہ محبت کرتی تھیں وہ اس کی جدائی ایک لمحہ کے لئے بھی برداشت نہیں کرتی تھیں، لیکن شوہر کی وفات کی وجہ سے جب مالی مسائل نے عرصہ حیات تنگ کیا تو شہناز کو اپنے دل پر صبر وضبط کا پتھر رکھنا پڑا اور اس نے مجبوراً اپنے بیٹے کو دوبئی روانہ کردیا۔ شوہر کی جدائی کے بعد سہیل کی جدائی شہناز کے لئے ایک قیامت تھی، لیکن گھریلو حالات کی وجہ سے یہ قیامت شہناز کے سر سے گزر گئی۔ شہناز کے پانچ بچے تھے، چار لڑکیاں تھیں، دلنواز، عرشی، مسکان اور حنا، حنا کو گڑیا کہہ کر پکارتے تھے، سہیل شہناز کی اولاد میں سب سے چھوٹا تھا۔ سہیل کی ایک ماموں زاد بہن تھی نشا، سہیل کا بچپن نشا کے ساتھ کھیل کود میں گزرا اور نہ جانے کس وقت ان دونوں کے درمیان محبت کا رشتہ قائم ہوگیا۔ دونوں ایک دوسرے سے ملے بغیر قرار نہیں پاتے تھے، لیکن جب سہیل دوبئی گیا تو نشا کو بھی صبر وضبط کرنا پڑا، دونوں میں بہت سارے عہد وپیمان ہوئے، دونوں نے ایک ساتھ جینے مرنے کی قسمیں بھی کھائیں۔

سہیل نشا سے یہ کہہ کر نشا میرے انتظار کرنا، میں آؤں گا اور تم سے شادی کروں گا، رخصت ہوگیا، وہ تین سال دوبئی میں رہا، اس دوران سہیل اور نشا فون پر باتیں کرتے رہے۔

سہیل کے گھر میں جنات کی پوری ایک برادری قابض تھی، وقتاً فوقتاً یہ جنات سہیل کے گھر والوں کو مختلف انداز سے پریشان کیا کرتی تھی، گھر میں پتھر بھی برستے تھے، خون بھی برستا تھا اور غلاظتیں بھی برستی تھیں۔ سہیل کی سب سے چھوٹی بہن گڑیا پر جنات حاضر ہوا کرتے تھے اور سارے گھر کو خون کے آنسو رلاتے تھے۔ سہیل نہ جنات کا قائل تھا، نہ روحانی عملیات کا، وہ عاملین کی تمام کارروائیوں کو ڈھکوسلے بازی قرار دیتا تھا لیکن سہیل کی والدہ اور اس کی بہنیں نہ صرف یہ کہ ان چیزوں کو مانتی تھیں بلکہ وقتاً فوقتاً عاملین سے رجوع بھی کرتی تھیں لیکن عاملین ان کو اثرات سے نجات دلانے میں کامیاب نہیں ہوسکے تھے۔ نشا کے والد سرور جو سہیل کے حقیقی ماموں تھے نہایت شریف انسان تھے وہ سہیل کو اپنی اولاد سے زیادہ چاہتے تھے لیکن جب سہیل دوبئی سے واپس ہورہا تھا ان کی بیٹی کا رشتہ ایک اچھے نوجوان سے آیا اور سرور صاحب نے یہ رشتہ منظور کرلیا۔ نشا اس رشتے سے مطمئن نہیں تھی وہ صرف سہیل کو چاہتی تھی اور سہیل کے لئے بھی نشا کے بغیر جینا امرِ محال تھا لیکن دونوں مجبور تھے اور دونوں نے حالات کے سامنے گھٹنے ٹیک دیئے تھے لیکن دونوں کے دلوں

سے ایک دوسرے کی محبت نہیں نکلتی تھی، چھپ کر ملنا اور ایک دوسرے کو پرچے لکھنا بدستور جاری تھا، پھر یہ ہوا کہ ایک دن سہیل کا ایک پرچہ نشا کی ماں ساجدہ کے ہاتھ لگ گیا، بس ایک قیامت آگئی اور ساجدہ نے نشا کو بہت ڈانٹا۔ اس کے بعد نشا اور سہیل پر پابندیاں لگ گئیں لیکن سرور صاحب اس بات سے بے خبر تھے، اس لئے سرور صاحب نے ایک دن پکنک کا پروگرام بنایا اور اس پکنک میں انہوں نے خاص طور پر نشا اور سہیل کو ایک دوسرے کے قریب ہی رکھا۔ یہ بات ساجدہ کو مسلسل کھل رہی تھی لیکن وہ شوہر کے سامنے بے بس تھی اور وہ نشا اور سہیل کی غربت سے ایک خطرہ محسوس کر رہی تھی، دوران پکنک یہ حادثہ پیش آیا کہ سہیل کے گھر میں جنات نے باقاعدہ کچھ حرکتیں شروع کر دیں اور گڑیا پر حاضر ہو کر ایک جن سے سہیل کے گھر کو تباہ کرنے کی وارننگ دی اور اسی دن دوسرا حادثہ یہ پیش آیا کہ سہیل کا ایکسیڈنٹ ہو گیا اس کو ہوسپٹل میں ایڈمٹ کرایا گیا، کافی چوٹ آئی اور اس کی جان کو خطرہ درپیش ہو گیا۔ ڈاکٹروں نے کہہ دیا کہ ہم ۳۶ گھنٹے گزرنے کے بعد ہی کوئی فیصلہ لے سکیں گے، اس کے بعد پڑھئے کیا ہوا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

ہوسپٹل میں پورا خاندان جمع ہو گیا تھا جو لوگ سہیل کے بدخواہ تھے وہ بھی منہ لٹکائے ہوئے ہوسپٹل میں کھڑے تھے۔ سرور صاحب بھی بہت اداس تھے، ان کی بیوی ساجدہ بھی بار بار اپنے آنسو پونچھ رہی تھیں لیکن اس وقت دو دلوں پر سب سے زیادہ قیامت ٹوٹ رہی تھی، ایک شہناز پر اور دوسرے نشا پر، یہ دونوں تو روتے روتے پاگل سی ہو گئی تھیں۔ اُدھر سہیل کے گھر جنات کی سازشوں کی وجہ سے ایک کہرام مچا ہوا تھا، گڑیا کی حالت اچھی نہیں تھی، بار بار اس کو دورے پڑ رہے تھے اور بار بار جنات اس پر حاضر ہو کر طرح طرح کی وارننگ دے رہے تھے۔ شہناز کو گڑیا کی وجہ سے اپنے گھر لوٹنا پڑا، شہناز کی دوسری بیٹیاں اگرچہ گڑیا کی وجہ سے گھر ہی پر موجود تھیں لیکن ان کا دل تو بھائی کے وجود میں اٹکا ہوا تھا اور انہوں نے دعاؤں کے لئے مصلّی سنبھال رکھا تھا۔

سہیل کی حالت اچھی نہیں تھی، اس کے خون چڑھ رہا تھا، یہ سب انتظام سرور صاحب نے کیا تھا۔ آج وہ بے حد اداس تھے اور مسلسل سہیل کو ٹکٹکی باندھ کر دیکھ رہے تھے، ساجدہ نے انہیں تسلی دیتے ہوئے کہا، آپ اتنے پریشان کیوں ہیں؟ کیا آپ کو اللہ پر بھروسہ نہیں ہے؟ سب ٹھیک ہو جائے گا، آپ گھر جا کر آرام کیجئے میں یہاں سہیل کے پاس ہوں اور ہاں آپ نشا کو بھی اپنے ساتھ لے جائیں یہ رو رو کر پاگل ہو رہی ہے۔ سرور صاحب نے نشا کی طرف دیکھا وہ دیوار پر سر ٹکائے بے تحاشہ رو رہی تھی۔ سرور صاحب نے اس کے قریب جا کر کہا، بیٹی! صبر وضبط سے کام لو، اللہ سے دعا کرو اور مجھے یقین ہے کہ سہیل ٹھیک ہو جائے گا، چلو تم میرے ساتھ چلو۔

نہیں پاپا، نشا نے کہا۔ میں سہیل کو اس حالت میں چھوڑ کر نہیں جا سکتی، آپ امی کو لے جائیے مجھے یہیں رہنے دیں، جب تک سہیل کو ہوش نہیں آجائے گا میں گھر نہیں جاؤں گی۔

ساجدہ جانتی تھی کہ نشا اور سہیل ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں، اسے یقین تھا کہ اگر ان دونوں کو ذرا سی بھی قربت میسر آگئی تو قیامت آجائے گی اور اگر سرور صاحب کو یہ بھنک پڑ گئی کہ سہیل اور نشا ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں تو خدا ہی جانے پھر کیا ہوگا۔ ساجدہ نے نشا کو سمجھایا کہ تمہارا یہاں رہنا مصلحت کے خلاف ہے لیکن نشا نے ایک نہیں سنی، مجبوراً نشا کو ہوسپٹل چھوڑنا پڑا، ڈاکٹروں کا کہنا تھا کہ رات کو مریض کے پاس ایک فرد سے زیادہ نہیں رہ سکتا، اس لئے صرف نشا ہی سہیل کے پاس رہی، رات بھر سہیل کی طبیعت خراب رہی لیکن اگلی صبح سے اس کو سکون ملنا شروع ہوا اور ڈاکٹروں نے بھی اطمینان کا اظہار کیا اور کہا کہ اب اگرچہ سہیل خطرے سے باہر ہے لیکن صورت حال پوری طرح ۳۶ گھنٹے کے بعد ہی سدھرے گی، ابھی سہیل کے پاس زیادہ آمد ورفت نہیں رہنی چاہئے۔

نشا ساری رات سہیل کے کمرے میں رہی، سہیل ڈاکٹروں اور نرسوں کی زبردست نگہداشت میں تھا اس لئے نشا کو کسی بھی طرح کی خدمت کرنے کا موقع نہ مل سکا، بس نشا ہر پل، ہر لمحہ سہیل کی زندگی کی دعا کرتی رہی اور بالآخر ۳۶ گھنٹے کے بعد سہیل پوری طرح ہوش میں آگیا اور سہیل کو اہل خانہ کی دعاؤں کی بہ طفیل نئی زندگی مل گئی لیکن اس دوران سرور صاحب نے یہ محسوس کر لیا کہ سہیل اور نشا ایک دوسرے کی ذات میں دلچسپی لیتے ہیں۔ ہوسپٹل سے ڈسچارج ہونے کے بعد سہیل اپنے گھر چلا گیا لیکن اس کی محبت کا راز اس کے ماموں پر کھل گیا، یہ راز اس وقت کھلا

جب اپنے رشتے کے سلسلہ میں نشا کے قدم ڈگمگا رہے تھے اور وہ اس رشتے کا انکار کرنے کے لئے خود کو آمادہ کر چکی تھی۔ سہیل کے ایکسیڈنٹ نے اور دوران علاج نشا اور سہیل کی قربت نے اس عشق میں پھر جان ڈال دی تھی جوان کے درمیان بچپن سے تھا۔

اُدھر سہیل کے گھر کی حالت ابتر ہو چکی تھی، اس کے گھر میں ہر روز خون کی بارشیں ہو رہی تھیں، راتوں کو کسی کے چنگھاڑنے کی آوازیں آتی تھیں اور بار بار گڑیا کو فٹس آتے تھے، بار بار اس پر جنات کا ورود ہوتا تھا اور بار بار وہ اہل خانہ کو یہ وارننگ دیا کرتے تھے کہ گڑیا ہماری ہے اور ہم گڑیا کو لے کر جائیں گے۔

سرور صاحب کو اگر چہ یہ اندازہ ہو چکا تھا کہ ان کی چہیتی بیٹی سہیل سے عشق کرتی ہے لیکن وہ سہیل سے خفا نہیں ہوئے البتہ یہ ہوا کہ نشا پر پابندی عائد ہو گئیں۔ اب اس کے آنے جانے پر پہرے لگا دیئے گئے، ایک دن سرور صاحب نے نشا کو اپنے کمرے میں بلوایا، نشا تنہا ان کے کمرے میں جانے کی ہمت نہ کر سکی اس نے اپنی امی کو اپنے ساتھ لیا اور وہ حسب حکم سرور صاحب کے کمرے میں پہنچ گئی، دونوں ماں بیٹی بہت خوف زدہ تھیں، دونوں ہی سرور صاحب کے مزاج کی کرختگی سے اچھی طرح واقف تھیں، انہیں معلوم تھا کہ اگر سرور صاحب ضد پر آجائیں تو پھر کسی کی نہیں سنتے، ہمالیہ پہاڑ اپنی جگہ سے ہل سکتا ہے لیکن سرور صاحب اپنی ضد سے ٹس سے مس نہیں ہوتے۔ ہوسپٹل میں سرور صاحب نے اپنی آنکھوں سے نشا اور سہیل کو بغل گیر ہوتے ہوئے دیکھ لیا تھا اگر سہیل کی جگہ کوئی اور لڑکا ہوتا تو سرور صاحب اسی وقت اس کا خون کر دیتے لیکن سہیل ایک طریقہ سے ان کی کمزوری تھی، اس لئے انہوں نے وہ منظر دیکھ کر خون کے سے گھونٹ پی لئے لیکن انہوں نے ساجدہ کو یہ حکم دیا تھا کہ آج کے بعد نشا اور سہیل ایک دوسرے کے قریب نہ ہونے پائیں، نشا بھی سمجھ گئی تھی کہ ان کی محبت کا راز ان کی جلد بازی کی وجہ سے پوری طرح اس کے ماں باپ پر کھل گیا ہے، اب اسے یقین ہو گیا تھا کہ اس کے اور سہیل کے درمیان دیواریں کھڑی ہو جائیں گی، کافی دیر کمرے میں موت کا سناٹا رہا، پھر سرور صاحب نے اپنے خاص انداز میں نشا سے پوچھا۔

یہ سب کچھ کب سے چل رہا ہے؟

نشا چپ رہی، اس کے چہرے پر خوف دہراس بکھرا ہوا تھا، اس کی آنکھیں نمناک تھیں، اس کے ہاتھ پیر کانپ رہے تھے۔

میں تم سے کچھ پوچھ رہا ہوں۔'' سرور صاحب نشا کی آنکھوں میں اپنی آنکھیں گاڑتے ہوئے کہا۔''

یہ دونوں بچپن ہی سے ایک دوسرے کی ذات میں دلچسپی لیا کرتے تھے۔'' ساجدہ نے بتایا''

اور تم خاموشی سے یہ تماشہ دیکھتی رہی؟

کیا اندازہ ہو سکتا تھا۔'' ساجدہ بولی'' دونوں بہن بھائی کی طرح تھے، کون اس بات کا اندازہ کر سکتا تھا کہ یہ دونوں ایک دوسرے سے عشق کرتے ہیں۔ تین سال پہلے جب سہیل دوبئی جا رہے تھے اس دن یہ دن بھر روتی رہی اور اس نے ایک دو دن کھانا بھی نہیں کھایا تھا لیکن میں اس وقت بھی یہ اندازہ نہ کر سکی کہ نشا سہیل سے محبت کرتی ہے، میں تو صرف یہ سمجھی کہ ہر وقت کے اپنے ساتھی کے بچھڑ جانے پر افسوس ہو رہا ہے۔

کیا شہناز ان دونوں کی محبت سے واقف تھی۔'' سرور صاحب نے پوچھا''

شاید۔ لیکن وہ آپ کے سامنے اپنی زبان نہیں کھول سکتی تھی۔

کیوں؟ کیا میں بھوت ہوں، کیا میں اپنی بہن کا درد نہیں سمجھ سکتا تھا۔

شہناز نے آپ سے کہا تھا، آپ بھول رہے ہیں۔'' ساجدہ نے یاد دلایا۔''

مجھے یاد ہے لیکن اس وقت کہا تھا کہ جب نشا کی بات پکی کرنے کے لئے میں نے ان کے گھر والوں کو مدعو کر لیا تھا اور میں نے رشتہ کے سلسلہ میں اپنی رضامندی ظاہر کر دی تھی۔

رضامندی، نکاح نہیں ہوتا۔'' ساجدہ نے ڈرتے ڈرتے کہا۔''

تم بکواس کرتی ہو، تم عورت ہو، عورت زبان کے مول کو نہیں سمجھتی، اس دنیا میں وعدہ اور غیرت بھی کوئی چیز ہے۔ شہناز کو اگر اپنے بھائی پر بھروسہ تھا تو اس کو بہت پہلے مجھ سے کہہ دینا چاہئے تھا، میں خود سہیل کو پسند کرتا تھا۔

تو یہ کام تو اب بھی ہو سکتا ہے۔

اب ہرگز نہیں ہو سکتا۔'' سرور صاحب چیخے۔'' اب تمہاری ذمہ داری یہ ہے کہ نشا کو سہیل سے دور رکھنا اور اب نشا کو سہیل کے گھر جانے کی

اجازت نہیں ہے۔

اس دوران نشا اٹھ کر اپنے کمرے میں چلی گئی، نشا کے ماں باپ میں کافی دیر تک بحث چلتی رہی، ساجدہ نے اپنے شوہر کو مختلف انداز سے سمجھانے کی کوشش کی لیکن سرور صاحب ٹس سے مس نہ ہوئے اور اس کے بعد بہت تیزی کے ساتھ سرور صاحب نے نشا کی شادی کی تیاریاں شروع کردیں، کسی طرح سہیل کو بھی یہ بات معلوم ہوگئی کہ سرور صاحب نے اسے اور نشا کو بوس و کنار کرتے ہوئے دیکھ لیا ہے اس لئے اب نشا پر پہرے بٹھادیئے گئے ہیں۔ اس دوران سہیل اور گڑیا کو دیکھنے کے لئے سرور صاحب کئی بار شہناز کے گھر گئے لیکن ان کا برتاؤ پہلے سے کافی بدلا ہوا تھا، اب وہ دوران ملاقات سہیل کے لئے بھی گرم جوشی کا مظاہرہ نہیں کیا کرتے تھے۔ سہیل محسوس کرتا تھا کہ وہ ماموں کا رویہ پہلے سے کافی تبدیل ہو چکا ہے، نشا سے بات چیت کرنے کا بھی اب کوئی ذریعہ باقی نہیں رہ گیا تھا۔ ساجدہ بھی اکھڑی اکھڑی رہنے لگی تھی اور نئے نئے غموں اور تکلیفوں کی وجہ سے شہناز کی صحت بھی دن بہ دن تباہ ہو رہی تھی۔ اب سہیل کی زندگی میں صرف غم ہی غم باقی رہ گئے تھے، ایک طرف نشا سے دوری دوسری طرف گڑیا کی مسلسل بیماری، تیسری طرف ماں کی گرتی ہوئی صحت اور اس کے چہرے پر بکھرے ہوئے بھیانک سناٹے۔

کبھی کبھی سہیل یہ سوچنے پر مجبور ہو جاتا تھا کہ اس کی ماں کتنے صدمات برداشت کرے گی۔ اختر صاحب کی موت کا غم، چہیتے بیٹے کی ناکامی محبت کا غم، گھر میں جنات کی سازشوں کی فکر اور گڑیا پر برسنے والے اثرات اور اس کے معاملہ میں دل و دماغ میں نازل ہونے والے اندیشے اور ایک دن اس نے اپنی ماں کا سر سہلاتے ہوئے یہ پوچھ ہی لیا۔

امی۔ تم اداس کیوں رہتی ہو؟

شہناز نے اس سوال کے جواب میں اپنے بیٹے کی طرف دیکھا، اس کی آنکھوں میں آنسو تھے، وہ آنسو جو بجائے خود کسی سوال کا جواب ہوتے ہیں۔

امی بولو۔

کیا بولوں، میرے پاس بولنے کے لئے ہے ہی کیا، میری دنیا تو اسی دن اجڑ گئی تھی جب تمہارے باپ دنیا سے چلے گئے تھے، وہ اپنے مرنے کے بعد وراثت میں صرف خاندانی اختلافات اور بے شمار صدمات چھوڑ گئے تھے، میں نے اس وراثت کو تقسیم نہیں ہونے دیا بلکہ میں اس وراثت کی خود حق دار بنی اور ان کی اولاد کو ہر ممکن طور پر ان اختلافات سے جو مجھے ترکہ میں ملے تھے، دور رکھا، میں نے فاقے کئے، بھوک برداشت کی، پھٹے پرانے کپڑے پہنیں لیکن اس لئے اللہ میاں سے کوئی گلہ نہیں کیا کہ میرے بچے کسی احساس کمتری کا شکار نہ ہو جائیں، میں نے اپنا بچا کچا زیور فروخت کر کے اور قرض کی لعنت میں مبتلا ہو کر تمہیں دوبئی بھیجا تا کہ تمہاری بہنوں کا مایکہ کسی غریب کی جھونپڑی بن کر نہ رہ جائے، تم دوبئی گئے، اللہ نے تمہیں کامیاب بھی کیا تمہاری بہنوں کی کچھ آس بھی بنی لیکن۔

اس کے بعد الفاظ ساتھ نہ دے سکے اور شہناز بلک بلک کر رونے لگی۔

امی، میری امی۔ خدا کے لئے خود کو سنبھالئے۔ سہیل نے اپنی ماں سے لپٹتے ہوئے کہا۔ امی ایک آپ ہی تو ہمارا سہارا ہیں، ایک آپ ہی تو ہماری کائنات ہیں اگر آپ کو کچھ ہو گیا تو ہمارا کیا ہوگا۔

شہناز اس طرح بلک بلک کر روئی تو چاروں بیٹیاں بھی پھوٹ پھوٹ کر رونے لگیں، گھر کا سارا ماحول سوگوار ہو گیا۔

چند منٹ کے بعد سہیل نے اپنی ماں سے پوچھا ——— آپ کیا چاہتی ہیں؟

شہناز چپ رہی، اس نے کوئی جواب نہیں دیا۔

امی! میں پوچھ رہا ہوں کہ آپ چاہتی کیا ہیں؟

میں کون، اور میری اوقات کیا۔ "شہناز بولی" مجھے شکایت تو تمہارے باپ سے ہے وہ ہمیں بیچ منجدھار میں چھوڑ کر دنیا سے چلے گئے، جاتے جاتے وہ مجھے قرضوں کا بوجھ دے گئے، دشمنیاں دے گئے، مخالفتوں کے ایسے طوفان دے گئے کہ جن طوفانوں میں آج تک میں ایک بے جان تنکے کی طرح بہہ رہی ہوں۔ شہناز کی آواز رندھی ہوئی تھی وہ دوران گفتگو سرد قسم کی آہیں بھی بھر رہی تھیں، اس کو دیکھ کر اس کی چاروں بیٹیاں رو رو کر بے سدھ ہوئی جا رہی تھیں اور سہیل بھی کافی حد تک ٹوٹ کر بکھر چکا تھا وہ اپنی ماں کے غم زدہ چہرے پر نظریں گاڑے کھڑا تھا اور شہناز بول رہی تھی، مجھے امید تھی کہ تم ان بہنوں کے صحیح رکھوالے ثابت ہوں گے اور ان کے سروں پر جو باپ کی محبت سے محروم ہو چکی ہیں اپنا

دست شفقت رکھ کر باپ کی محبت ان کے دامن میں ڈال دوگے، مجھے اپنی نہیں صرف ان چاروں کی فکر ہے، لیکن مجھے ایسا لگتا ہے کہ ان کی تقدیر ہی کھوٹی ہے، ان کی تقدیر میں نہ کسی کی محبت ہے نہ خوشیاں، یہ بھی میری طرح اس دنیا میں رہ کر صرف بدنصیبی کے پہاڑ ڈھوئیں گی۔

سہیل اپنی ماں سے لپٹ گیا، اس نے شہناز کے آنسو پونچھتے ہوئے کہا۔ امی خدا کے لئے چپ ہوجاؤ، خود کو سنبھال لو اور مجھے بتاؤ کہ آپ چاہتی کیا ہو؟

شہناز نے آنسوؤں سے تربتر آنکھوں سے سہیل کو دیکھا، وہ ایک لمحے خاموش رہی پھر بولی۔

میں چاہتی ہوں کہ تم نشا کو بھول جاؤ، تم ایسا کوئی کام مت کرو کہ میں اپنے بھائی کی نظروں میں گرجاؤں، سہیل ذرا سوچو، یاد کرو وہ وقت جب تمہارے باپ کا انتقال ہوا تھا ہمیں رشتے داروں نے کیسے کیسے دکھ دیئے تھے، کیسے کیسے طعنے ہم نے سنے، کیسے کیسے الزامات ہم پر اچھالے گئے۔ ہمارے رشتے دار محبت اور حمایت کے دو لفظ بولنے کے بھی روادار نہیں تھے، دن رات غربت اور افلاس کے ناگ ہم ڈسا کرتے تھے، تمہارے باپ کے قرض ادا کرتے کرتے میری ناک کی لونگ تک بک گئی تھی، صرف لے دے کے ایک آبرو بچی تھی یہ بھی داؤ پر لگ جاتی کہ سرور صاحب نے ہمارا ساتھ نہ دیا ہوتا، ان ہی کی مدد سے ہمیں کچھ راحتیں ملیں اور ان ہی کی مدد سے تم دوبئی جانے میں کامیاب رہے اور میری بدنصیب آنکھ نے جو خواب دیکھا تھا وہ پورا ہوا۔ میں نہیں چاہتی کہ تمہاری کسی حرکت سے ان کی دل شکنی ہو اور وہ مجھے اور تمہیں اپنی نظروں سے گرادیں۔ میرا ان کے سوا اب ہے ہی کون۔ سہیل خاموش رہا، بہت ضبط کرنے کے بعد اس کی آنکھیں چھلک اٹھیں، اس کو روتا دیکھ کر شہناز پھر بے قابو ہوگئی، اس کی چاروں بہنیں بھی تڑپ اٹھیں، شہناز نے کانپتی آواز میں بھرپور بولنا شروع کیا۔

چندا۔ اگر میرے اختیار میں ہوتا تو میں نشا کو وقت سے چھین کر تمہارے قدموں میں ڈال دیتی۔

امی اگر آپ ماموں جان سے کہہ دیتیں تو.........

جانتی ہوں کہ میں ہی قصوروار ہوں، لیکن میں اپنی اوقات سمجھتی تھی سرور بھائی کو اللہ نے سب کچھ دیا ہے اور ہمیں ہر چیز سے اور ہر خوشی سے محروم رکھا ہے، میں لاکھ چاہنے پر ہمت نہ کرسکی، میں یہ سمجھتی تھی کہ وہ اپنی بیٹی کو جو محلوں میں زندگی گزار رہی ہے اس جھونپڑی کے حوالے نہیں کرسکتے تھے مجھے اندازہ نہیں تھا کہ میرا بھائی صرف دولت کے حساب سے مال دار نہیں بلکہ وہ حسن اخلاق اور حسن ظرف کے حساب سے بھی لاکھوں میں ایک ہے کاش میں ہمت کرپاتی، بیٹا اب تم مجھے معاف کردو میں تمہیں اپنے دودھ کا واسطہ دیتی ہوں تم ایسا کوئی کام مت کرنا جس سے تمہارے ماموں اور ممانی کو دکھ پہنچے، تم نشا کو بھول جاؤ اور اس سے اپنا ناطہ توڑلو۔

ٹھیک ہے امی۔ سہیل نے ایک سرد سی آہ بھرتے ہوئے کہا، میں آپ کی خاطر اپنی ان بہنوں کی خوشیوں کی خاطر ہنسی خوشی یہ غم سہہ لوں گا اور نشا کی محبت کو اپنے دل سے کھرچ کر ہمیشہ ہمیشہ کے لئے پھینک دوں گا۔

کافی دیر تک سب روتے رہے، اس کے بعد سہیل ہی نے اپنی بہنوں سے کہا، بس اب رونا دھونا ختم کرو آج کے بعد اس گھر میں ایک نئی زندگی ہوگی اور مستقبل کے نئے منصوبے، یہ آخری رونا تھا۔ اب کوئی نہیں روئے گا، اب اپنی پیاری امی کی خاطر ہم سب کچھ سہیں گے اور فضاؤں میں ہر وقت قہقہے بکھیریں گے۔ اسی شام ایک ملازمہ کے ہاتھوں نشا نے ایک پرچہ سہیل کو پہنچایا جس میں تحریر تھا۔

سہیل! بہت مجبوری میں، میں نے اپنے ماں باپ کی خاطر یہ فیصلہ کرلیا ہے کہ اب میں تم سے کبھی نہیں ملوں گی، میں امید کرتی ہوں کہ تم اپنی زندگی کے سب فرائض ادا کروگے؟ دل وجان سے زیادہ عزیز سہیل۔

اور بھی غم ہیں زمانہ میں محبت کے سوا

تم اپنی امی کا خیال رکھنا، وہ صرف تمہارے سہارے جینے کے خواب دیکھ رہی ہیں اور بس میری طرف سے یہ آخری بات

نہ تم بے وفا ہو نہ ہم بے وفا ہیں
مگر کیا کریں اپنی راہیں جدا ہیں

سہیل نے پرچہ پڑھ کر دل ہی دل میں کہا، نشا! اب میں بھی محبت کی اس داستان کو خود فراموشی کے قبرستان میں دفن کرچکا ہوں، اپنی ماں کی خاطر۔ آج کے بعد ہم دونوں ایک دوسرے کے لئے اجنبی ہوگئے۔

ہم دونوں مرچکے ہیں، ہمارے ارمان اور ہمارے جذبات کا انتقال ہوچکا ہے لیکن ہم دونوں ایک دوسرے سے اجنبی بن کر اس وقت تک زندہ رہیں گے جب تک ہماری سانسیں باقی ہیں۔ (باقی آئندہ)

پھلوں کی غذائی افادیت

آم اس کا مزاج گرم تر ہے۔ یہ خون پیدا کرتا ہے۔ مقوی باہ ہے۔ ہاضمہ درست کرتا ہے۔ قبض کشا اور مقوی معدہ وجگر ہے۔ پیشاب آور ہے۔ بے خوابی کو دور کرتا ہے۔ آم کا رس اور شہد مساوی مقدار میں ملا کر استعمال کرنا جنسی اعضا کا محافظ ہے۔ دودھ ملا لینے سے معدہ کی گرانی دور ہوگی۔ اگر چالیس روز تک آم ایک سیب اور ایک گلاس دودھ پی لیا جائے تو باہ کی کمزوری، دمہ، قبض اور دل کی کمزوری رفع ہو جائے گی۔ جسم فربہ ہوگا۔ آم چونکہ بہت زیادہ خون پیدا کرنے ولا پھل ہے اس لئے اس کے استعمال چہرہ پر رونق آجاتی ہے۔ دودھ پلانے والی عورتوں میں دودھ کی مقدار بڑھ جاتی ہے۔ اس میں وٹامنز نشاستہ، روغنیات کے علاوہ فاسفورس پروٹین فولاد کیلشیم اور پوٹاشیم بھی ہوتا ہے۔

زیادہ خون پیدا کرنے کے سبب چہرکا رنگ نکھاتا ہے اور چہرے پر چمک دمک آجاتی ہے۔ آم بلغم کو پتلا کرتا ہے۔ اس لئے کھانسی اور دمے کے مریضوں کے لئے بے حد مفید ہے۔ آم دل ودماغ جگر معدہ گردے پٹھوں ہڈیوں اور پھپڑوں کو بھی طاقت دیتا ہے۔ خون صاف کرنے کی اس سے اچھی اور کوئی دوا نہیں۔ میٹھا اور شیریں آم کھانے والی عورتوں کی اولاد خوبصورت ہوتی ہے۔ سنگرہنی پیٹ کے امراض میں بے حد مفید ہے قلب وجگر یا پھیپھڑے کا شدید ک مرض ہو سانس لینا دشوار ہو تو آم کا پتلا رس تھوڑی سی دہی میں ملا کر پینا مفید ہے۔ آم یرقان میں بھی فائدہ دیتا ہے۔

پیشاب قطرہ قطرہ آنے یا آخری عمر یا مرض کے سبب بلا اختیار نکل جانے میں مفید ہے۔ ضعف دماغ دائمی نزلہ سر درد اور سر کی گرانی آنکھوں کے سامنے اندھیرا ہونے میں بھی مفید ہے۔ نسیان اور حافظہ کی کمزوری کو دور کرتا ہے۔ آم کے سبز پتے سایہ میں خشک کر کے پندرہ سے بیس روز تک بلحاظ عمر باسی پانی سے استعمال کریں گردہ یا مثانہ کی پتھری خارج ہو جائے گی۔ سایہ میں خشک کردہ پتوں کو جلا کر راکھ کر لیں۔ یہ منجن استعمال کریں۔ بہت سے امراض یہاں تک کہ پائیوریا سے بھی نجات مل جائیگی۔

اگر آم کے تازہ پتوں کو چبا کر لعاب دہن تھوکتے جائیں تو دانتوں سے خون آنا بند ہوا اور ہلتا ہوا دانت جم جائے۔ آم کے رس میں شہد ملا کر استعمال کرنا تلی کے لئے مفید ہے۔ کچا بھنا ہوا آم کا شربت لو کے اثر کو کم کرتا ہے۔ کھٹا آم مضر صحت ہے۔ زکام اور خرابی خون کا باعث ہوتا ہے۔ دانتوں کو نقصان پہنچاتا ہے آم کا اچار بال کو ٹوٹنے سے روکتا ہے اور گرتے ہوئے سفید بالوں کو مضبوط بناتا ہے۔

کیلا

پھل اور سبزیاں پروردگار کی ایسی نعمت ہیں جن کا کوئی بدل نہیں ان میں کیلے کو بڑا اہم مقام حاصل ہے۔ جدید تحقیق کے مطابق جن افراد کی غذا میں پوٹاشیم کم ہو ان میں دماغی صدمے کے حملے کے امکانات بڑھ جاتے ہیں۔ ماہرین کے مطابق ہماری روزمرہ کی غذا میں کم از کم ۴، ۲ گرام پوٹاشیم ضروری ہونا چاہئے۔ اس کی مناسب مقدار ایک دن میں ۴ گرام ہے۔ کیلا پوٹاشیم کا خزانہ ہے ایک کیلا کھانے سے پوٹاشیم کی دن بھر کی مقدار حاصل ہو جاتی ہے۔ کیلے میں وٹامن اے اور سی کے علاوہ کیلشیم اور فاسفورس بھی بڑی مقدار میں ہوتے ہیں۔ کیلا غذائیت سے بھرپور ہوتا ہے۔ کیلا نہ صرف بلند فشار خون (ہائی بلڈ پریشر) اور دماغی صدمہ کے امکان کو کم کرتا ہے۔ بلکہ یہ قبض کشا بھی ہے۔ اور معدے کی گرمی کم کرتا ہے۔ یہ ذیابیطس کے مریضوں کے لئے بھی مفید ہے نرم غذا کے سبب کیلا بچوں کی اولین غذا میں شامل ہے۔ کیلا معدہ کی بیماریوں کے لئے اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ اس کا باقاعدہ استعمال گردوں کو مضبوط کرتا ہے مثانے کی جلن کو کم کرتا ہے اور بالوں کا گرنا بند کرتا ہے۔ کیلے کو خربوزہ کے بیجوں کے ساتھ پانی میں پیس کر چہرے پر لیپ کریں تو چھائیاں دور کرتا ہے اور رنگ صاف کرتا ہے کیلا نہار منہ نہیں کھانا چاہئے۔ کیلا کھانے کے بعد اگر معدہ میں گرانی محسوس ہو تو الائچی کے دو ایک دانہ کھالیں ایسا کرنے سے معدہ ہلکا پھلکا ہو جائے گا۔ جسم کو چست اور صحت مند بنانے کے لئے یہ جادو کا اثر رکھتا ہے۔

FREE AMLIYAT BOOKS

مقصدی طنز و مزاح

اذانِ بت کدہ

اگرچہ بت ہیں زمانہ کی آستینوں میں
مجھے ہے حکم اذاں لا الٰہ الا اللہ

ابوالخیال فرضی

تصوف کے سلسلہ میں کوئی عظیم الشان کانفرنس کرنے کی خواہش تو دل سے نکل گئی تھی کیوں کہ بیوی کی ضد تھی کہ میں ان چکروں میں نہ پڑوں، پھر وہ مولانا حسن الہاشمی کہ جن کو اپنا بڑا مانتے ہوئے میری روح کانپتی ہے انہوں نے مجھے کچھ اس طرح سمجھایا اور میری تنخواہ بڑھانے کا لالچ بھی دیا کہ میں اُف نہ کرسکا اور میں نے تصوف کے بارے میں سوچنا مطلقاً چھوڑ دیا، لیکن آہ میری قسمت یہ نہ جانے مجھے مرنے سے پہلے کتنے ہچکولے کھلائے گی اور نہ جانے مجھے اس زندگی میں خواہشات کے نام پر کتنی مرتبہ مرنا پڑے گا اور مرنے کے بعد نہ جانے کتنی بار پھر دوبارہ زندہ بھی ہونا پڑے گا۔ آج صبح ہی صبح خالہ طمطراق کے بڑے صاحبزادے صوفی دلباغ حسین آدھمکے۔ انہوں نے نہایت کروفر کے ساتھ ناشتے کا آرڈر دیا اور پھر انہوں نے نہایت فخر کے ساتھ دس بارہ اخباروں کی کٹنگ میرے سامنے ڈالتے ہوئے کہا۔

میاں ابوالخیال فرضی! ہم لوگ دیکھتے رہ گئے اور کچھ حضرات نے پالا جیت لیا، دیکھو ان خبروں کو جنہیں اخبارات نے باوضو ہوکر چھاپا ہے، صوفیوں کی یہ کانفرنس جس میں بہ نفیس وزیراعظم نریندر مودی نے بھی شرکت کی ہے، پوری دنیا میں آج اس کا چرچا ہو رہا ہے اور فرقہ پرست لوگ بھی حلقہ بہ گوش تصوف ہونے کے لئے بے قرار ہیں، میاں اب تو ہوش میں آجاؤ، اگر اب بھی تم نے کوئی اقدام نہیں کیا تو دنیا بھر کے فرقہ پرست تصوف کا میدان فتح کرلیں گے اور ہمارے ہاتھوں کے طوطے اڑنے سے پہلے ہی دم توڑ دیں گے۔

میں کیا کروں۔ میں بہت مجبور ہوں۔ میں حضرت عزرائیلؑ کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بات کرسکتا ہوں لیکن بیوی کے سامنے مردانگی پانی بھرنے لگتی ہے۔

آخر تم بیوی کے غلام کب تک رہوگے، تمہارے اندر اتنی صلاحیتیں ہیں کہ اگر تم چاہو تو ایک درجن بیویاں نقد حاصل کرسکتے ہو۔

لیکن بھائی بانو جیسی بیوی ملنا مشکل ہے۔

دراصل تم خوش فہمی کے گنبد میں رہتے ہو، ہمت کرکے اس سے باہر نکلو تو ہم تمہارے لئے بیویوں کے ڈھیر لگادیں گے، ان کے لب و لہجہ میں مجاہدوں جیسی للکار تھی اور ان کی آنکھیں شعلے برسا رہی تھیں۔

چھوڑیئے ان باتوں کو میں نے عاجزانہ انداز میں کہا۔ آپ یہ بتایئے کہ صوفیوں کی کانفرنس میں ہوا کیا، اس کانفرنس میں کتنے صوفیوں نے شرکت کی اور صوفیوں نے کرامتوں کی بارشیں کس انداز میں کیں۔

کیا بتاؤں کہ یہ کانفرنس کتنی کامیاب رہی، صوفی العجائب والغرائب بتارہے تھے کہ ساتویں آسمان سے ۱۰۰ سے زیادہ فرشتوں نے آکر اس کانفرنس میں شرکت کی، صوفی مسکین کو تم جانتے ہی ہو کہ اس طرح کی تقریبات میں کس آن بان کے ساتھ شرکت کرتے ہیں، انہوں نے جامنی رنگ کی شیروانی سرخ رنگ کا چوڑی دار پجامہ اور سر پر ہرے رنگ کی پگڑی، دیکھنے والے ہاتھوں ہاتھ ان سے بیعت ہو رہے تھے، مولوی صواد ضواد نے بھی اپنے منفرد قسم کے حلیے سے مزہ باندھ رکھا تھا، انہیں دیکھ کر آر ایس ایس کے لوگ متاثر ہونے پر مجبور تھے، حد تو یہ ہے کہ نریندر مودی جی نے بھی انہیں ان نظروں سے دیکھا کہ جن نظروں سے مجنوں لیلیٰ کو دیکھتا تھا، صوفی ہدہد نے تصوف کی عظمت ثابت کرنے کے لئے کئی کرامتیں بھی دکھائیں۔

کیا وہ ہوا میں اڑے؟ "میں نے پوچھا۔"

اڑنے کا ارادہ کر رہے تھے لیکن کسی منسٹر نے روک دیا کہ اس وقت حاضرین مودی جی کو دیکھ رہے ہیں اگر تم بغیر پروں کے اس کانفرنس میں اڑتے پھروگے تو لوگ تمہیں دیکھنے لگیں گے اور مودی جی کی اہمیت پر پانی پھر جائے گا، بس اس مشورے کی وجہ سے صوفی ہدہد اڑنے سے باز رہے

لیکن سنا ہے کہ انہوں نے کچھ ایسی کرامتوں سے عوام کو مستفیض کیا کہ وہ ہندوستان کی تاریخ میں پہلی بار کسی صوفی سے سرزد ہوئی تھیں۔

اور کچھ بتایئے اس کانفرنس کے بارے میں۔" میں نے دلچسپی کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔"

سب سے بڑی بات تو یہ ہے کہ ہزاروں صوفیوں کا اجتماع حکومت کے زیر سایہ رہا اور ہندوستان کا وزیر اعظم پگڑیوں اور داڑھیوں سے براہ راست مستفیض ہوا۔ نریندر مودی اس قدر خوش تھے کہ جیسے انہیں زعفران کا کوئی کھیت ہاتھ لگ گیا ہو، گھبراہٹ میں وہ دین اسلام کی تعریف بھی کر بیٹھے تھے، یہ بھی کہہ گزرے اسلام کے ماننے والے دہشت گرد نہیں ہو سکتے لیکن نریندر مودی کا سر کسی صوفی کے سامنے نہیں جھکا البتہ کئی معتبر اور مستند قسم کے صوفی نریندر مودی کے سامنے گردن ڈالے اس طرح کھڑے تھے جیسے نریندر مودی وزیر اعظم نہیں بلکہ شیخ العرب والعجم ہوں، ایک صوفی جن کا نام مسٹر شہوت ہے اور جنہیں فخر اجمیر کا خطاب درجنوں صوفیوں کی طرف سے مل چکا ہے انہوں نے نریندر مودی کے قدموں پر اپنا سر رکھنے کی جسارت تک کر دی تھی لیکن اسی وقت کسی صاحب کرامت مولوی نے انہیں ٹوکا کہ مودی وزیر اعظم ہیں خواجہ غریب نواز نہیں ہیں، تم ان کے قدموں پر اپنا ماتھا کیوں ٹیک رہے ہو۔

اور کون کون صوفیا اس کانفرنس میں شریک ہوئے؟

صوفی قالو بلی، صوفی زلزال، صوفی اکڑفوں، صوفی آؤں تو جاؤں کہاں، صوفی اذا جاء، صوفی جل تو جلال تو، صوفی تاشقند، صوفی ہل من مزید، صوفی معشوق وغیرہ اور کچھ مولویوں نے بھی شرکت کی جیسے مولوی آئین ملت، مولوی منطق حسین، مولوی آفت حسین، مولوی نشتر خان، مولوی معصوم عن الخطا اور درجنوں امیر الہند قسم کے لوگ اس کانفرنس میں شریک رہے اور بھائی مجھے تو بار بار یہ احساس ہوتا رہا کہ کاش ابوالخیال فرضی بھی اس انوکھی کانفرنس میں شرکت کرتے جو نریندر مودی کی سیاست کو نئی زندگی دینے کے لئے وجود میں آئی ہے۔ یقین کرو تم سب صوفیوں پر بھاری رہتے اور تمہیں دیکھ کر نریندر مودی کو کم سے کم ایک مرتبہ تو ضرور بے ہوش ہونا پڑتا۔

کیوں بھائی۔ مجھ میں کونسے سرخاب کے پر لگے ہوئے ہیں۔
"میں نے بناوٹی عاجزی سے کہا۔"

سمجھنے والے سمجھتے ہیں کہ تمہارے اندر پورا خم خانہ تصوف چھپا ہوا ہے اور تمہارا حلیہ بھی اتنا شاندار ہے کہ تمہیں دیکھ کر کتنے ہی مرحوم صوفیوں کی روحیں دنیا میں آکر رقص کرنے لگتی ہیں، ایک معتبر قسم کی خاتون ایک دن کہہ رہی تھیں کہ ابوالخیال فرضی اگر قلم کار نہ ہوتے تو پھر ولی ہوتے اور اپنی ولایت سے لاکھوں کا بھلا کرتے۔

میں آپ کی بات کا یقین کر سکتا ہوں کیوں کہ خواتین مجھ سے بہت متاثر ہو جاتی ہیں، ایک اچھی بھلی خاتون نے تو مجھے کئی بار جنت الفردوس میں آمد و رفت کرتے بھی دیکھ لیا تھا۔

اب آپ کا کیا خیال ہے؟" انہوں نے اپنی بین الاقوامی قسم کی داڑھی پر ہاتھ پھیرتے ہوئے پوچھا۔"

کس بارے میں؟

صوفیوں کی کوئی دوسری کانفرنس منعقد کرنے کے بارے میں، میں سمجھتا ہوں کہ اگر تم جیسے جیالے اس میدان میں کود پڑیں گے تو صوفیوں کو نئی زندگی ملے گی اور کیا بعید ہے کہ نریندر مودی صوفیوں سے متاثر ہو کر خود بھی صوفی بن جائیں اور حکومت کو لات مار کر کسی درگاہ کے مجاور نہ بن جائیں، مجھے ان کے اندر چھپا ہوا ایک اچھا انسان صاف طور پر نظر آرہا ہے۔

میں پھر وہی کہوں گا کہ میں اپنی بیوی کی مرضی کے بغیر کسی پروگرام کی داغ بیل نہیں ڈال سکتا۔

آپ نہیں سمجھیں گے میں واقعتاً اپنی بیوی سے بہت ڈرتا ہوں۔

میں تمہیں ایسا تعویذ دوں گا کہ تمہاری بیوی کی زبان بند ہو جائے گی، تم کچھ بھی کرتے پھرنا وہ ایک لفظ نہیں بولے گی تم ہمت تو کرو۔

چلو میں کوشش کروں گا، میں نے انہیں تسلی دی، ناشتے سے نمٹ کر وہ چلے گئے اور وعدہ کر گئے کہ صوفیوں کی اگلی کانفرنس ہم کریں گے اور تم اس کی روح رواں بنو گے۔ میں نے بھی ہاں کر دی لیکن مجھے معلوم تھا کہ اگر میں اس طرح کی کسی کانفرنس کا ذکر کروں گا تو بانو میری روح نکال کر کسی کتے کے گلے میں ڈال دے گی، پھر بھی میں نے اگلی صبح سو مرتبہ جل تو جلال تو آئی بلا کو ٹال تو پڑھ کر ہمت کر کے بانو سے پوچھ ہی لیا کہ کیا میں صوفیا کرام کی طرف سے ہونے والی کسی کانفرنس میں شرکت کر سکتا ہوں۔

بانو نے مجھے ایسی نظروں سے دیکھا جیسی نظروں سے موت کا فرشتہ اس انسان کو دیکھتا ہے کہ جس کی روح قبض کرنے کا حکم مل چکا ہو۔

تھوڑی دیر موت کی سی خاموشی رہی، پھر اس نے کہا۔ پھر وہی بات آخر آپ کے دل سے یہ خرافات کس طرح نکلیں گی، کیا میں اپنے مائیکہ میں چلی جاؤں؟

اگر تم مائیکہ میں چلی گئیں تو کیا ہمارا نکاح ٹوٹ جائے گا؟

لاحول ولاقوۃ۔ کیا فضول باتیں کرتے ہو، دل چاہتا ہے کہ اپنا سر دیواروں پہ دے ماروں۔

کیسے سمجھاؤں۔ صوفیوں کے اریب قریب رہنا کوئی گناہ نہیں ہے۔ یہ تو وہ سعادت ہے کہ جس کی خواہش اللہ کے سب نیک بندے کرتے ہیں، ایک بار اگر میں سچ مچ کا صوفی بن گیا تو پھر دیکھنا ہمارے خاندان میں کتنی تیزی کے ساتھ سدھار آئے گا۔ منشی بختاور کا لونڈا جب سے صوفی بنا ہے ان کے گھر میں نیکیاں بارش کی طرح برستی ہیں، اس کی بیوی تک جماعت میں جانے لگی ہے، جب کہ پکچر دیکھے بغیر اس کا تو پانی بھی ہضم نہیں ہوا کرتا تھا، تمہیں تو یاد ہوگا اس نے چار بچوں کی ماں بننے کے بعد بھی کالو قصائی کے لڑکے سے باقاعدہ عشق لڑایا تھا اور آج دیکھنے میں وہ اس دور کی رابعہ بصری لگتی ہے، یہ سب اس تصوف کی خیر و برکت ہے جس سے تم چڑتی ہو۔

بانو۔ اس طرح چپ بیٹھی رہی جیسے وہ میری کوئی بات سن ہی نہ رہی ہو، میں نے کہا جب تمہارے پاس کوئی دلیل نہیں ہوتی تو تم اپنے ہونٹوں پر سناٹا طاری کر لیتی ہو۔

کیا بولوں۔ "اس نے چیخ کر کہا" آپ کو کتنا ہی سمجھا لو لیکن جیسے ہی یہ نیم آوارہ قسم کے دوست آتے ہیں اور آپ کے کان بھرتے ہیں تو آپ پھر ایسے ہی ہو جاتے ہیں جیسے سدا سے آپ ہیں۔

میں سدا سے کیسا ہوں؟ کیا میں مادر زاد بگڑا ہوا ہوں؟ کیا میں شوہر بننے کے قابل نہیں۔

آخر تم ثابت کیا کرنا چاہتی ہو۔

میں نے آپ کو کبھی برا انسان نہیں سمجھا، میرا کہنا یہ ہے کہ آپ صراط مستقیم پر چلنا شروع ہی کرتے ہیں کہ کوئی دوست آتا ہے اور آپ کو پھر راہ راست سے بھٹکا دیتا ہے، کل تک آپ ٹھیک تھے اور رات آپ خود ہی فرما رہے تھے کہ میں نے اور بھائی صاحب نے آپ کو ایک غلط راستے پر جانے سے روکا ہے۔ آج پھر وہی بات وہی گدھے کی ایک لات۔

بس تمہاری یہی باتیں اذیت پہنچاتی ہیں، تم تصوف کو گدھے کی لات بتاتی ہو۔ اری بھلی مانس تصوف ہی کی وجہ سے حضرت جنید بغدادیؒ دنیا میں آئے، تصوف ہی کی وجہ سے شیخ عبدالقادر جیلانی پروان چڑھے اور تصوف ہی کی وجہ سے خواجہ غریب نواز کو فروغ ملا۔ سنا ہے کہ تمہارے کوئی جدامجد بھی بہت بڑے صوفی تھے وہ بھی تصوف ہی کی وجہ سے قابل احترام مانے گئے لیکن تم ہو کہ تصوف کے پیچھے نہ جانے کب سے لاٹھی لے کر دوڑ رہی ہو۔

معاف کرنا میں تصوف کی مخالف نہیں ہوں، میں تو اس بازاری تصوف کے خلاف بولتی ہوں جو لوگوں کو بے وقوف بنانے کے لئے اختیار کیا جاتا ہے۔ مولوی بغداد شریف کا بیٹا دلدل کل تک گلیوں میں لڑکیوں کو چھیڑتا پھرتا تھا اور کنکوے اڑانا اس کا محبوب مشغلہ تھا، آج وہ اپنی خانقاہ بنا رہا ہے اور عقل سے عاری قسم کے لوگ اپنی بیوی بچوں سمیت اس سے دھڑا دھڑ بیعت ہو رہے ہیں۔

بیگم۔ خدا کے لئے اپنی زبان کو لگام دو۔ دلدل میاں پچھلے کئی سال سے دعوت کے کام میں لگے ہوئے ہیں۔ جمعرات کے دن میں نے خود اسے اپنی آنکھوں سے گشت کرتے ہوئے دیکھا ہے ایک دن وہ ایک رکشے والے سے اس بات پر ایک گھنٹے تک بحث کرتے رہے کہ اسٹیشن سے محلہ ابوالبرکات تک کا بھاڑا ۲۵ روپے ہوتا ہے تو تم ۳۰ روپے لے کر کیوں اپنی کمائی کو حرام کر رہے ہو، کتنی گہری بات تھی، ان کی باتوں کے ایک ایک حرف سے تقویٰ ٹپک رہا تھا۔ آج وہ صوفیاء کرام کے بہ طفیل اس قدر نیک ہو چکا ہے کہ اس سے زیادہ نیک ہونے کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا، اس کا تو حق ہے کہ وہ اپنی خانقاہ بنائے اور ہمارا فرض ہے کہ اس کی خانقاہ کو کمک پہنچائیں لیکن تمہیں تو صوفیوں سے کپڑے پھاڑنے سے فرصت نہیں۔

بانو نے مجھے گھور کر دیکھا، پھر بولی، کسی کے عیب کھولنے کا مجھے کوئی شوق نہیں لیکن میں نے سنا ہے کہ دو مہینے پہلے اسی دلدل نے جس کی تم تعریفیں کر رہے ہو خالہ ارجمند بانو کی لڑکی کو کھلے عام چھوڑ دیا تھا اور اس لڑکی نے ان کی داڑھی پکڑ لی تھی۔

میں نے بھی سنا ہے۔ بے شک سنا ہے لیکن اس وقت مدبرین قسم کے لوگوں نے یہ بھی کہا تھا کہ سزا دلدل میاں کو ملنی چاہئے تھی، داڑھی کا کیا قصور تھا کہ لڑکی نے داڑھی ہی پکڑلی۔

دلدل میاں کو شرم نہیں آتی کہ اچھی خاصی بڑی داڑھی رکھ کر دن دہاڑے لڑکیوں کو چھیڑتے ہیں اور ان ہی دلدل میاں نے مدرسہ بلبلیہ کا چندہ کر کے سارا کا سارا خود ہضم کرلیا اور ایک روپیہ بھی مدرسہ والوں کو نہیں دیا، اب اس کو خانقاہ بنانے کا کیا حق ہے؟ میں اس طرح کے صوفیوں کی جو آج حشرات الارض کی طرح پیدا ہو رہے ہیں مخالفت کرتی ہوں اور ایسے ہی نام نہاد صوفیوں سے دور رہنے کی میں آپ کو تاکید کرتی ہوں۔

سنو میری جان سنو! دہلی میں صوفیوں کی جو کانفرنس ہوئی ہے اس نے تصوف کی برکتیں پورے ملک میں پھیلادی ہیں، حد تو یہ ہے کہ وہ نریندر مودی جنہوں نے پورے گجرات کو آگ میں جھونک دیا تھا اور جنہوں نے مسلمانوں اور اسلام کے خلاف سازشوں کے رنگ برنگے جال بنے تھے، انہوں نے بھی اس کانفرنس میں شرکت کی اور صوفیوں سے گلے مل کر یہ ثابت کردیا کہ وہ بھی ایک اچھے انسان ہیں۔ جب سے میں نے تصویروں میں صوفیوں کو نریندر مودی سے لپٹ چپٹ کرتے دیکھا ہے میرے دل میں بھی یہی ارمان مچل رہے ہیں کہ میں بھی صوفی بن جاؤں اور میں بھی نریندر مودی کے گھٹنوں میں اپنا سر ٹیک دوں۔

ہمیشہ غلط چلو گے، غلط سوچو گے اور غلط قسم کے غلط کارناموں سے متاثر ہوں گے، خدا ہی جانے وہ دن کب آئے گا جب آپ کی اصلاح ہوگی۔ یہ کہہ کر اس نے ایک ٹھنڈا سانس لیا۔

میں گھبرا گیا، کیوں کہ جب بھی وہ ٹھنڈا سا سانس لیتی ہے تو مجھے ایسا لگتا ہے کہ اس کا ہارٹ فیل ہوجائے گا اور میں بھری بہار میں یتیم مسکین ہوکر رہ جاؤں گا، ہاں لوگ تو ماں باپ کے مرنے سے یتیم ہوتے ہیں لیکن مجھے ایسا لگتا ہے کہ جس دن میری بیوی مرجائے گی میں سچ مچ یتیم ہوجاؤں گا، اس لئے میں نے اپنی گفتگو کا انداز بدلا اور پھر میں بولا۔

جانِ ابوالخیال! عرض یہ ہے کہ تم اخبارات کی ان کٹنگ کو دیکھو، دیکھو کیسی کیسی نورانی داڑھیوں والے کیسے کیسے ہری پگڑی والے کس طرح نریندر مودی پر گر رہے ہیں، جیسے پروانے کسی شمع محفل میں نچھاور ہو رہے ہوں۔ آخر میں بھی تو انسان ہوں اس طرح کے منظر دیکھ کر کس طرح اپنے دل کو قابو میں رکھوں اور کس طرح اپنے ولولوں کو تسلی دوں۔

"یہ سب لوگ" بانو نے مستحکم لب ولہجہ میں کہا۔ لپاٹی ہیں یہ سب بکاؤ لوگ ہیں یہ لوگ اسلام کو بدنام کرنے والے ہیں۔ بانو نے عالمانہ انداز میں بولنا شروع کیا، یہ لوگ اس کی وجہ سے آج تک نریندر مودی پوری دنیا میں بدنام ہیں، ظالم وجابر کی حیثیت سے ان کی ایک پہچان بنی ہوئی ہے، انہوں نے آج تک گجرات کے دنگا وفساد پر کسی بھی طرح کی شرمندگی کا اظہار بھی نہیں کیا ہے، ان کی حکومت میں آئے دن مسلمانوں کو نشانہ بنایا جاتا ہے، کتنے ہی بے قصور لوگ جیلوں میں ڈال دیئے گئے ہیں، گائے کے نام پر کتنے ہی مسلمانوں کا قتل کردیا گیا ہے لیکن مودی کی خاموشی کا طلسم آج تک نہیں ٹوٹا ہے، ایسے شخص کو صوفیوں کی کانفرنس میں مدعو کرنا غیرت ملی کے خلاف ہے اور چوراہے پر اسلام کو بدنام کرنے کے مترادف ہے۔ جن صوفیوں نے یہ حرکت کی ہے وہ سب دنیادار ہیں اور تصوف کی لائن سے اس دنیا کی نعمتیں اپنے دونوں ہاتھوں سے بٹور رہے ہیں، ان کا روحانیت اور دین اسلام سے کوئی تعلق نہیں ہے، یہ سب مداری ہیں اور مداریوں کی کوئی اوقات نہیں ہوتی۔

بیگم! تمہاری بہت سی باتیں درست ہیں لیکن مجھے اس بات پر افسوس ہوتا ہے کہ تم ان صوفیوں کو کہ جن کے حلئے دیکھ کر آر ایس ایس کے کرم چاری بھی متاثر ہو رہے تھے، مداری قرار دے رہی ہو۔ میں کسی بھی چیز کی قسم کھا کر کہہ سکتا ہوں کہ میں نے جب سے اخبارات میں ان ہرے بھرے صوفیوں کی تصویریں دیکھی ہیں میرا ایمان مسلسل بڑھ رہا ہے اور کئی دن سے میں فجر کی نماز تک جماعت سے پڑھ رہا ہوں، اس سے بڑی حقانیت ان صوفیوں کی کیا ہوگی۔

اور آپ نے یہ تصویر نہیں دیکھی۔ بانو نے ایک تصویر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا، دیکھئے اس تصویر میں کوئی صوفی کس طرح نریندر مودی کے سامنے رکوع کر رہا ہے، کیا صوفیوں کی یہ شان ہوتی ہے۔ آپ ان ساری تصویروں میں ایک تصویر بھی ایسی نہیں دکھا سکتے کہ جس میں نریندر مودی کسی صوفی کے سامنے جھک رہے ہوں، سب تصویروں میں نام نہاد صوفیوں کا حال یہ ہے کہ ایک ظالم آدمی کے آگے اس طرح جھک رہے ہیں کہ جیسے جھکنے کے معاملے میں ایک دوسرے سے بڑا مقام حاصل کرنا چاہتے ہوں۔

بیگم۔ یہ صوفیوں کے اخلاق ہیں، وہ جھک کر یہ ثابت کر رہے ہیں کہ عاجزی اور انکساری کا اظہار کرنا ہمارا دستور ہے۔

بے شک عاجزی اور انکساری مسلمانوں کا طرۂ امتیاز رہا ہے اور صوفیوں نے اسلام کے اس وصف کو اور زیادہ بڑھاوا دیا ہے لیکن کسی ظالم کی تعریف کرنا اور ان کے سامنے اپنے سروں کا جھکانا غیرت ملی کا قتل ہے، اُن مسلمانوں کے اور ان مظلوموں کی روحوں پر کیا گزرتی ہوگی جو گجرات کے ظلم کا نشانہ بنے تھے اور آج تک جن کے ورثاء کی فریاد تک کوئی سننے والا نہیں۔

آخر تم چاہتی کیا ہو؟ صوفیوں کی اس کانفرنس میں طاہر القادری تک شریک ہوئے ہیں، جن کے سامنے اسرائیل تک گھٹنے ٹیکتا ہے۔

اسرائیل گھٹنے ٹیکتا ہے یا طاہر القادری اسرائیل کے سامنے ایڑیاں رگڑتے ہیں؟ بانو نے ایک خطرناک قسم کا سوال کیا۔

بیگم تم اُن طاہر القادری پر چھینٹے اڑا رہی ہو کہ جن کی پالیسوں کے چرچے آسمانوں تک ہو رہے ہیں، ان ہی طاہر القادری کی وجہ سے ساتویں آسمان کے فرشتے بھی صوفیوں کی کانفرنس میں موجود رہے، میں اللہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ صوفیوں کی اس مبارک تقریب میں ہزاروں کراماً کاتبین موجود تھے اور کانفرنس کی کارروائی بقلم خود لکھ رہے تھے۔

بانو نے اپنی ہنسی دباتے ہوئے مجھے گھور کر دیکھا، پھر زیر لب بولی اور ان ہی طاہر القادری کی وجہ سے محفل سماع منعقد ہوئی اور صوفیوں نے رقص کرنے میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کیا، کیا تصوف اسی کا نام ہے۔

میری جان! تم کیوں اپنا خون جلا رہی ہو، سماع اور رقص موجودہ تصوف کی ایک شق ہے اور اس شق کو پورا کرنے کے لئے دو چار صوفیوں نے رقص کا مظاہرہ کر دیا، بس اتنی سی بات ہے تم چراغ پا ہو۔ یہ دیکھو کہ اس رقص کو دیکھ کر ہمارے وزیر اعظم کی باچھیں کس قدر کھل گئی تھیں اور انہیں یہ کھل کر اندازہ ہو گیا تھا کہ جو ساز و سامان ساری دنیا میں موجود ہے وہ ساز و سامان تصوف کے بستے میں بھی رکھا ہوا ہے، پھر اہل دنیا تصوف کی مخالفت کیوں کر رہے ہیں، چنانچہ نریندر مودی جی کو مسلمانوں کی تعریف کرنی پڑی اور یہ اعتراف بھی کرنا پڑا کہ اسلام کا دہشت گردی سے کوئی لینا دینا نہیں ہے۔ دیکھا آپ نے، ناچ گانے کا یہ فائدہ ہوا؟

نہیں، ہرگز نہیں۔ بانو نے منطقی انداز میں بولنا شروع کیا۔ نریندر مودی کی زبان پر اسلام کی تعریف میں جو بھی کلمات آئے وہ محض کرشمۂ قدرت ہے اسلام ایک سچا مذہب ہے، بے شک وہ اپنے ماننے والوں کو قتل و غارت گری اور دہشت گردی سے دور رہنے کی تاکید کرتا ہے، نریندر مودی کی حکومت کے وزراء شدت کے ساتھ مسلمانوں کو اور اسلام کو بدنام کرتے ہیں تب نریندر مودی انہیں لگام کیوں نہیں کستے، دراصل نریندر مودی اس ہاتھی کی طرح ہیں جس کے کھانے کے دانت کچھ اور ہوتے ہیں اور دکھانے کے کچھ اور۔

چلو نریندر مودی کو بھی چھوڑو۔ ''میں نے کہا'' اور بازاری قسم کے صوفیوں پر بھی مٹی ڈالو۔ لیکن کیا میں سچ مچ کے صوفیوں کے شانہ بشانہ چل کر کوئی عمدہ صوفی کانفرنس میں منعقد کر سکتا ہوں۔

ہرگز نہیں، میں تمہیں ان جھمیلوں میں پڑنے کی اجازت نہیں دے سکتی۔ بانو نے دوٹوک انداز میں کہا۔ تو کیا میرے ارمان میرے دل کی دیواروں سے اپنا سر ٹکرا ٹکرا کر یوں ہی خودکشی کرتے رہیں گے، کیا ان بیچاروں کو اس وادیٔ رنگ و بو میں اچھل کود کرنے کا کوئی موقعہ نہیں ملے گا؟

دل کیا ہے ایک اُجڑا ہوا قبرستان ہے، جس میں ہزاروں خواہشیں مدفون ہیں اور ہزاروں حسرتیں بے گور و کفن پڑی ہوئی ہیں، لے دیکے تم سے امید تھی کہ تم میرے ارمانوں کے گھر پر اپنا دست شفقت ضرور رکھو گی لیکن تم حسن الہاشمی سے رشتے بنا کر گمراہ ہو چکی ہو، کاش تمہیں ایک مظلوم شوہر کے حقوق ادا کرنے کی توفیق ہوتی۔

میں نے یہ ڈائیلاگ تو کسی نہ کسی طرح بول دیئے لیکن ایکٹنگ کی لاکھ کوشش کے باوجود اپنی آنکھوں کو نم کرنے میں کامیاب نہ ہو سکا۔

پھر بھی بانو کا دل پسیج گیا، اس نے کہا کہ آپ اس موضوع کو میری خاطر یعنی اُس بیوی کی خاطر جس کے لئے آپ نے ایک بار بھری دوپہر میں اس بات کا وعدہ کیا تھا کہ آپ آسمان سے چاند ستارے توڑ کر میرے قدموں میں ابھی ڈال دیں گے، یاد ہے نا؟

جی، کچھ کچھ یاد تو ہے۔ ''میں اس طرح بولا جیسے میں کسی بہت پرانی قبر سے بول رہا ہوں۔''

تو میرے سرتاج! آپ آسمان پر چڑھ کر چاند ستارے توڑنے کی زحمت نہ کریں، بس اس طرح کی فرمائشوں کو ترک کر دیں تاکہ زندگی کے بقیہ دن رات میں سکون و راحت کے ساتھ گزار سکوں۔

کچھ دیر گھر میں مکمل خاموشی رہی، پھر اس نے موقعہ غنیمت جان کر کہا۔ ہاں میں آپ سے اس بات کا وعدہ کرتی ہوں کہ بھائی صاحب جلد از جلد آپ کی تنخواہ بڑھادیں اور آپ کو اذان بت کدہ کی دوسری جلد لکھنے کا حکم دیں، پہلی جلد کی طرح اگر دوسری جلد بھی مقبول ہوگئی تو ہماری تنگ ودامانی انشاء اللہ بالکل ختم ہوجائے گی اور آپ کی جیب بھی ہر وقت خالی خالی نہیں رہے گی۔

چلو میں نے تمہاری بات مان لی اور اب میں اس طرح کی کانفرنسوں میں شرکت کی ضد نہیں کروں گا لیکن تم مجھے ایک دکان کھولنے کی اجازت دو۔

کیسی دکان؟ بانو نے سراپا سوال بنتے ہوئے کہا۔ اور حضرت من دکان کے لئے پیسے کہاں سے آئیں گے، ہمارا حال تو فی الحال یہ ہے کہ اگر ہم مرجائیں تو گھر میں کفن کے پیسے نہیں۔

میں نے اطلاعا عرض کیا، میں ایسی دکان کی بات کررہا تھا کہ جس میں ایک روپیہ بھی لگانا نہیں پڑتا اور سامان خوب بکتا ہے۔

دنیا میں ایسی دکان کونسی ہے کہ جو راس المال کے بغیر چلتی ہو، مونگ پھلی بھی اگر بیچو گے تو مونگ پھلی خرید کے ہی تولاؤ گے۔

بیگم۔ میں مفتی مروارید کے صاحب زادے میاں گل قند کی طرح ''ایوارڈ'' بیچنے کی دکان کھولوں گا جس کی کامیابی کے لئے صرف ایک بار ایک اچھا سا سائن بورڈ لکھوانے کے لئے پیسے خرچ کرنے پڑیں گے۔

''ایوارڈ''؟ میں کچھ سمجھی نہیں۔

بیگم آج کل لوگوں کو ایوارڈ یافتہ ہونے کا ایک مرض ہوگیا ہے جو ایوارڈ کے لائق ہوتے ہیں تو انہیں کہیں نہ کہیں سے ایوارڈ مل ہی جاتے ہیں، لیکن کچھ لوگ کسی لائق نہیں ہوتے وہ بے چارے ایوارڈ کو ترستے ہیں، میں ایسے لوگوں کو بہت سستے داموں میں ایوارڈ فروخت کروں گا۔

ایسے ایوارڈ کون بے وقوف خریدے گا۔

بیگم! کل ہی کی تو بات ہے خواجہ امرود بخت کا بیٹا جس پر شاعری کی دھن سوار ہوگئی ہے اور جو ابھی تک زندگی میں ایک شعر بھی ایسا نہیں کہہ سکا ہے جسے کوئی شریف آدمی ہضم کرلے وہ کہہ رہا تھا فرضی صاحب کوئی ایسا پروگرام رکھو کہ میرے نام کی ایک شام ہوجائے، خواہ وہ بھری دوپہر میں ہو لیکن اس میں مجھے ایک عدد ایوارڈ عطا کردو۔ میں لوگوں کی نظروں میں آجاؤں گا، اس سلسلہ کے تمام اخراجات میں برداشت کروں گا اور ایوارڈ کی قیمت بھی میں ادا کروں گا، یقین کرو بیگم ایسے بہت من چلے ہیں جو ایوارڈ کے لئے مارے مارے پھر رہے ہیں، چند ہزار خرچ ہوں گے انہیں ایوارڈ مل جائے گا اور مجھے پیسے۔

بانو نے مجھے اس طرح دیکھا کہ جیسے میں اس دنیا کا آٹھواں عجوبہ ہوں۔

میں نے اطمینان کا سانس لیا کیوں کہ بانو جب بھی مجھے اس طرح دیکھتی ہے تو میں سمجھ جاتا ہوں کہ میں نے قلعہ فتح کرلیا ہے۔

جی ہاں میرے قارئین بیوی کسی قلعہ کی مانند ہی ہوتی ہے اور بیوی کو منالینا ایسا ہی ہے جیسے کسی سلطان کا قلعہ فتح کرلیا ہو۔

زندگی رہی تو میں ایک ایسی شاندار دکان کھولوں گا جو ان شاعروں کو، قلم کاروں کو، نیتاؤں کو قوم کی برائے نام سی خدمت کرنے والوں کو خطابات، القابات اور ایوارڈ عطا کرے گی، بہت کم داموں میں، اگر آپ بھی کوئی خطاب یا کوئی ایوارڈ حاصل کرنا چاہیں تو مجھ سے رابطہ قائم کریں، جب آپ اس دکان پر تشریف لائیں گے تو آپ دیکھیں گے کہ کیسے کیسے شریف زادے امیدوار بن کر لائن میں لگے ہوئے ہیں اور کس طرح یہ لاوارث قوم قابل قدر قسم کے ایوارڈوں سے سرفراز ہورہی ہے۔

(یار زندہ صحبت باقی)

اذان بت کدہ

اگر آپ کے اندر آئینہ دیکھنے کی جرأت ہو، اگر آپ سچ کو برداشت کرنے کی اہلیت رکھتے ہوں، اگر آپ ''آئینے پر تاؤ'' کھانے والوں کی حماقتوں سے محفوظ ہوں، اگر آپ اپنے چہرے کے خدوخال کی اصلیت تک پہنچنا چاہتے ہوں تو پھر ''اذان بت کدہ'' پڑھیں۔ طنز ومزاح کے پردے میں لوگوں کی اصلیت بتانے والی

ایک انمول کتاب

ناشر

مکتبہ روحانی دنیا، دیوبند

فون نمبر:09756726786

قسط نمبر: ایک

اللہ کے نیک بندے

از قلم: آصف خان

تاریخ پیدائش	نامعلوم (اختلافی)
تاریخ وفات	302ھ
مزار مبارک	بغداد شریف

خاندانی نام جنید بن محمد، کنیت ابوالقاسم، آپ نے فقہ کی تعلیم حضرت ابوثورؒ سے حاصل کی، تصوف کے رموز ونکات حضرت حارث محاسبیؒ سے سیکھے اور خرقۂ خلافت مشہور صوفی بزرگ حضرت سری سقطیؒ سے حاصل کیا جو آپ کے حقیقی ماموں بھی تھے۔

جذب وکیف کی انتہائی منزلیں طے کرنے کے باوجود حضرت جنید بغدادیؒ ہمیشہ احتیاط اور ہوش کی حالت میں رہے۔ آپ کی عارفانہ عظمتوں پر تمام اولیائے کرام متفق ہیں۔ اسی لئے آج بھی آپ کو سیدالطائفہ (صوفیوں کے سردار) کے لقب سے یاد کیا جاتا ہے۔ یہ شہر بغداد کا واقعہ ہے جو اپنے وقت میں متمدن دنیا کا سب سے بڑا علمی اور تہذیبی مرکز تھا اور اسی شہر کے ایک گوشے میں ایک مرد خدا، بندگان خدا کے دلوں کی کثافت دھونے کے مشکل ترین کام میں مصروف تھا۔ ایک دن ایک شخص درویش کی خانقاہ میں حاضر ہوا، درویش نے حسب معمول مہمان کی تواضع کی اور پوچھا۔ "میرے بھائی! تم کہاں سے آرہے ہو؟"

جواب میں اس شخص نے کہا۔ "میں حج بیت اللہ کی سعادت حاصل کرکے آپ کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں تاکہ شیخ کی روحانی برکات سے فیضیاب ہوسکوں۔"

جو شخص اللہ کی بارگاہ کرم میں حاضر ہو چکا ہو، اسے ایک انسان کے پاس آنے کی کیا ضرورت ہے؟" درویش نے اپنے عقیدت مند کو ٹوکتے ہوئے کہا۔ "جو ذات اقدس اپنے ایک ایک بندے کی کفیل ہو، اس نے تمہیں بھی محروم نہیں رکھا ہوگا۔"

اس شخص نے درویش کی بات سنی مگر اپنی ضد پر قائم رہا۔ "شیخ! مجھے آپ کا فیض صحبت درکار ہے، میں بڑی توقعات لے کر حاضر ہوا ہوں۔ برائے خدا آپ مجھے مایوس نہ کیجئے گا۔"

درویش نے کچھ دیر کے لئے سکوت اختیار کیا، پھر اس شخص کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔ "جب سے تم حج کے لئے گھر سے نکلے ہو، کیا تم نے گناہوں سے بھی اجتناب کیا ہے؟"

اس شخص نے نفی میں جواب دیا۔

درویش نے کہا۔ "اس کا مطلب ہے کہ تم سفر میں نہیں تھے۔" پھر اس شخص سے پوچھا۔ "سفر کے دوران میں جب تم رات گزارنے کے لئے کسی سرائے میں ٹھہرے تو کیا تم نے کوئی مقام قرب طے کیا؟"

اس شخص نے بڑی حیرت سے درویش کی طرف دیکھا اور نفی میں اپنے سر کو جنبش دی۔

درویش نے تاسف آمیز لہجے میں کہا۔ "اس کا مفہوم یہ ہے کہ تم نے منزل بہ منزل سفر طے نہیں کیا۔" اس کے بعد درویش نے اس شخص سے ایک اور سوال کیا۔ "پھر جب تم نے احرام باندھا تو اپنے سابقہ لباس کے ساتھ ساتھ انسانی کمزوریوں مثلاً خود بینی، بغض، حسد اور حرص وطمع کو بھی اپنے آپ سے دور کیا یا نہیں؟"

درویش کے سوالات سن کر اس شخص کی حیرت میں مزید اضافہ ہوگیا تھا۔ "میں اپنی ایسی کسی کمزوری پر قابو نہیں پاسکا۔"

درویش نے کہا۔ "پھر تو تم نے احرام ہی نہیں باندھا۔" اس کے بعد اس شخص سے پوچھا۔ "جب تم نے عرفات کے میدان میں وقوف کیا تو مراقبۂ ذات باری کیا؟" جب اس شخص نے نفی میں جواب دیا تو درویش نے کہا۔ "پھر تو تم نے وقوف ہی نہیں کیا۔"

اسی طرح درویش نے اس شخص سے مسلسل سوالات کئے۔

"جب تم مزدلفہ پہنچے تو تمام نفسانی خواہشات سے قطع تعلق کیا؟"

"جب تم نے خانۂ کعبہ کا طواف کیا تو جمال ذات باری کا مشاہدہ کیا؟"

"جب تم نے "صفا اور مروہ" کے درمیان سعی کی تو مقام صفا حاصل کیا یا نہیں؟"

FREE AMLIYAT BOOKS......

"پھر جب تم "منیٰ" میں آئے تو تم نے اپنے نفسانی خواہشات کو قربان کیا؟"

"پھر جب تم نے رمی جمار کی تو اپنی حیوانی حسرتوں اور آرزوؤں کو بھی دل سے نکال کر دور پھینکا یا نہیں؟"

وہ شخص ہر سوال کا جواب نفی میں دیتا رہا تو درویش نے کسی تکلف کے بغیر کہا۔"میرے بھائی تم نے سرے سے حج ہی نہیں کیا۔ واپس جاؤ اور دوبارہ اس طرح حج کرو جیسے میں نے تمہیں بتایا ہے تاکہ تم مقام ابراہیمی تک پہنچنے کی سعادت حاصل کرسکو۔"

یہ درویش مشہور صوفی بزرگ حضرت جنید بغدادیؒ تھے، قارئین اس ایک واقعہ سے اندازہ کرسکتے ہیں کہ حضرت جنید بغدادیؒ کی عارفانہ شان کیا تھی؟

☆☆☆☆

آپ کا خاندانی نام جنید تھا، والد محترم کا نام محمد اور دادا کا نام جنید قواریری تھا۔ دادا کے نام پر آپ کا نام رکھا گیا، ابوالقاسم آپ کی کنیت تھی۔ حضرت جنید بغدادیؒ کی تاریخ پیدائش میں شدید اختلاف ہے۔ اکثر مؤرخین نے تو آپ کا سن پیدائش تحریر ہی نہیں کیا۔ بعض تذکرہ نگاروں نے نہایت محتاط انداز میں ۲۱۵ھ کو حضرت جنیدؒ کا سال ولادت قرار دیا ہے۔ آپ کے آباؤ اجداد "نہاوند" کے باشندے تھے۔ آل سامان کے دور حکومت میں اس قدیم شہر کو تاریخی اہمیت حاصل تھی۔ دولت ایران اور مملکت عثمانیہ کے درمیان میں جو متنازعہ کوہستانی علاقہ ہے ان دنوں علاقہ جبل کے نام سے مشہور تھا۔ دولت عباسیہ کے آخری زمانہ تک پہاڑی علاقہ کا صدر مقام یہی شہر "نہاوند" تھا۔ حضرت جنیدؒ کی ولادت سے پہلے آپ کے والد جناب محمد نے ترک وطن کر کے بغداد کی سکونت اختیار کرلی تھی۔

حضرت جنید بغدادیؒ کے والد محترم آئینہ سازی اور شیشہ گری کے آلات کی تجارت کیا کرتے تھے۔ بعض مؤرخین کا خیال ہے کہ جناب محمد نے اپنی تجارت کو فروغ دینے کے لئے کوہستانی علاقہ چھوڑا اور بغداد منتقل ہوگئے مگر جب ہم اس دور کے حوالے سے تاریخ کا مطالعہ کرتے ہیں تو ایک اذیت ناک صورت حال سامنے آتی ہے۔ عباسی خلیفہ مامون الرشید نے ۲۱۴ھ میں علی بن ہشام نامی ایک شخص کو علاقہ جبل کا عادل (گورنر) مقرر کیا تھا اور اس کے ساتھ ہی قم، اصفہان اور آذربائیجان وغیرہ کے علاقے بھی اس کی تحویل میں دیدیئے تھے۔ علی بن ہشام فطرتاً ایک سنگ دل انسان تھا، اس نے حکومت کا رعب و جلال قائم کرنے کے لئے مخلوق خدا پر بے شمار مظالم ڈھائے۔ ہزاروں انسانوں کا مال واسباب لوٹا اور ان کی جائیدادیں ضبط کرلیں۔ بہت سے لوگوں کو سر مقتل لے جاکر ذبح کرڈالا۔ نتیجتاً پورے علاقہ میں ایک کہرام برپا ہوگیا، مجبور و بے کس انسان آسمان کی طرف منہ کر کے فریاد کرتے تھے۔

"اے خدا! تو نے علی بن ہشام کو ہمارے کونسے گناہوں کی پاداش میں ہم پر نازل کیا ہے۔"

اسی گریہ وزاری کے دوران وہ ستم رسیدہ لوگ غائبانہ طور پر عباسی خلیفہ مامون الرشید کو مخاطب کر کے کہا کرتے تھے۔"امیر المؤمنین آپ کو خبر بھی ہے کہ آپ نے کس ظالم و جابر حاکم کو ہم پر مسلط کیا ہے؟ کیا یہی آپ کا نظام مملکت ہے؟"

جب علی بن ہشام کی ایذا رسانیوں کی خبریں خلیفہ مامون الرشید تک پہنچیں تو وہ شدت غضب سے بدحواس ہوگیا، پھر اس نے فوری طور پر عجیف نامی ایک شخص کو سر دربار طلب کیا جو شجاعت واستقامت میں بڑی شہرت رکھتا تھا۔

"عجیف! جب سے میں نے علی بن ہشام کے مظالم کی داستانیں سنی ہیں، میں بے خوابی کے مرض میں مبتلا ہوگیا ہوں۔" عباسی خلیفہ مامون الرشید نے عجیف کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔"کیا تو مجھے میری کھوئی ہوئی نیندیں لوٹا سکتا ہے؟"

"امیر المؤمنین! میں کوئی طبیب نہیں ہوں۔" عجیف نے عاجزی کے ساتھ عرض کیا۔"اگر میری وجہ سے خلیفۃ المسلمین کی کھوئی ہوئی نیندیں واپس آسکتی ہیں تو غلام حاضر ہے۔ عجیف اپنی جان دے کر بھی آپ کو خوابوں کو پرسکون بناسکتا ہے۔"

"میری آنکھیں بس ایک ہی منظر دیکھنا چاہتی ہیں تو علی بن ہشام کو زنجیریں پہنا دے اور پھر اسے میرے قدموں میں لاکر ڈال دے۔" مامون الرشید بہت زیادہ جذباتی ہوگیا تھا۔"پھر میں اس ستمگر و نافرمان کا سر اپنے پیروں سے کچل ڈالوں۔"

"اگر میری زندگی نے وفا کی تو ایسا ہی ہوگا امیر المؤمنین! عجیف

نے سرخم کرتے ہوئے کہا۔

پھر مامون الرشید کے حکم پر عجیف اپنا لشکر لے کر علاقہ جبل کی طرف بڑھا، جب علی بن ہشام نے یہ خبر سنی تو اس نے سرکشی اختیار کی اور حکومت کے دوسرے باغی بابک سے مل کر علم بغاوت بلند کرنا چاہا مگر عجیف نے اسے سنبھلنے کا موقع نہیں دیا اور وہ کسی بلائے ناگہانی کی طرح علی بن ہشام کے سر پر پہنچ گیا اور پھر ۲۱۷ھ میں اس جابر و سفاک انسان کو گرفتار کر کے عباسی خلیفہ مامون الرشید کے سامنے پیش کر دیا۔ علی بن ہشام کو دیکھ کر مامون الرشید اس قدر جذباتی ہو گیا تھا کہ اس نے علاقہ جبل کے حاکم کا عدالتی احتساب کرنے کے بجائے اسی وقت علی بن ہشام اور اس کے بھائی حبیب کے قتل کے احکام جاری کر دیئے، پھر جب دونوں بھائیوں کے جسم خون میں نہا کر ساکت ہو گئے تو مامون الرشید نے نیا حکم جاری کیا۔

''علی بن ہشام کا سر نیزے پر بلند کرو اور اسے عراق، خراسان، شام اور مصر کے گلی کوچوں میں پھراؤ، جب تمام لوگ یہ عبرتناک تماشہ دیکھ چکیں تو پھر اس ظالم و نافرمان کے سر کو سمندر میں پھینک دو۔''

علی بن ہشام کا دور جفاکاری چار سالوں پر محیط تھا۔ اس کے ۲۱۴ھ سے ۲۱۷ھ تک مخلوق خدا پر وہ مظالم ڈھائے کہ جنہیں دیکھ کر سخت دل انسان بھی کانپ اٹھتے تھے، یہی وہ پرآشوب زمانہ تھا جب حضرت جنید بغدادیؒ کے والد محترم جناب محمد نے نمناک آنکھوں کے ساتھ اپنے آبائی وطن ''نہاوند'' کو سلام آخر کہا اور ہجرت کر کے بغداد پہنچے اور اسی تاریخی شہر میں حضرت جنیدؒ جیسا نابغۂ روزگار صوفی پیدا ہوا۔

حضرت جنید بغدادیؒ نے ایک ایسے خاندان میں آنکھیں کھولیں جس کا بہ ظاہر علم و فضل سے کوئی تعلق نہیں تھا۔ اگر زہد و تقویٰ کو بنیاد بنایا جائے تو اس خاندان میں ایسا کوئی پرہیزگار شخص بھی پیدا نہیں ہوا جس کے حوالے سے اس گھرانے کو شہرت یا فضیلت حاصل ہو، البتہ حضرت جنید بغدادیؒ کی ننھیال کو ایک محترم علمی خانوادے سے نسبت تھی۔ آپ کے حقیقی ماموں حضرت سری سقطیؒ نہ صرف اپنے عہد کے مشہور صوفی بزرگ تھے بلکہ آنیوالے زمانوں میں بھی آپ کا نام ہمیشہ عزت و احترام سے لیا جائے گا۔

☆☆☆☆

بغداد منتقل ہونے کے بعد بھی جناب محمد نے اپنا وہی کاروبار جاری رکھا جب حضرت جنیدؒ پانچ چھ سال کے ہوئے تو والد کے حکم سے شیشے کی دکان پر جا کر بیٹھنے لگے۔ اس واقعے سے بھی اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ آپ کے والد محترم کسی قسم کا علمی ذوق نہیں رکھتے تھے۔ ان کی ذہنی معراج یہ تھی کہ وہ کسی طرح اپنے بیٹے کو ایک کامیاب دکاندار بنا دیں، جناب محمد اسی کوشش میں لگے ہوئے تھے مگر قدرت حضرت جنید بغدادیؒ کے بارے میں کچھ اور فیصلہ کر چکی تھی۔ اہل دنیا ظاہر کی آنکھوں سے بس اتنا ہی دیکھ سکتے تھے کہ ایک پانچ چھ سالہ بچہ شیشے کی دکان پر بیٹھتا ہے اور آنے والے خریداروں کے ساتھ بڑی شائستگی اور ذہانت کے ساتھ گفتگو کرتا ہے مگر کسی کو یہ راز معلوم نہیں تھا کہ اس بچہ کا دل آئینے سے بھی زیادہ صاف ہے اور یہی بچہ جوان ہو کر سیکڑوں آئینے تراشے گا، ایسے آئینے کہ جن کی آب و تاب قیامت تک باقی رہے گی۔

ایک دن حضرت جنید بغدادیؒ اپنے والد محترم کے ساتھ دکان پر بیٹھے تھے کہ آپ کے ماموں حضرت سری سقطیؒ تشریف لائے اور اپنے بہنوئی جناب محمد کو مخاطب کر کے فرمایا۔ ''یہ بچہ دکانداری اور تجارت کے لئے پیدا نہیں ہوا ہے۔''

''پھر آپ ہی بتائیں کہ یہ بچہ کس کام کے لئے دنیا میں آیا ہے۔''

جناب محمد حضرت سری سقطیؒ جیسے عارف کی بات کا مفہوم سمجھنے سے قاصر تھے، اس لئے سرسری لہجے میں بولے۔ ''یہ دکاندار کا بیٹا ہے، دکاندار ہی بنے گا۔''

''یہ کوئی کلیہ نہیں'' حضرت سری سقطیؒ نے فرمایا۔ ''اللہ اپنی قدرت بے مثال کو جس طرح چاہے ظاہر کرے، انشاء اللہ یہ بچہ وہی بنے گا جو میری آنکھیں دیکھ رہی ہیں۔''

جناب محمد نے اپنے برادر نسبتی سے بہت حجت کی مگر حضرت سری سقطیؒ نے ان کا کوئی عذر تسلیم نہیں کیا اور بھانجے کو اپنے گھر لے آئے۔ اب حضرت جنید بغدادیؒ ایک عارف وقت کی محبت کے سائے میں پرورش پا رہے تھے۔ حضرت سری سقطیؒ نے حضرت جنیدؒ کو اپنے رنگ میں رنگنا شروع کر دیا، ابھی صرف ایک ہی سال گزرا تھا کہ حضرت سری سقطی حج بیت اللہ کے لئے تشریف لے گئے، اس مقدس سفر میں حضرت جنید بغدادیؒ بھی ماموں کے ہمراہ تھے اور آپ کی عمر مبارک محض سات سال تھی۔

اس سفر کے بارے میں خود حضرت جنید بغدادیؒ فرماتے ہیں۔ مکہ

معظمہ پہنچنے کے بعد ایک دن ایک مجلس خاص میں حضرت سری سقطیؒ تشریف فرما تھے اور آپ کے گرد عارفوں کا ہجوم تھا اور میں ان بزرگوں کے قریب ہی کھیل رہا تھا، باتوں باتوں میں یہ مسئلہ چھڑا کہ شکر کیا ہے؟ تمام بزرگوں نے مختلف انداز میں اپنے اپنے خیالات کا اظہار کیا، آخر میں حضرت سقطیؒ نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا۔

''بیٹا جنید! تم بھی بتاؤ کہ شکر کسے کہتے ہیں؟''

میں نے جھجکتے ہوئے تمام بزرگوں کی طرف دیکھا اور پھر عرض کیا۔

''اللہ کی نعمتوں کو پاکر اس کی نافرمانی نہ کی جائے، میرے نزدیک اسی کا نام شکر ہے۔''

ایک سات سالہ بچے کی زبان سے یہ الفاظ سن کر تمام بزرگ جھوم اٹھے اور بہت دیر تک حضرت جنید بغدادیؒ کی ذہانت کی تعریف کرتے رہے، پھر جب تمام درویش خاموش ہو گئے تو حضرت سری سقطیؒ نے بھانجے کی طرف دیکھ کر نہایت پرسوز لہجے میں فرمایا۔

''مجھے یقین ہے کہ تمہیں حق تعالیٰ سے جو فیض پہنچے گا وہ تمہاری زبان کے ساتھ مخصوص ہوگا۔

حضرت سری سقطیؒ کی یہ پیش گوئی حرف بہ حرف درست ثابت ہوئی۔ جب حضرت جنید بغدادیؒ جوان ہوئے تو ساری دنیا آپ کے اعجاز کلام کی قائل تھی، جب بھی تقریر فرماتے تو پوری مجلس آپ کے الفاظ کی تاثیر سے بے حال ہو جاتی۔

روایت ہے کہ جب حضرت سری سقطیؒ نے آپ کے بارے میں یہ پیش گوئی کی تھی حضرت جنید بغدادیؒ اس وقت کو یاد کر کے اکثر رویا کرتے تھے، جب کوئی شخص رونے کا سبب پوچھتا تو آپ نہایت رقت آمیز لہجے میں فرماتے۔

''پیرو مرشد نے فرمایا تھا کہ میری زبان سے فیض ربانی جاری ہوگا۔ کاش! حضرت شیخ میرے دل کے بارے میں بھی ارشاد فرما دیتے۔''

یہ حضرت جنید بغدادیؒ کا انکسار تھا ورنہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے قلب اور زبان دونوں سے اپنا فیض جاری کیا۔ ☆☆

اپنے من پسند اور اپنی راشی کے پتھر حاصل کرنے کے لئے ہماری خدمات حاصل کریں

پتھر اور نگینے اللہ تعالیٰ کی پیدا کردہ ایک عظیم نعمت ہے۔ جس طرح دواؤں، غذاؤں اور دوسری چیزوں سے انسان کو بیماریوں سے شفاء اور تندرستی نصیب ہوتی ہے اسی طرح پتھروں کے استعمال سے بھی انسان مختلف امراض سے نجات حاصل کرتا ہے اور اس کو اللہ کے فضل و کرم سے صحت اور تندرستی نصیب ہوتی ہے۔ ہم شائقین کی فرمائش پر ہر قسم کے پتھر مہیا کر سکتے ہیں۔ ہم یقین سے کہہ سکتے ہیں کہ اگر اللہ کے فضل و کرم سے کسی بھی شخص کو کوئی پتھر راس آجائے تو اس کی زندگی میں عظیم انقلاب برپا ہو جاتا ہے، اس کی غربت مال داری میں بدل جاتی ہے اور وہ فرش سے عرش پر بھی پہنچ سکتا ہے۔ یہ بھی کوئی ضروری نہیں کہ قیمتی پتھر ہی انسان کو راس آتے ہیں، بعض اوقات بہت معمولی قیمت کے پتھر سے انسان کی زندگی سدھر جاتی ہے۔ جس طرح آپ دواؤں، غذاؤں پر اور اسی طرح کی دوسری چیزوں پر اپنا پیسہ لگاتے ہیں اور ان چیزوں کو بطور سبب استعمال کرتے ہیں، اسی طرح ایک بار اپنے حالات بدلنے کے لئے کوئی پتھر بھی پہنیں۔ انشاء اللہ آپ کو اندازہ ہوگا کہ ہمارا مشورہ غلط نہیں تھا۔ ہمارے یہاں الماس، نیلم، پنا، یاقوت، مونگا، موتی، گارنیٹ، اوپل، سنہلا، گومید، لاجورد، عقیق وغیرہ پتھر بھی موجود رہتے ہیں اور جو پتھر نہیں ہوگا وہ فرمائش موصول ہونے پر مہیا کرا دیا جاتا ہے۔ آپ اپنا من پسند یا راشی کا پتھر حاصل کرنے کے لئے ایک بار ہمیں خدمت کا موقع دیں۔

مزید تفصیل مطلوب ہو تو اس موبائل پر رابطہ قائم کریں
موبائل نمبر:- 9897648829

ہمارا پتہ: ہاشمی روحانی مرکز محلہ ابوالمعالی دیوبند، (یوپی) پن کوڈ نمبر: ۲۴۷۵۵۴

قسط نمبر: ۱۵۲

انسان اور شیطان کی کشمکش

اسلم راہی

اے میرے بھائیو! اب میں تم سے یہ پوچھتا ہوں کہ ہم کو کون سی محفوظ جگہ جانا چاہئے، جہاں پر یہ آخری سال ہم دریودھن اور اس کے ساتھیوں کی نگاہوں سے اوجھل ہو کر گزار سکیں اور اپنا آپ ان سے بچا سکیں۔'' یدھشٹر کے اس سوال کے جواب میں ارجن کہنے لگا۔

''اے میرے بھائی! اس وقت میری نگاہوں میں کئی ایک ریاستیں ہیں جہاں ہم پناہ لے کر گمنامی کی زندگی بسر کر کے جلاوطنی کا یہ آخری سال گزار سکتے ہیں، میرے خیال کے مطابق ہمیں پنچال، منشیا، سلو، ودھے، دوارکا، کلینگا یا مگدھ کی ریاستوں میں سے کسی ایک کا انتخاب کرنا چاہئے۔'' ارجن کی یہ گفتگو سن کر یدھشٹر نے کچھ سوچا پھر وہ اپنے بھائیوں کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔

''سنو میرے بھائیو! ریاست منشیا کا مرکزی شہر ویرت ہمارے لئے بہترین جائے پناہ ہو سکتا ہے اور جہاں پر ہم اپنی جلاوطنی کا یہ آخری سال کامیابی سے گزار سکتے ہیں ویسے تو میرے دل کا یہ فیصلہ تھا کہ ہمیں پنچال یا دوارکا میں گزارنا چاہئے لیکن یہ دونوں ریاستیں پہلی جگہیں ہوں گی، جہاں پر دریودھن اور اس کے ساتھی ہمیں تلاش کرنے کی کوشش کریں گے اور یہ کوشش کریں کہ وہ ہمیں پہچان کر دوبارہ بارہ سال کی جلاوطنی کی زندگی بسر کرنے پر مجبور کر دیں۔ لہٰذا پنچال اور دوارکا کا چھوڑ کر میں نے ویرت شہر کا انتخاب کیا ہے، یہاں تک دوسری ریاستوں اور شہروں کا تعلق ہے، میں نہیں جانتا کہ ان کے راجہ کیسے ہیں لیکن منشیا کے راجہ کو میں جانتا ہوں وہ ایک نیک اور مخلص انسان ہیں اور اپنے اطراف میں اپنی شرافت کی وجہ سے مشہور اور معروف ہے۔ لہٰذا اے میرے بھائیو! اب یہ ہمارا آخری فیصلہ ہے کہ ریاست منشیا کے شہر ویرت کا رخ کریں گے اور وہاں گمنامی کا یہ سال بسر کریں گے۔'' یدھشٹر جب خاموش ہوا تو ارجن کہنے لگا۔

''اے میرے بھائی! آپ نے اپنی زندگی کے بہترین اور عمدہ دن بسر کئے ہیں، آپ ریاست منشیا کے مرکزی شہر ویرت جا کر کیا کام کریں گے اور ہم سب بھائی یہ بھی نہ دیکھ سکیں گے کہ آپ کوئی کام کریں یا کسی اور شخص کے ماتحت رہ کر محنت و مزدوری کریں۔''

ارجن کی گفتگو پر یدھشٹر مسکرایا پھر وہ کہنے لگا۔ ''سنو میرے بھائیو! وہاں میں کسی کے ماتحت رہ کر کام نہیں کروں گا بلکہ کوشش کروں گا ویرت شہر میں ریاست منشیا کے راجہ کے مصاحب کے طور پر کام کروں گا۔ سنو اس ریاست میں داخل ہو کر میں راجہ سے یہ کہوں گا کہ میرا ویدوں کا علم اور فلسفے کی معلومات بے مثل ہیں اور میں اس پر یہ بھی ظاہر کروں گا کہ میں اسے بہترین جوا بھی سکھا سکتا ہوں۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس طرح میں ویرت کے راجہ کے دوست مشیر اور ساتھی کی حیثیت سے اس کے ساتھ رہ سکوں گا وہاں بھی اپنا نام کانکا بتاؤں گا۔''

یہاں تک کہنے کے بعد یدھشٹر تھوڑی دیر کے لئے رُکا پھر اس نے چھوٹے بھائی بھیم سین کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔ ''بھیم سین! میں جانتا ہوں کہ تم ایک غصیلے اور جذباتی شخص ہو اور بات بات پر دوسروں پر ہاتھ اٹھا لیتے ہو، میری سمجھ میں یہ بات نہیں آئی کہ ویرت شہر میں تم کیا کرو گے، کس کے تحت کام کرتے ہوئے اپنے آپ کو ضبط کر سکو گے اور کیسے تم وہاں اپنے آپ کو چھپا سکو گے۔''

اس پر بھیم سین مسکراتے ہوئے کہنے لگا۔ ''اے میرے بھائی! جو کچھ مجھے ویرت شہر میں جا کر کرنا ہے وہ میں نے پہلے سے سوچ رکھا ہے۔ میں وہاں کے راجہ کی خدمت میں حاضر ہوں گا اور اس سے کہوں گا کہ میں وہ فنون کا ماہر ہوں۔ آپ جانتے ہیں کہ میں کھانا پکانے کا شوقین رہا ہوں۔ لہٰذا میں ایک بہترین باورچی کا کردار ادا کر سکتا ہوں اور دوسرا میں یہ ظاہر کروں گا کہ میں ایک بے مثل پہلوان ہوں اور یہ کہ میں ویرت

کے پہلوانوں کو اور راجہ کے دوسرے بڑے بڑے پہلوانوں کو اس فن میں تربیت دے سکتا ہوں۔ ان دونوں کاموں کے سلسلہ میں راجہ نے اگر مجھ سے کوئی حوالہ پوچھا تو میں کہوں گا کہ یہ دونوں کام اس سے پہلے میں اندر پرساد کے راجہ یدھشٹر کے پاس رہ کر کر چکا ہوں، مجھے امید ہے کہ میری یہ گفتگو سن کر راجہ مجھے باورچی اور پہلوان کی حیثیت سے رکھ لے گا۔ میں اپنا نام بتاؤں گا۔'' بھیم سین کی گفتگو سن کر یدھشٹر مطمئن اور خوش ہوگیا، پھر اس نے اپنے دوسرے بھائی راجن کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

''اے ارجن میرے بھائی! اب تم کہو کہ تم اپنے آپ کو وہاں کیسے چھپاؤ گے اور کیا کام کر کے وہاں بارہ ماہ کی جلاوطنی گزارنے میں کامیاب ہوگے؟'' اس سوال پر ارجن تھوڑا سا مسکرایا پھر کہنے لگا۔

''اے میرے بھائی! آپ جانتے ہیں کہ میں شروع ہی سے رقص وموسیقی کا دلدادہ رہا ہوں، میں راجہ سے کہوں گا کہ میں رقص اور موسیقی کا ماہر ہوں، ظاہر ہے کہ یہ سب راجہ مہاراجہ موسیقی اور رقص کے بے حد شوقین ہیں، میرے انکشاف پر ویرت کے راجہ خوش ہوگا اور مجھے اپنے ساتھ ایک رقاص اور گویے کی حیثیت سے کام کرنے کی اجازت دیدیگا، میں وہاں اپنا نام ہائل بتاؤں گا۔''

یدھشٹر شاید ارجن کا جواب بھی سن کر خوش ہوا تھا کیوں کہ اس کے بعد اس نے اپنے تیسرے بھائی نکولہ کی طرف سوالیہ نگاہوں سے دیکھا۔

نکولہ تھوڑا سا مسکرایا اور پھر کہنے لگا۔ ''آپ جانتے ہیں میں گھوڑوں کو تربیت دینے کا ماہر ہوں، میں ویرت کے راجہ کو اپنا نام گرنتھی بتاؤں گا اور راجہ کو یہ یقین دلاؤں گا کہ میں اس کے اصطبل کے گھوڑوں کو ایسی تربیت دوں گا کہ گھوڑے اس کے اشاروں پر کام کریں گے۔ میرا یہ فن جان کر یقیناً ویرت کا راجہ خوش ہوگا اور مجھے اپنے محل میں کام کرنے کی اجازت دیدے گا۔''

پھر سہادیو نے یدھشٹر کو مخاطب کر کے کہا۔ ''اے میرے بھائی! آپ جانتے ہیں کہ ویرت کے راجہ کی آمدنی کا دارومدار زیادہ تر چوپائے پالنے پر ہے، میں نے سن رکھا ہے کہ راجہ کے پاس گائیوں کے بے شمار ریوڑ ہیں اور آپ جانتے ہیں کہ میں گائیوں اور ان کے بچھڑوں کو پالنے کا ماہر ہوں۔ لہٰذا میں ویرت کے راجہ کے پاس جاؤں گا اور اس سے یہ کہوں گا کہ میں اس کے ریوڑوں کی بہترین حفاظت کر سکتا ہوں کہ میں گائیوں کے بچھڑوں کو پرورش کرنے کا ماہر ہوں، میرا یہ فن جان کر ویرت کا راجہ یقیناً خوش ہوگا اور مجھے بھی اپنے محل میں شاہی ریوڑوں کی دیکھ بھال اور نگہبانی کے لئے رکھ لے گا۔ اس طرح ہم پانچوں بھائی راج محل میں رہتے ہوئے اپنی جلاوطنی کا یہ آخری سال خاموشی اور گمنامی سے گزارنے میں کامیاب ہوجائیں گے۔'' سہادیو کا جواب سن کر یدھشٹر بھی خوش ہوگیا تھا پھر اس نے اپنی بیوی دروپدی کو مخاطب کرتے ہوئے پوچھا۔

''اے دروپدی! تمہارا معاملہ باقی رہتا ہے اب تم کہو تم خود کو کس طرح چھپاؤ گی؟''

دروپدی مسکرائی پھر کہنے لگی تم میرے متعلق فکرمند نہ ہو، میں بھی تم پانچوں سے پیچھے نہ رہوں گی۔ میں بھی ویرت کے راجہ کی رانی کی خدمت میں حاضر ہوں گی اور اس پر انکشاف کروں گی کہ میں عورتوں کو زیب وزینت دینے اور انہیں سنوارنے کا فن جانتی ہوں۔ آپ بھی جانتے ہیں کہ میں بال بنانے کی ماہر ہوں، میں رانی پر یہ انکشاف کروں گی کہ میں عورتوں کے بال بنانے کے کم از کم سو طریقے جانتی ہوں اور میں رانی پر یہ بھی ظاہر کروں گی کہ میں پھولوں کے گلدستے بنانے میں اپنا جواب نہیں رکھتی۔ میں اسے اپنا نام سرندھری ظاہر کروں گی اور مجھے امید ہے کہ میرے یہ دو فن جان کر رانی مجھے اپنے ساتھ محل میں رہنے کی اجازت دے دے گا۔''

دروپدی کا بھی جواب سن کر یدھشٹر خوش ہوا تھا، پھر وہ اپنے چاروں بھائیوں، بیوی دروپدی اور برہمن رمیا کو لے کر ویرت شہر کی طرف کوچ کر گیا تھا۔

ویرت سے قریب آ کر یدھشٹر نے اپنے ساتھ سفر کرنے والے رمیا کو مخاطب کر کے کہا۔ ''اے رمیا! تم ہمارے ساتھ شہر میں داخل نہ ہوسکو گے اس لئے کہ یہاں تم ہماری طرح اپنے آپ کو گمنام نہ رکھ سکو گے لہٰذا تمہارے متعلق میرا یہ فیصلہ ہے کہ یہاں سے تم ریاست پنچال کی طرف جانا اور ہماری بیوی دروپدی کے باپ دروپدہ کے پاس جاؤ اور ان پر ہرگز ظاہر نہ کرنا کہ ان دنوں ہم ویرت میں ہیں۔ اسے صرف یہ بتانا کہ ہم نے دواتون کا جنگل چھوڑ دیا ہے اور یہ کہ ہم سب خیریت سے ہیں،

کسی گمنام جگہ اپنی جلاوطنی کا آخری سال گزاریں گے تاکہ کوروں سے اپنا راج پاٹ حاصل کرسکیں۔"

رمیا چپ چاپ وہاں سے روانہ ہوگیا تھا جب کہ وہ پانچوں بھائی دروپدی کو لے کر ویرت کی طرف بڑھے تھے اور پھر شہر کے قریب پہنچ کر ایک بہت بڑے درخت کے نیچے رک گیا، پھر اس نے اپنے بھائیوں کو مخاطب کرکے کہنا شروع کیا۔

"اے میرے بھائیو! یہ جو ہم اپنے ہتھیار ساتھ اٹھائے ہوئے ہیں تو لوگ اس سے ضرور ہماری طرف متوجہ ہوں گے اور جب ہم شہر میں داخل ہوں گے تو لوگ ہمارا جائزہ لیں گے کہ ہم لوگ کون ہیں اور کہاں سے آئے ہیں اور اس طرح شاید ہم گمنامی کا آخری سال ویرت میں نہ گزار سکیں۔ لہٰذا اپنے ان ہتھیاروں کا ٹھکانہ لگانے کے بعد ایک ایک کرکے شہر میں داخل ہونا چاہئے تاکہ ہماری آمد پر کسی کو شک تک نہ ہو اس لئے کہ ہمارے چچازاد بھائی نے ضرور اپنے جاسوس ادھر اُدھر پھیلار کھے ہوں گے۔ اگر ہم پانچوں بھائی اکٹھے داخل ہوئے تو یہ خبر شہر میں پھیل جائے گی کہ پانچ اجنبی اس شہر میں داخل ہوئے تھے، لہٰذا ہم الگ الگ شہر میں داخل ہوں گے اور شہر میں جو پہلا چوک آئے وہاں پر سب جمع ہوجائیں گے، پھر کسی سرائے میں قیام کریں گے، اس کے بعد یہ باری باری چند دن کے وقفے کے ساتھ راجہ کی خدمت میں حاضر ہوں گے اور اپنا اپنا مقصد اور مدعا حاصل کرنے کی کوشش کریں گے۔"

یدھشٹر کی اس تجویز سے سب نے اتفاق کیا، اس موقع پر ارجن نے بولتے ہوئے کہا۔ "یہ بڑ کا درخت جس کے نیچے ہم کھڑے ہیں بہت بڑا اور بلند ہے، ہمیں اپنے ہتھیار کپڑوں میں لپیٹ کر درخت کی اونچی شاخوں کے ساتھ لٹکا دینا چاہئے۔"

"یدھشٹر کے علاوہ دوسرے بھائیوں نے بھی ارجن کی اس تجویز کو پسند کیا پھر انہوں نے اپنے ہتھیار کس کر کپڑے میں باندھے اور اس درخت کی بلند شاخوں کے ساتھ باندھ دیا تھا، اس کے بعد وہ الگ الگ شہر میں داخل ہوئے، شہر کے پہلے چوک پر وہ جمع ہوئے پھر ایک سرائے میں انہوں نے قیام کیا۔

چند یوم کا وقفہ ڈال کر ایک روز یدھشٹر راجہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ یدھشٹر کو دیکھتے ہی ویرت کا راجہ اپنی جگہ سے اٹھ کر یدھشٹر سے ملا اور اس سے بڑی عزت و احترام سے ملا۔ اس نے یدھشٹر کو مخاطب کرکے پوچھا۔

"کہو تم کون ہو اور کس سلسلہ میں مجھ سے ملنے کا ارادہ کیا ہے؟"

اس پر یدھشٹر نے طے شدہ منصوبہ کے مطابق اسے اپنی آمد کی وجہ بتائی۔ راجہ اس کی گفتگو سے خاصا متاثر ہوا اور اسے اپنے ساتھ رہنے کی دعوت دیدی۔

یوں دروپدی سمیت پانچوں بھائی ویرت کے راجہ کے محل میں رہنے لگے، اس طرح انہیں وہاں رہتے ہوئے چار ماہ کا عرصہ گزر گیا، اس دوران شہر میں ایک میلے کا بندوبست کیا گیا اور یہ میلہ وہاں کے دیوتا سنکارا کو خوش کرنے کے لئے ترتیب دیا جاتا تھا۔ اس میلے میں قدیم رسم ورواج کے مطابق نوجوانوں کے درمیان طرح طرح کے مقابلوں کا بندوبست کیا جاتا تھا اور آس پاس کی ریاستوں کو بھی اس میلے میں شرکت کی دعوت دی جاتی تھی۔ اس کے جواب میں بڑے بڑے ماہر پہلوان تیغ زن، نیزہ بازی اور دوسرے فنون کے ماہر لوگ شرکت کرتے تھے، اس میلے میں سب سے عجیب واقعہ جو رونما ہوا وہ یہ کہ باہر سے آئے ہوئے ایک پہلوان نے ویرت کے سارے پہلوانوں کو اپنے سامنے پچھاڑ دیا تھا اور پھر میدان میں کھڑے ہوکر اس نے لوگوں کو مخاطب کرکے یہ چیلنج دیا کہ اگر کوئی اور پہلوان جس کا تعلق ویرت شہر سے ہو اور وہ اس مقابلہ سے بچ گیا ہو تو میرا سامنا کرنے کے لئے اترے۔ اس موقع پر چونکہ ویرت کا راجہ اور رانی اور دیگر مصاحب اور مشیر بھی میدان میں بیٹھے ہوئے تھے۔ لہٰذا اس پہلوان کے اس چیلنج کو انہوں نے اپنی توہین سمجھا اور وہ فکر مند ہوکر سوچنے لگے کہ ویرت شہر سے کس پہلوان کو اس کے مقابلہ میں نکالا جائے۔

ویرت کا راجہ بھی اسی تفکر میں ڈوبا ہوا تھا کہ ایک ساتھی اور مصاحب کی حیثیت سے یدھشٹر جو اس کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا، راجہ کے کان میں بڑی رازداری سے کہنے لگا۔ "اے راجہ جن دنوں میں اندر پرساد کے راجہ یدھشٹر کے ساتھ کام کیا کرتا تھا، ان دنوں میں نے اندر پرساد میں ایک پہلوان کو دیکھا تھا، جو ہر پہلوان کو کشتی میں پچھاڑ دیتا تھا، وہ انتہائی طاقت ور پہلوان تھا اور جب تک میں وہاں تھا میں نے اس پہلوان کو کسی سے بھی چت ہوتے اور مات کھاتے ہوئے نہیں دیکھا تھا۔ اے راجہ! خوش قسمتی سے اس وقت پہلوان یہاں موجود ہے اور آج کل

FREE AMLIYAT BOOKS .pdf
https://www.facebook.com/groups/freeamliyatbooks/

راج محل میں آپ کے باورچی خانہ کے نگراں کی حیثیت سے کام کررہا ہے۔اس کا نام والا ہے۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ والا کو اگر طلب کرکے اس پہلوان کے سامنے لایا جائے تو وہ ضرور اسے اپنے سامنے چت کرکے رکھ دے گا۔ یدھشٹر کی یہ گفتگو سن کر راجہ بے حد خوش ہوا۔ اس نے فوراً اپنے ایک ملازم کو بھیج کر بھیم سین کو طلب کیا۔

بھیم سین اس وقت میدان کے اندر ہی موجود تھا اور بڑی دلچسپی سے اس منظر سے لطف اندوز ہورہا تھا، باہر سے آئے ہوئے اس پہلوان کے چیلنج پر وہ اس سے کشتی کرنے میدان میں اس لئے نہ اترا تھا کہ کہیں اس کے کشتی لڑنے کے انداز سے اسے پہچان نہ لیا جائے کہ یہ والا نہیں بلکہ اندر پرساد کا بھیم سین ہے۔ لہٰذا وہ میدان میں نہ اترا تھا، جب ویرت کے راجہ نے اسے طلب کیا تو وہ بھاگا بھاگا اس کے پاس آیا اور جب راجہ نے اسے بتایا کہ وہ کشتی کے لئے میدان میں اترے اور یہ کہ کانکا یعنی اسکے بھائی یدھشٹر نے اس کی بڑی تعریف کی ہے کہ وہ اندر پرساد کے راجہ یدھشٹر کے پاس ایک پہلوان کی سی حیثیت سے کام کرتا رہا ہے۔ یہ انکشاف سننے کے بعد بھیم سین کشتی کے لئے تیار ہوگیا، وہ میدان میں اترا، تھوڑی دیر تک دونوں پہلوان ایک دوسرے سے قوت آزمائی کرنے کے بعد ایک دوسرے کے خلاف کشتی کے داؤ پیچ استعمال کرتے رہے، باہر بیٹھے ہوئے لوگ بالکل خاموش، پرسکوت، بڑے غور اور انہماک سے ان کے مقابلہ کو دیکھ رہے تھے، تھوڑی دیر تک ایسا ہی سماں رہا، دونوں ہی پہلوان ایک دوسرے کو چت کرنے کی کوشش کرتے رہے پھر اچانک بھیم سین نے اپنے دونوں ہاتھوں پر فضا میں بلند کرلیا، پھر وہ اسے تیزی کے ساتھ فضا کے اندر چکر دیتا رہا، یہاں تک کہ وہ پہلوان بے ہوش ہوگیا اور پھر بھیم سین نے اسے زوردار انداز میں زمین پر پٹخ دیا جس سے اس پہلوان کو اس قدر سخت چوٹیں آئیں کہ وہ وہیں مرگیا تھا، یہ سماں دیکھنے کے بعد راجہ نے بھیم سین کو اپنے پاس طلب کیا، اس نے نہ صرف یہ کہ بھیم سین کو یہ مقابلہ جیتنے پر مبارک باد دی بلکہ انعام واکرام سے بھی خوب نوازا۔ اس طرح بھیم سین نے سنکارا کے اس میلے میں کشتی کا مقابلہ جیت لیا تھا اور ویرت کا راجہ پہلے کی نسبت اس کی زیادہ عزت اور احترام کرنے لگا تھا۔

دروپدی کو ویرت کی رانی سداشنہ کے پاس رہتے ہوئے تقریباً دس ماہ کا عرصہ گزر گیا تھا، اس دوران رانی سداشنہ دروپدی کے ساتھ بیحد عزت اور احترام سے پیش آتی کیوں کہ اس کے ذہن میں یہ بات بیٹھی ہوئی تھی کہ سرندھری نام کی یہ باندی اندر پرساد کی رانی کے ساتھ کام کرتی رہی ہے۔ اس بنا پر سداشنہ دروپدی کے ساتھ بڑی نرمی اور شفقت کے ساتھ پیش آتی تھی، اس نے اپنے محل میں اسے ایک لونڈی کی حیثیت سے نہیں بلکہ اپنی ایک قریبی ساتھی کی حیثیت سے رکھا ہوا تھا۔ اس رانی سداشنہ کا ایک بھائی بھی تھا جس کا نام کیچک تھا، یہ کیچک ویرت کے راجہ کی افواج کا سپہ سالار بھی تھا اور جس وقت پانڈو برادران اور دروپدی پناہ لینے کی خاطر ویرت شہر میں داخل ہوئے تھے اس وقت کیچک اپنی ریاست کی سرحدوں کو مضبوط بنانے کے لئے شہر سے باہر تھا۔

پانڈو برادران اور دروپدی کو راج محل میں رہتے ہوئے دس ماہ کا عرصہ گزرا تو کیچک واپس ویرت آگیا۔ ویرت شہر کے لوگوں اور راجہ کی طرف سے اس کے استقبال کے لئے بہترین انتظام کیا گیا تھا۔

کیچک اپنی واپسی کے چند روز بعد اپنی بہن رانی سداشنہ سے ملنے کے لئے گیا جس وقت راج محل میں یہ دونوں بہن بھائی آپس میں گفتگو کررہے تھے اس وقت راج محل کے باغ کے قریب عزازیل، عارب اور عبیطہ نمودار ہوئے، باغ کے ایک بہت بڑے درخت کے پاس کھڑے ہوکر عزازیل نے عارب اور عبیطہ کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔

”سنو میرے ساتھیو! کیا تم جانتے ہو کہ میں یہاں کیوں آیا ہوں۔“

اس پر عارب نے بڑے باادب انداز میں عزازیل کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔ ”اے آقا یہ تو آپ ہی جانتے ہیں ہمیں کیا خبر کہ آپ یہاں کیوں آئے ہیں، اس پر عزازیل مسکراتے ہوئے کہنے لگا۔

”میرے ساتھیو سنو! تم جانتے ہو کہ رانی کا بھائی کیچک سرحدوں سے واپس آیا ہے اور اس وقت وہ اپنی بہن سداشنہ سے ملنے کے لئے آیا ہوا ہے۔ اس وقت وہ دونوں بہن بھائی باتیں کررہے ہیں اور جوں ہی یہ کیچک اپنی بہن سے ملنے کے بعد یہاں سے واپس جائے گا تو میں اسے اس محل کے اندر کام کرنے والی دروپدی کے خلاف حرکت میں لاؤں گا۔“

عزازیل کے اس انکشاف پر عارب اور عبیطہ دونوں نے حیرت اور تعجب سے عزازیل کی طرف دیکھا، پھر عبیطہ نے اس کو مخاطب کرکے پوچھا۔

”اے آقا! آپ اس کیچک کو دروپدی کے خلاف کیسے اور کس

FREE AMLIYAAT BOOKS......pdf
https://www.facebook.com/groups/freeamliyatbooks/

طرح حرکت میں لائیں گے۔'' جواب میں عزازیل کہہ رہا تھا۔

''ستو رفیقان دیرینہ! اس وقت دروپدی اس باغ میں موجود ہے جس کے باہر ہم کھڑے ہوئے ہیں۔ جونہی کیچک اپنی بہن سداشنہ سے ملنے کے بعد اس محل سے باہر نکلے گا میں اس سے ایک ستارہ شناس کی حیثیت سے ملوں گا اور اس سے کہوں گا کہ اس محل میں ایک ایسی لڑکی ہے کہ اس جیسی خوبصورت اور پرکشش لڑکی ویرت میں نہیں اور اگر تم اسے اپنالو تو تمہاری زندگی انتہادرجہ کی خوشگوار اور پرسکون گزر جائے گی اور میں اس سے یہ بھی کہوں گا کہ اس لڑکی کو اپنانے کے بعد اس کی عزت اور تکریم اور ریاست کے اندر اس کے جلال میں بے حد اضافہ ہو جائے گا، پھر دیکھنا میرے دونوں ساتھیو، کیچک کیسے اس باغ میں داخل ہوتا ہے اور دروپدی کو اپنے ساتھ شادی پر مجبور کرتا ہے، یہ معاملہ ہوگا تو تم دیکھنا کہ کس طرح پانڈو برادران شادی کے آڑے آئیں گے اور جب ایسا ہوگا تو کیچک اور پانڈو برادران کے درمیان جھگڑا ہوگا۔ اس طرح ویرت میں دنگا فساد ہوگا اور یہی ہمارا مقصد اور مدعا ہے کہ اس دنیا کے اندر ہر جگہ لڑائی جھگڑا اور فساد پیدا ہو۔'' عزازیل جب خاموش ہوا، تب عارب اس کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔

''اے میرے آقا ہم ایسا کیوں نہ کریں کہ پانڈو برادران جو اس وقت یہاں بھیس بدل کر زندگی بسر کر رہے ہیں اور دروپدی بھی ان کے ساتھ ہے، آپ جانتے ہیں کہ پانڈو برادران دواتون کے جنگل میں اپنی جلاوطنی کے بارہ سال بسر کرنے کے بعد اب یہاں داخل ہوئے ہیں اور یہاں پر وہ اپنی جلاوطنی کا آخری اور تیرہواں سال بسر کر رہے ہیں۔ اس تیرہویں سال میں ان کی اصلیت اور حقیقت کسی پر ظاہر ہوتی ہے تو پھر انہیں ایسے ہی جلاوطنی کے اور برس جنگل میں گزارنے ہوں گے۔ اے آقا! اس موقع پر اگر ہم دریودھن کو بتادیں کہ پانڈو برادران اپنی بیوی دروپدی کے ساتھ یہاں رہ رہے ہیں تو وہ انہیں تلاش کرنے یہاں آجائے گا۔ اس طرح ان کی حقیقت لوگوں پر ظاہر ہو جائے گی اور پانڈو برادران کو مزید بارہ سال جنگل میں گزارنا پڑ جائیں گے اس طرح ہمارا برائی پھیلانے کا مقصد بھی پورا ہو جائے گا۔'' عزازیل نے فوراً بات کاٹتے ہوئے کہا۔

''اے عارب تمہارا کہنا درست نہیں ہے، اس کو میں بدی اور گناہ کا پھیلاؤ نہیں کہتا، ہم کیوں دریودھن کے پاس جاکر بتائیں کہ پانڈو برادران اپنی بیوی کے ساتھ یہاں رہ رہے ہیں۔ ہم دریودھن کی بہتری نہیں چاہتے اور نہ ہی ہم اس بھلائی کے حق میں ہیں بلکہ ہم تو دنگا فساد کھڑا کرنے کے خواہش مند ہیں۔ اس موقع پر ہم اگر دریودھن کو یہ بتادیتے ہیں کہ پانڈو برادران ویرت شہر میں رہ رہے ہیں تو اس طرح پانڈو برادران کو اور بارہ سال جلاوطنی کے بسر کرنا پڑ جائیں گے اور اس طرح کوئی دنگا فساد کھڑا نہیں ہوگا، پر پانڈو برادران جب اپنی جلاوطنی کے تیرہ سال کامیابی کے ساتھ گزارنے کے بعد ہستناپور کا رخ کریں گے اور کورو برادران سے اپنی ریاست واپس مانگیں گے تو اس موقع پر میں دریودھن کو سمجھاؤں گا کہ وہ کسی بھی صورت ریاست انہیں واپس نہ کرے اگر ایسا ہوگا تو دیکھنا ان پانڈوؤں اور کوروں کے درمیان ایسی طویل جنگ ہوگی کہ چاروں طرف لاشوں کے انبار لگ جائیں گے۔ اس سانحہ اور ایسے حادثہ کو میں بدی اور گناہ کے پھیلاؤ کا نام دیتا ہوں۔ لہٰذا ہم کسی پر یہ ظاہر نہیں کریں گے کہ پانڈو برادران اس وقت ویرت شہر میں رہتے ہیں۔ میری خواہش اور مرضی یہ ہے کہ یہ پانچوں اپنی جلاوطنی کے تیرہ سال بسر کرنے کے بعد ہستناپور شہر میں داخل ہوں اور وہاں جاکر اپنی ریاست کی واپسی کا مطالبہ کریں۔ اس کے بعد جو دنگا فساد برپا ہوگا اسے دنیا دیکھے گی۔ عارب عزازیل کی اس گفتگو کے جواب میں کچھ کہنا چاہتا تھا پر وہ خاموش رہا، اس لئے کہ کیچک اس وقت اپنی بہن سداشنہ کے کمرے سے نکلا تھا اور سیدھا اس طرف آیا تھا جہاں وہ کھڑے تھے اور جب کیچک ان کے پاس آیا تو عزازیل آگے بڑھا اور کیچک کی راہ روکتے ہوئے وہ کہنے لگا۔ (باقی آئندہ)

خورجہ ضلع بلند شہر میں

رسالہ ماہنامہ طلسماتی دنیا اور مکتبہ روحانی دنیا

کی تمام کتابیں اور خاص نمبرات

ڈاکٹر سمیع فاروقی

چھوٹا دروازہ محلہ خویش گیان گنج کی مسجد سے خریدیں

منیجر: ماہنامہ طلسماتی دنیا دیوبند

فون نمبر: 9319982090

FREE AMLIYAAT BOOKS .pdf

https://www.facebook.com/groups/freeamliyatbooks/

Tilismati Dunya
(Monthly) R.N.I. 66796/92, RNP/SHN/61, 2015-17
Abulmali, Deoband 247554 (U.P.)

مطبوعات مکتبہ روحانی دنیا

علم الاسرار -/75

اعداد کی دنیا -/55

سورہ مزمل کی عظمت وافادیت -/45

تعلقات اعداد -/40

اعداد بولتے ہیں -/120

علم الاعداد -/85

کرشمۂ اعداد -/45

اعداد کا جادو -/45

بسم اللہ کی عظمت وافادیت -/30

آیت الکرسی کی عظمت وافادیت -/20

سورۂ رحمٰن کی عظمت وافادیت -/60

سورۂ فاتحہ کی عظمت وافادیت -/50

سورۂ یٰسین کی عظمت وافادیت -/25

مجموعۂ آیات قرآنی -/20

علم الحروف -/60

پتھروں کی خصوصیات -/55

اسماءِ حسنیٰ کے ذریعہ علاج -/250

تحفۃ العالمین -/120

کشکول عملیات -/80

جانوروں کے طبی فائدے -/45

بچوں کے نام رکھنے کا فن -/85

اعمال ناسوتی -/20

اعمال حزب البحر -/20

اذانِ بت کدہ -/90

مختلف پھولوں کی خوشبو -/100

مکتبہ روحانی دنیا، محلہ ابوالمعالی، دیوبند

https://www.facebook.com/groups/freeamliyatbooks/